حدیثِ قدسی

جو میرے ولی سے دشمنی (بُغض) رکھتا ہے
اس کے خلاف میرا اعلانِ جنگ ہے
(بخاری شریف)

قرآنی آیات، احادیثِ مبارکہ
و
تذکرۂ غوثِ زماں

از قلم: صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستان کا مطلب کیا؟ پاکستان کا مقصد کیا؟

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (اور) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ کے (آخری) رسول ہیں

درودِ خواجگیہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَالْاَنْبِیَاءِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ
وَعَلٰی سَائِرِالْاَنْبِیَاءِ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَالْاَوْلِیَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ

ترجمہ! اے تمام انبیاء کرام کے سردار اور تمام انبیاء کرام پر مُہر (یعنی آخری نبی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود اور سلام ہو اور تمام انبیاء کرام پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تمام آل پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تمام صحابہ کرام پر اور اولیاء کرام اور نیک لوگوں پر

از قلم: صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
المدد جل جلالہ
یا حق اللہ
المدد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یارسول اللہ
ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر
اللہ

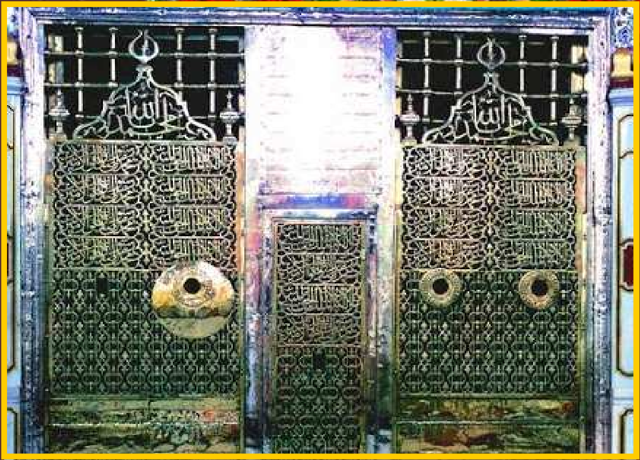

محبوبِ ربّ العالمین، سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمت للعالمین

حضرت سیّدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ابراھیم علیہ السّلام	حضرت عیسیٰ علیہ السّلام	حضرت موسیٰ علیہ السّلام	حضرت داؤد علیہ السّلام
حضرت سلیمان علیہ السّلام	حضرت یعقوب علیہ السّلام	حضرت اسماعیل علیہ السّلام	حضرت یوسف علیہ السّلام
حضرت نوح علیہ السّلام	حضرت یحییٰ علیہ السّلام	حضرت ایوب علیہ السّلام	حضرت زکریا علیہ السّلام
حضرت یونس علیہ السّلام	حضرت لوط علیہ السّلام	حضرت ادریس علیہ السّلام	حضرت اسحاق علیہ السّلام
حضرت ھارون علیہ السّلام	حضرت الیاس علیہ السّلام	حضرت صالح علیہ السّلام	حضرت آدم علیہ السّلام
حضرت شیث علیہ السّلام	حضرت عزیر علیہ السّلام	حضرت شعیب علیہ السّلام	حضرت ھود علیہ السّلام
حضرت یوشع علیہ السّلام	حضرت دانیال علیہ السّلام	حضرت الیسع علیہ السّلام	حضرت ذوالکفل علیہ السّلام
حضرت حزقیل علیہ السّلام	حضرت ارمیاء علیہ السّلام	حضرت شعیا علیہ السّلام	حضرت شموئیل علیہ السّلام

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا

اللہ سبحانہ تقدس سے محبت کرو کیونکہ وہ تمہیں اپنی نعمت سے روزی دیتا ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کی محبت کے لیے مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کے لیے میرے اہل بیت سے محبت کرو (ترمذی)۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے والدین کریمین

حضرت سیّدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی ازواج مطہرات

حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے صاحبزادے

حضرت سیّدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدنا قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدنا ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیاں اور داماد

حضرت سیّدہ **زینب** رضی اللہ عنہا
زوجہ
حضرت سیّدنا **ابوالعاص** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدہ **رقیہ** رضی اللہ عنہا
زوجہ
حضرت سیّدنا **عثمان غنی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدہ **ام کلثوم** رضی اللہ عنہا
زوجہ
حضرت سیّدنا **عثمان غنی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدہ **فاطمہ** رضی اللہ عنہا
زوجہ
حضرت سیّدنا **علی المرتضیٰ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے اور نواسیاں

حضرت سیّدنا **علی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدہ **امامہ** رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدنا **عبداللہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدنا امام **حسن** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدنا امام **حسین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدنا امام **محسن** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدہ **زینب** رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ **ام کلثوم** رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ **رقیہ** رضی اللہ عنہا

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اولادِ پاک حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطنِ اطہر سے ہے سوائے حضرت سیّدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لونڈی حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطنِ اطہر سے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے نواسیوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امامہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بطنِ اطہر میں سے ہیں اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے بطنِ اطہر سے ہیں اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت امام محسن رضی اللہ عنہ، حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے بطنِ اطہر سے ہیں۔

المدد یا
حق اللہ
جَلَّ جَلَالُہٗ

المدد یا
رسول اللہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

صاحبِ کتاب چار انبیاء کرام

حضرت سیدنا
محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
قرآنِ مجید

حضرت سیدنا
عیسیٰ علیہ السلام
انجیل

حضرت سیدنا
موسیٰ علیہ السلام
توریت

حضرت سیدنا
داؤد علیہ السلام
زبور

سب سے افضل ترین چار فرشتے

حضرت سیدنا
جبرائیل
علیہ السلام

حضرت سیدنا
میکائیل
علیہ السلام

حضرت سیدنا
اسرافیل
علیہ السلام

حضرت سیدنا
عزرائیل
علیہ السلام

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلفاءِ راشدین

دنیا کی افضل ترین خواتین

حضرت سیدنا
ابوبکر صدیق
رضی اللہ تعالےٰ عنہ

حضرت سیدنا
عمر فاروق
رضی اللہ تعالےٰ عنہ

حضرت سیدہ
بی بی مریم
رضی اللہ عنہا

حضرت سیدہ
بی بی آسیہ
رضی اللہ عنہا

حضرت سیدنا
عثمان غنی
رضی اللہ تعالےٰ عنہ

حضرت سیدنا
علی المرتضیٰ
رضی اللہ تعالےٰ عنہ

حضرت سیدہ
خدیجۃ الکبریٰ
رضی اللہ عنہا

حضرت سیدہ
عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا

حضرت سیدنا
امام حسن
رضی اللہ تعالےٰ عنہ

حضرت سیدہ
فاطمۃ الزہراء
رضی اللہ عنہا

حق اللہ جل جلالہ

القہار

الجبار

اللہ جل جلالہ

الجبار

القہار

حق اللہ جل جلالہ

المدد جل جلالہ یا حق اللہ

اے میرے اللہ

المدد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا رسول اللہ

تمام کائنات سے ہر طرح کے کفر و باطل، فتنوں، برائیوں، آفات و بلیات اور شیطانی شرور کو دور فرما اور تمام انسانوں اور جنّات کو دینِ حق اور ہدایت کے نور سے منور فرما۔ آمین

حق خواجہ

المدد یا پیر جن و بشر خواجہ جی حق ولی سرکار

منجانب تنظیم حرمتِ اولیاء حق ولی دربار لاہور

سچ خواجہ

یا سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

المدد یا مشکل کُشا خواجہ جی سرکار

دعا

اے اللہ! جو بھی شخص اس کتاب کو محبت و شوق سے پڑھے اس کو ہدایت کا نور عطا فرما اور اس کے ایمان اور علم و عمل میں اضافہ فرما اور اسے میرے مُرشدِ اکمل، پیر جن و بشر، غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کا فیض عطا فرما۔

آمین!

نام کتاب:۔ قرآنی آیات، احادیثِ مبارکہ و تذکرۂ غوثِ زماں
(ترمیم اور اضافے کے ساتھ)

ازقلم:۔ صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلامؔ خواجگی

باراول تا بارچوالیس:۔ جنوری 2002ء تا جنوری 2017ء

تعداد:۔ ایک لاکھ پچانوے ہزار (195000)

بارپینتالیس:۔ اپریل 2017ء تعداد:۔ دس ہزار 10000

بارچھیالیس:۔ نومبر 2017ء تعداد:۔ دس ہزار 10000

بارسینتالیس:۔ جون 2018ء تعداد:۔ دس ہزار 10000

باراڑتالیس:۔ نومبر 2018ء تعداد:۔ دس ہزار 10000

باراونچاس:۔ جون 2019ء تعداد:۔ پانچ ہزار 5000

ہدیہ:۔ 60 روپے

ناشر : تنظیم حُرمتِ اولیاء

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ملنے کا پتہ

مزارِ پرانوار خواجہ جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ
حق ولی دربار موہلنوال ملتان روڈ لاہور

www.HaqWaliSarkar.com

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
اسے ضرور پڑھیں	6	احادیثِ مبارکہ	45
قرآنی آیات	26	تذکرہ غوثِ زماں	82

فرمانِ الٰہی

● محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور (سب) نبیوں پر مہر یعنی آخری نبی ہیں اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (سورۃ الاحزاب-آیت 40)

● اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب (دین کا علم حاصل کرنے کے لیے) نکلیں تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے تاکہ دین کی سمجھ (علم) حاصل کریں اور واپس آ کے اپنی قوم کو ڈر سنائیں (اور علم سکھائیں) اس امید پر کہ وہ بچ جائیں۔ (سورۃ التوبۃ-آیت 122)

انتساب

میرے پیارے پیارے

مُرشدِ اکمل، محبوبِ مصطفٰے،

امام الاولیاء، غوثِ زماں، پیرِ جن و بشر،

خواجۂ خواجگان، حضرت غوث خواجہ

محمد اقبال

حق ولی سرکار رحمتہ اللہ علیہ

کے نام

www.HaqWaliSarkar.com

اسے ضرور پڑھیں

اللہ سبحانہ تقدس کا بے انتہا شکر و احسان کہ اس نے مجھ گنہگار کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بے پناہ رحمتوں اور شفقتوں اور مرشدِ اکمل حضور خواجہ جی حق ولی سرکار کے صدقے یہ چند صفحات لکھنے کی سعادت عطا فرمائی۔ اللہ سبحانہ تقدس اس مختصر سے کتابچے کے ذریعے کسی ایک مسلمان کو بھی صراطِ مستقیم اور ہدایت کی دولت عطا فرما دے تو میری بخشش اور شفاعت کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

آج کے اس دور میں دنیاوی تعلیم کی تو کثرت ہے لیکن دین کا علم حاصل کرنے کا شوق محدود لوگوں میں باقی رہ گیا ہے لہٰذا زیادہ تر لوگ قرآنِ مجید اور احادیثِ مبارکہ پڑھنے کی سعادت حاصل نہیں کر پاتے اور دوسری طرف کچھ ایسے لوگ متحرک نظر آتے ہیں جو قرآن وحدیث سے یہ ثابت کرنے میں مصروفِ عمل ہیں کہ اللہ سبحانہ تقدس کے نیک بندوں، اولیاء کرام، صحابہ کرام، انبیاء کرام اور حتیٰ کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات سے محبت اور ادب رکھنا اور ان کو وسیلہ اور صاحبِ اختیار ماننا نہ صرف غلط ہے بلکہ شرک ہے اور اس معاملے کو ثابت کرنے کے لیے وہ لوگوں کے سامنے صرف اور صرف چند ایسی آیات کو پیش کرتے ہیں جن میں اللہ سبحانہ تقدس کی شان و عظمت کا ذکر ہے یا پھر ان آیات کو پیش کرتے ہیں جو کفار و مشرکین کے لیے نازل ہوئیں کہ جن میں ان پر اللہ کے عذاب کو بیان کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ کسی کو بھی غیر اللہ کی پرستش، سہارا اور سفارش دنیا اور آخرت میں مدد نہ دے گی۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ظاہری حیاتِ مبارکہ کے آخری دور میں واضح ارشاد فرمایا تھا جس کا مفہوم ہے کہ اب مجھے کوئی خوف نہیں ہے کہ میری امت شرک کرے گی یعنی میری امت اب شرک نہیں کرے گی اور اب شرک کا دروازہ بند ہو گیا ہاں لیکن ریا کاری اور دنیا کی

www.HaqWaliSarkar.com

محبت میں مبتلا ہو گی۔ حدیثِ پاک میں ارشاد ہے کہ بے شک مجھے یہ خطرہ نہیں کہ میرے بعد شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے بلکہ ڈر اس بات کا ہے کہ تم دنیا کے جال میں پھنس جاؤ گے (بخاری)۔ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ عرض کیا گیا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت شرک کرے گی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں لیکن خیال رہے کہ وہ لوگ نہ سورج کو پوجیں گے، نہ چاند کو، نہ پتھر کو، نہ بت کو لیکن ریاکاری (شرکِ اصغر) کریں گے (احمد، بیہقی)۔یعنی شرکِ اکبر کا دروازہ امت پر بند کر دیا گیا ہے لیکن ریاکاری اور دکھلاوا کریں گے جس کو شرکِ اصغر کہا جاتا ہے۔ اگر کوئی مسلمان کسی عمل میں ریاکاری کرے تو وہ مشرک نہیں ہوتا، ہاں لیکن جس عمل میں ریاکاری شامل ہو وہ عمل قبول نہیں ہوتا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مکمل مطمئن ہونے پر وضاحت سے ارشاد فرمادیا کہ اب مجھے اپنی امت پر شرک کا کوئی ڈر اور خطرہ نہیں ہے یعنی اب میری امت میں شرک نہیں ہوگا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت میں شرک کا خطرہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یوں نہ فرماتے اور جو چیز امت میں پیدا ہونی تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کے متعلق واضح فرمادیا کہ میری امت میرے بعد ریاکاری اور دنیا کی محبت میں مبتلا ہو جائے گی۔مگر ان تمام باتوں کے برعکس ایک گروہ ایسا ہے کہ مسلمانوں کو مشرک ثابت کرنا ان کا مشن ہے اور معمولی سے معمولی بات پر بھی اہلِ ایمان پر شرک کا فتویٰ لگانے میں دیر نہیں کرتے۔

اب ذرا غور کر کے دیکھیں کہ کوئی جاہل سے جاہل مسلمان بھی شرکِ اکبر میں مبتلا نہیں ہوتا کیونکہ کوئی بھی مسلمان اللہ سبحانہ تقدس کے سواء کسی کو اپنا خالق و مالک اور معبود نہیں سمجھتا اور یہ بات جانتا ہے کہ ہر چیز کا مالک و مختار اور عطا کرنے والا اللہ سبحانہ تقدس ہی ہے تو پھر بھلا شرک کیسے ہوسکتا ہے۔ ہر اہلِ ایمان کا عقیدہ تو یہ ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس کے محبوب بندے اللہ سبحانہ تقدس ہی کے فضل اور عطا سے صاحبِ اختیار اور وسیلہ ہیں۔ اگر کوئی یہ کہے

کہ اللہ سبحانہ تقدس اپنے فضل سے اپنے محبوب بندوں کو فلاں چیز عطا نہیں کر سکتے یا ان کو فلاں چیز عطا نہیں ہوئی تو اس بات کا فیصلہ کرنے والے ہم کون ہوتے ہیں۔ لہٰذا پہلے یہ تو دیکھیں کہ اللہ سبحانہ تقدس کیا فرماتا ہے اور جب اللہ سبحانہ تقدس یہ فرمادیں کہ میں نے اپنے محبوب بندوں کو اپنے فضل وعطا سے صاحبِ اختیار، صاحبِ شفاعت، صاحبِ مشکل کشا یا صاحبِ فیوض وبرکات بنایا ہے تو ہم کیسے انکار کر سکتے ہیں۔

جب اللہ سبحانہ تقدس کے محبوب بندوں کی عظمت کا انکار کرنے والے افراد آیاتِ مبارکہ اور احادیثِ مبارکہ کو غلط انداز سے غلط تشریح کے ساتھ پیش کرتے ہیں اور شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں تو عام بے علم لوگ ان کو سن کر شرک کے خوف سے فوراً اولیاء کرام، صحابہ کرام، انبیاء کرام اور حتیٰ کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان وعظمت اور ان کے وسیلے اور صاحبِ اختیار ہونے سے منکر ہو جاتے ہیں اور خود کو توحید پرست اور صاحبِ ایمان تصور کرتے ہیں حالانکہ وہ اپنا ایمان گنوا دیتے ہیں کیونکہ سارے کے سارے دین کی بنیاد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشق وادب اور ان کی شان وعظمت کے اقرار کرنے میں ہے اور اس کے بعد حضرات انبیاء کرام، صحابہ کرام اور اولیاء کرام کے احترام ومحبت اور شان وعظمت کے اقرار کرنے میں ہے۔ اگر کوئی اس کا انکار کرتا ہے تو جتنی مرضی عبادات کرے ایمان سے خالی رہے گا کیونکہ شیطان جو کہ اللہ سبحانہ تقدس کی توحید اور صفات وکمالات کا منکر نہیں تھا بلکہ وہ صرف اللہ سبحانہ تقدس کے محبوب حضرت آدم علیہ السلام کی عظمت اور احترام کا منکر تھا اس لیے اس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدۂ تعظیمی نہیں کیا، تو پھر باوجود توحید پرست ہونے کے اور بے حد عبادت گزار ہونے کے اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ سے دھتکار دیا گیا۔ اسی لیے اللہ سبحانہ تقدس حدیثِ قدسی میں ارشاد فرماتا ہے کہ ''جو میرے ولی سے بغض رکھے گا اس کے خلاف میرا اعلانِ جنگ ہے'' (بخاری) اور اللہ سبحانہ تقدس نے سورۃ الحجرات میں واضح ارشاد فرمایا کہ جو میرے محبوب

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس کا ادب نہیں کرے گا اس کے سارے اعمال اور نیکیاں ضائع ہو جائیں گی۔ اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''تمہارا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوگا جب تک میں تمہیں تمہارے مال، جان، اولاد حتیٰ کہ دنیا کی ہر ایک چیز سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں'' (بخاری)۔ اور جب ایک شخص نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اعتراض کیا تو باوجود اس کی توحید پرستی اور عبادات کے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کرام سے واضح ارشاد فرمایا کہ ''اسے جانے دو کیونکہ اس کے ساتھی ایسے ہیں کہ تم ان کی نمازوں سے اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے اور ان کے روزوں سے اپنے روزوں کو، وہ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور وہ دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے'' (متفق علیہ)۔ لہٰذا یہ بات جان لینی چاہیے کہ ان حضرات کو عطا کرنے والا خود اللہ سبحانہ تقدس ہی ہے اور ان کے عشق و ادب اور ان کی شان و عظمت کو ماننے کا حکم خود اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا ہے جس کا واضح ذکر احادیثِ مبارکہ اور خود قرآنِ مجید میں موجود ہے۔

یہ جاننے کے لیے کہ اصل معاملہ کیا ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ قرآنِ مجید کی اُن آیاتِ مبارکہ اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُن احادیثِ مبارکہ کو بھی ان لوگوں کے سامنے رکھا جائے جن میں ان حضرات کے وسیلہ اور صاحبِ اختیار ہونے کو ماننا اور ان کے عشق و ادب کو ایمان کا حصہ فرمایا گیا ہے بلکہ درحقیقت یہ ایمان کا سب سے اہم اور ضروری جزو ہے۔ اس لیے اس کتابچہ میں صرف چند ایسی ہی آیاتِ مبارکہ اور احادیثِ مبارکہ پیش کی گئی ہیں جن میں اللہ سبحانہ تقدس کے محبوب بندوں کی شان و عظمت کا ذکر ہے اور طوالت کے خوف کی وجہ سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے معجزات و واقعات اور صحابہ کرام کے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق عشق و محبت اور عقیدہ و یقین کے واقعات اور ارشادات تحریر نہیں کیے گئے۔

قرآنِ مجید اور احادیثِ مبارکہ میں جہاں نیک عمل کرنے اور برے اعمال سے باز

رہنے کا حکم ہے اور ان پر عذاب و ثواب کا ذکر ہے اور جنت و دوزخ، قیامت و حشر اور آخرت کے حساب کتاب کا ذکر ہے وہاں اسی قرآنِ مجید اور احادیثِ مبارکہ میں صالحین، علماء کرام، اولیاء کرام، صحابہ کرام، انبیاء کرام اور سب سے بڑھ کر امام الانبیاء حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان و عظمت کا ذکر مختلف انداز میں جابجا ملتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بار بار ایسی آیاتِ مبارکہ ذکر ہوتی ہیں کہ جن میں اللہ سبحانہ تقدس کی شان و عظمت، صفات و کمالات اور یکتائی کا بیان موجود ہوتا ہے۔

اب عام سادے سے سادہ مسلمان یہ بات جانتا ہے کہ تمام کائنات اور ہر شے کا مختارِ حقیقی، خالق اور رب صرف اللہ سبحانہ تقدس کی ذات ہے اور ہر چیز اور ہر بات کا صاحبِ اختیار صرف اور صرف اللہ سبحانہ تقدس ہے اور ظاہری بات ہے کہ قرآنِ مجید اور احادیثِ مبارکہ میں جب بھی اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر مبارک آئے گا تو اسی طرح آئے گا کہ اللہ سبحانہ تقدس کے سواء کسی کے پاس بھی ذرہ بھر اختیار، طاقت، ملکیت، علم اور شان و عظمت نہیں ہے اور بے شک حقیقت بھی یہی ہے کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس کے سواء کوئی بھی ہو، چاہے وہ ولی ہو، صحابی ہو، نبی ہو یا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوں وہ ذاتی اختیار و طاقت نہیں رکھتے۔ لیکن اب دوسری جانب ایسی بے شمار آیاتِ مبارکہ اور احادیثِ مبارکہ بھی ہیں جن میں اللہ سبحانہ تقدس نے بار بار اپنے محبوب بندوں اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان و عظمت اور ان کے اختیار و طاقت کا خود واضح اعلان فرمایا ہے۔

بات یوں ہے کہ دو چیزیں ہیں، ایک ذاتی اور دوسری عطائی۔ جب بھی ذاتی اختیار و طاقت اور ملکیت کا ذکر ہوگا تو بالکل صاف ظاہر ہے کہ یہی کہا جائے گا کہ اللہ سبحانہ تقدس کے علاوہ کوئی بھی ذرہ بھر اس میں شریک نہیں ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کے پاس جو کچھ بھی ہے وہ نہ اس نے کسی سے لیا اور نہ کسی نے اس کو دیا بلکہ تمام صفات و کمالات اور ہر طاقت و اختیار

اس کا ذاتی ہے عطائی نہیں ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ اللہ سبحانہ تقدس کے پاس جو کچھ ہے وہ کسی نے اس کو دیا یا اس نے کسی سے لیا یعنی ذاتی نہیں بلکہ عطائی ہے تو یہ شرک ہے۔ لیکن جب بات اللہ سبحانہ تقدس کے علاوہ کسی اور کی ہوگی تو وہاں پر بالکل واضح الفاظ کے ساتھ یہ بات فرمائی جاتی ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس نے ان کو عطا کیا ہے یعنی ہر ولی، صحابی، نبی حتیٰ کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو بھی شان وعظمت یا اختیارات وطاقت رکھتے ہیں وہ ذرہ بھی ان کا ذاتی نہیں ہے بلکہ اللہ سبحانہ تقدس کا ہی عطا کردہ ہے لہٰذا اگر کوئی یہ کہے کہ کسی ولی یا نبی کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ سبحانہ تقدس کا عطا کردہ نہیں ہے بلکہ ان کا ذاتی ہے تو یہ بھی شرک ہے۔ جب ذاتی اور عطائی کی بات سمجھ میں آ گئی تو ہر بات کھل کر ذہن میں واضح ہوجائے گی کہ معاملہ کیا ہے۔

ایک طرف بے شمار وہ آیاتِ مبارکہ اور احادیثِ مبارکہ ہیں جن میں اللہ سبحانہ تقدس کی شان وعظمت کا ذکر ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کے سواء ہر ایک کی شان وعظمت اور صاحبِ اختیار ہونے کی نفی ہے اور دوسری طرف بے شمار وہ آیاتِ مبارکہ اور احادیثِ مبارکہ ہیں جن میں اللہ سبحانہ تقدس نے اپنے محبوب بندوں کی شان وعظمت اور صاحبِ اختیار ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ لہٰذا ہر چیز اور کائنات کا خالق ومالک اور صاحبِ اختیار اللہ سبحانہ تقدس ہی ہے لیکن اللہ سبحانہ تقدس نے کہیں بھی قرآنِ مجید اور احادیثِ مبارکہ میں یہ نہیں فرمایا کہ میں نے اپنے فضل وکرم سے کسی کو، کبھی بھی، کچھ بھی عطا نہیں فرمایا بلکہ قرآنِ مجید اور احادیثِ مبارکہ میں جابجا یہ ذکر ملتا ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور پھر اپنے محبوب بندوں کو اپنے فضل وکرم سے دنیا اور آخرت میں بہت کچھ عطا فرمایا ہے لہٰذا وہ مالک ہے کہ جس کو، جب چاہے، جیسے چاہے اور جتنا چاہے اپنے فضل سے عطا فرمائے اور اللہ سبحانہ تقدس کی اپنے محبوب بندوں پر عطا کو نہ ماننے والا بے شمار آیاتِ قرآنی اور احادیثِ مبارکہ کا منکر ہوگا۔ اللہ سبحانہ تقدس قرآنِ مجید میں فرماتا ہے کہ ''تم فرمادو کہ فضل تو اللہ ہی کے

ہاتھ میں ہے کہ جسے چاہے دے اور وہ وسعت والا، علم والا ہے۔ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے" (سورۃ اٰل عمرٰن۔ آیت 73، 74)۔

اب دیکھیں قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ میں ہی شفاء دیتا ہوں اور صرف میں ہی زندہ کرسکتا ہوں اور دوسری جگہ قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شفاء عطا فرماتے ہیں، مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور مٹی کا پرندہ بنا کر اگر اس میں پھونک ماردیں تو اس میں روح پڑ جاتی ہے لیکن ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اللہ کے حکم سے یعنی یہ بات بھی واضح فرمادی کہ ان کا یہ اختیار اور طاقت نہ ہی کسی اور سے حاصل کردہ ہے اور نہ ہی ان کا ذاتی ہے بلکہ صرف اور صرف خالص اللہ سبحانہ تقدس کا ان پر فضل اور عطا ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ علمِ غیب صرف اللہ جانتا ہے اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا کہ اللہ نے جس قدر اور جب چاہا اپنے رسولوں کو علمِ غیب عطا فرمایا۔ قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس نے ارشاد فرمایا کہ ہر چیز اللہ کے حکم کی پابند ہے اور دوسری جگہ قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا کہ اللہ نے اپنے فضل سے ہوا کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے تابع فرمادیا اور اب ہوا حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم سے چلتی ہے اور تمام جنات اور تمام جانوروں اور پرندوں کو بھی حضرت سلیمان علیہ السلام کے ماتحت کردیا کہ وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا حکم مانتے ہیں اور حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا کہ اللہ نے پہاڑوں اور پرندوں کو حضرت داؤد علیہ السلام کے تابع فرمادیا جو کہ اللہ کے حکم سے آپ کے ساتھ مل کر اللہ کا ذکر و تسبیح کیا کرتے تھے۔ یہ کیسا ایمان ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس کی شان و عظمت کا تو اقرار کیا جائے لیکن اللہ سبحانہ تقدس کے فضل اور عطا کا اور اللہ سبحانہ تقدس کے محبوب بندوں کی شان و عظمت کا انکار کیا جائے جس کو خود اللہ سبحانہ تقدس قرآنِ مجید اور احادیثِ مبارکہ میں ارشاد فرمارہے ہیں۔

پس جب ہم قرآنِ مجید اور احادیثِ مبارکہ پڑھتے ہیں تو بات واضح سمجھ آجاتی ہے کہ

اللہ سبحانہ تقدس جس کو، جس قدر، جب چاہتا ہے اور جتنا چاہتا ہے علمِ غیب بھی عطا فرماتا ہے، صاحبِ اختیار اور صاحبِ فیض وعطا بھی بناتا ہے اور پھر جب بات وجہءِ کائنات حضورِ اقدس ﷺ کی ہوگی تو کوئی بھی مسلمان اس بات سے انکار نہیں کرسکتا کہ اللہ سبحانہ تقدس کے بعد تمام مخلوقات اور تمام کائنات میں حتیٰ کہ تمام فرشتوں، جنت اور عرش باری تعالیٰ سے بھی افضل حضورِ اقدس ﷺ کی ذاتِ اقدس ہے تو خود سوچیے کہ اللہ سبحانہ تقدس نے اپنے محبوب حضورِ اقدس ﷺ کو کیا کچھ اور کتنا کچھ عطا فرمایا ہوگا بلکہ اللہ سبحانہ تقدس نے جو کچھ عطا فرمایا اپنے محبوب ﷺ کو عطا فرمایا اور اس کے بعد جس کو عطا فرمایا اپنے محبوب ﷺ کے ذریعے یا ان کے صدقے عطا فرمایا۔ اللہ سبحانہ تقدس نے ہوا، سورج، چاند، پتھر، درخت، دریا، جانور، پرندے، پہاڑ الغرض ہر شے آپ ﷺ کے تابع فرمادی۔ اگر حضورِ اقدس ﷺ کی سیرتِ مبارکہ پڑھیں تو ایسے سینکڑوں واقعات ملیں گے کہ آپ ﷺ نے جس چیز کو جو حکم دیا وہ فوراً آپ ﷺ کا حکم بجالائی۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی تو ڈوبا ہوا سورج واپس آگیا، چاند کو اپنی انگلی مبارک کے اشارہ سے دو حصوں میں تقسیم کردیا اور پھر اسے جوڑ دیا۔ درختوں کو حکم دیا تو وہ اپنی جگہ چھوڑ کر دوڑتے ہوئے آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ پتھروں کو حکم دیا تو بلند آواز سے لوگوں کو کلمہ سنایا اور جب چاہا منبر پر کھڑے ہوکر تاقیامت ہونے والے تمام واقعات کی خبر صحابہ کرام کو عطا فرمادی اور جس کو چاہا جنت بھی عطا فرمادی کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس نے آپ ﷺ کو صرف دنیا میں ہی صاحبِ اختیار نہیں بنایا بلکہ آپ ﷺ کی شانِ محبوبیت اور صاحبِ اختیار ہونے کا سب سے زیادہ اظہار آخرت میں ہوگا مثلاً اللہ سبحانہ تقدس کے فضل وکرم اور عطا سے روزِ حشر حوضِ کوثر کے مالک آپ ﷺ ہی ہوں گے، آپ ﷺ کے عرض کرنے پر ہی رب کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہوگی اور حساب کتاب کا سلسلہ شروع ہوگا، آپ ﷺ کی ہی خاطر شفاعت کا دروازہ کھولا جائے گا اور گناہ گاروں کی بخشش ہوگی، آپ ﷺ ہی کے

جھنڈے کے نیچے تمام مخلوق حتیٰ کہ تمام انبیاء کرام بھی ہوں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظرِ رحمت کے محتاج ہوں گے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی خاطر جنت کا دروازہ کھولا جائے گا اور پھر صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنے والوں کو ہی جنت میں داخل کیا جائے گا، عزت اور کنجیاں اس روز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی ہاتھ میں ہوں گی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی مقامِ محمود پر فائز کیا جائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس قدر انعام واکرام اور قدرومنزلت عطا فرمائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا اور خوشی کے لیے اس قدر زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی بخشش فرمائے گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہو جائیں گے۔ قصہ مختصر اللہ سبحانہ تقدس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی صاحبِ اختیار، صاحبِ شفاعت اور قاسمِ رحمت ونعمت بنایا یعنی دنیا اور آخرت میں اللہ سبحانہ تقدس کی رحمتوں اور نعمتوں کو مخلوق میں تقسیم فرمانے والے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

یہ بات قابلِ غور ہے کہ قرآنِ مجید میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لے کر ان اوصاف کا ذکر نہیں فرمایا گیا جن اوصاف وفضائل میں دوسرے بھی شریک ہیں مثلاً قرآنِ مجید میں یہ نہیں فرمایا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاء دیتے ہیں اور مردہ زندہ کر سکتے ہیں کیونکہ یہ عطا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی عطا فرمائی گئی۔ قرآنِ مجید میں یہ نہیں فرمایا گیا کہ ہوا، پہاڑ، مخلوقات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابع فرما دی گئیں کیونکہ یہ عطا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام کو بھی عطا فرمائی گئی۔ قرآنِ مجید میں یہ نہیں فرمایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علمِ غیب عطا فرمایا گیا کیونکہ علمِ غیب دیگر انبیاء کرام کو بھی عطا ہوا اور قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ جس نبی کو اللہ سبحانہ تقدس نے جتنا چاہا علمِ غیب عطا فرمایا۔ قرآنِ مجید میں یہ نہیں فرمایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم توجہ فرما کر جو چاہیں وہ کر سکتے ہیں کیونکہ یہ عطا تو حضرت سلیمان علیہ السلام کے امت کے ایک ولی کامل حضرت آصف بن برخیا کو بھی عطا فرمائی۔ قرآنِ مجید میں یہ نہیں فرمایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت رکھنے والی ہر چیز بھی باعثِ برکت اور باعثِ فیض وعطا ہے کیونکہ یہ عطا دیگر انبیاء

کرام کو بھی عطا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا کرتہ مبارک جب حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں پر لگایا گیا تو اس کرتے کی وجہ سے آپ کی بینائی لوٹ آئی اور تابوتِ سکینہ جس کو فرشتے اٹھاتے تھے اور جس کی وجہ سے اس وقت کے مسلمانوں کو دشمن پر فتح اور دیگر برکتیں عطا ہوئیں ان میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کے تبرکات تھے اور خانہ کعبہ میں موجود مقامِ ابراہیم علیہ السلام کو اپنی نشانیوں میں سے ایک نشانی ارشاد فرمایا جو کہ ایک پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان ہیں اور فرمایا کہ اس کے پاس کھڑے ہو کر نفل ادا کیے جائیں۔ لہٰذا جب یہ عطائیں اوروں کو بھی حاصل ہیں تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ دیگر انبیاء کرام کو اللہ سبحانہ تقدس نے یہ سب کچھ عطا فرمایا ہو اور اپنے محبوب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کچھ عطا نہ فرمایا ہو بلکہ تمام اوصاف و کمالات آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس میں تمام انبیاء کرام سے بے انتہا گنا بڑھ کر اور مکمل کاملیت کے ساتھ موجود ہے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بے شمار معجزات، واقعات اور ارشادات اس بات کی دلیل ہیں۔ لہٰذا اتنی معمولی سی بات تو سمجھ لینی چاہیے کہ جو فضائل و کمالات اور شان و عظمت قرآنِ مجید اور احادیثِ مبارکہ میں انبیاء کرام، صحابہ کرام اور اولیاء کرام کی ذکر کی گئی ہیں وہ تمام کی تمام حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس میں پوری کاملیت کے ساتھ موجود ہیں۔ مثلاً قرآنِ مجید میں ایک ولیِ کامل آصف بن برخیا کا واقعہ ذکر فرمایا کہ انہوں نے ملکہ بلقیس کا تخت جو کہ دور دراز علاقے میں تھا پلک جھپکنے سے بھی پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر کر دیا۔ اب یہ بتانے کی تو ضرورت نہ تھی کہ اس قسم کا اختیار حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی عطا فرمایا گیا ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس تو ہر فضل و عطا کا منبع ہے لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی توجہ صرف دنیا کی اشیاء پر ہی نہیں بلکہ کائنات کی ہر چیز پر اثر رکھتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعا فرمائی تو ڈوبا ہوا سورج واپس پھیر دیا اور اشارہ فرمایا تو چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیے اور پھر ان کو آپس میں جوڑ دیا۔

ہاں لیکن قرآنِ مجید میں اکثر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لے کر ان کمالات وفضائل کا ذکر فرمایا گیا ہے کہ جس میں کوئی ولی تو در کنار کوئی نبی بھی اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شریک نہیں ہے۔ مثلاً قرآن میں کبھی اللہ سبحانہ تقدس ارشاد فرماتا ہے کہ (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !) اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ کبھی فرماتا ہے کہ (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !) ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر آپ کی خاطر بلند کر دیا۔ کبھی فرماتا ہے کہ (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !) ہم نے آپ کو خیرِ کثیر عطا فرمائی۔ کبھی فرماتا ہے کہ (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !) بے شک تیرے دشمن ہی بے نام ونشان ہوں گے اور تیرا نام تا ابد شان وشوکت سے جاری رہے گا۔ کبھی فرماتا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمام نبیوں پر مہر یعنی آخری نبی ہیں۔ کبھی فرماتا ہے کہ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ کبھی فرماتا ہے کہ (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !) عنقریب تمہارا رب تمہیں مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۔ کبھی فرماتا ہے کہ (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا عطا فرمائے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کرنے کا حکم فرماتا ہے، کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم نہ کرنے پر تمام اعمال کے ضائع ہونے کی وعید فرماتا ہے، کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چمکتا سورج اور کبھی نور ارشاد فرماتا ہے، کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دنیا میں تشریف لانا اپنا احسان ارشاد فرماتا ہے، کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کنکریاں پھینکنا اللہ ہی کا کنکریاں پھینکنا ارشاد فرماتا ہے، کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معراج پر تشریف لے جانا ارشاد فرماتا ہے، کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور اتباع کرنے کا حکم فرماتا ہے، کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والوں کو اپنی محبوبیت دینے کا وعدہ فرماتا ہے اور کبھی قرآن میں اللہ سبحانہ تقدس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آباؤ اجداد کی قسم کھاتا ہے۔

قرآنِ مجید کی طرح احادیثِ مبارکہ میں بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند ایسے

ارشادات کو بعض لوگ غلط طریقے سے پیش کرتے ہیں مثلاً اگر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ میں کچھ نہیں جانتا صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ تو وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ نبی خود یہ کہہ رہا ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا لہٰذا یہ عقیدہ رکھنا غلط ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب کچھ جانتے ہیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یوں فرمانا اپنے ذاتی اختیار و علم کی نفی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں بندگی کی کیفیت ہے۔ لہٰذا جب ایسی احادیثِ مبارکہ سنیں یا پڑھیں جس میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایسے ارشادات ہوں کہ میں کچھ نہیں جانتا، میرے اختیار میں کچھ نہیں ہے، مجھے کسی بات کا علم نہیں ہے یا میں کسی کو روزِ حشر نہیں بچا سکتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ان ارشادات کا مطلب کبھی اپنے ذاتی اختیارات و عظمت کی نفی ہوتی ہے اور کبھی اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں بندگی کی کیفیت ہوتی ہے مثلاً ایک حدیثِ پاک کا مفہوم ہے کہ کسی کا عمل بھی اسے جنت میں نہیں لے جا سکتا چاہے وہ عیسیٰ ابن مریم ہوں اور چاہے میں ہوں اور جو جنت میں جائے گا اللہ سبحانہ تقدس کے فضل سے جائے گا۔ اس حدیث میں ایک طرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں بندگی کی کیفیت کا اظہار ہے اور دوسری طرف ہمارے لیے بھی یہ درس ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس کے فضل سے چاہے جتنے مرضی صاحبِ اعمال اور مرتبے والے بن جاؤ لیکن کبھی بھی اپنے کسی مرتبے یا اعمال پر بھروسہ مت کرنا کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس کو یہ بات سخت ناپسند ہے لہٰذا صرف اس کے فضل پر بھروسہ ہو۔ اس کے برعکس جب بات اللہ سبحانہ تقدس کے فضل اور عطا کی ہوئی تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ واضح ارشاد فرمایا کہ جنت کا دروازہ سب سے پہلے میرے لیے کھولا جائے گا اور جنت میں سب سے پہلے میں داخل ہوں گا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ میری شفاعت سے بے انتہا لوگ بخشے جائیں گے اور جنت میں داخل ہوں گے۔

اللہ سبحانہ تقدس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جو کچھ عطا فرمایا وہ انسان کے گمان سے

بالاتر ہے۔اس کے علاوہ اللہ سبحانہ تقدس نے جس کو جو کچھ بھی عطا فرمایا وہ اپنے محبوب کی محبت کے صدقے اور ان کے ذریعے عطا فرمایا اور روزِ حشر تک عطا فرمائے گا۔قرآنِ مجید میں سورۃ اٰل عمران میں میثاقِ انبیاء کا واقعہ قابلِ ذکر ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس نے تمام انبیاء کرام کو نبوت اس شرط پر عطا فرمائی اور پختہ عہد لیا کہ پہلے میرے محبوب پر ایمان لے کر آؤ پھر تمہیں نبوت عطا کروں گا یعنی انبیاء کرام کو نبوت بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت اور ایمان کے بغیر عطا نہیں فرمائی۔اسی لیے تمام انبیاء کرام اللہ سبحانہ تقدس کی وحدانیت کی تبلیغ کے ساتھ ساتھ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان وعظمت کا بھی ذکر و تبلیغ فرمایا کرتے تھے اور اپنے ہر امتی کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لانے اور ان کے عشق وادب کی تلقین فرماتے تھے۔اس کے علاوہ اللہ سبحانہ تقدس نے تمام آسمانی کتابوں اور صحیفوں میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان وعظمت اور اوصاف وکمالات کا ذکر فرمایا۔یوں ہر نبی اور اس کے ماننے والے امتیوں کے دلوں میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت ومحبت تھی اور محفلوں اور زبانوں پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر مبارک جاری رہتا تھا کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس نے اپنی رحمتیں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت اور ایمان کے بغیر نہ کبھی عطا فرمائی ہیں، نہ عطا فرماتا ہے اور نہ ہی کبھی عطا فرمائے گا اور نہ کبھی عالمِ ارواح میں، نہ اس دنیا میں اور نہ ہی روزِ حشر عطا فرمائے گا۔قرآنِ مجید میں یہ بھی فرمایا کہ اہلِ ایمان حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلے سے دعائیں کیا کرتے تھے اور اللہ سبحانہ تقدس کی بے پناہ رحمتیں حاصل کرتے تھے۔خود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بخاری ومسلم کی احادیثِ مبارکہ میں واضح ارشاد فرمایا کہ میرا اللہ مجھے عطا فرماتا ہے اور اس نے مجھے قاسم یعنی تقسیم کرنے والا بنایا اور میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک میں تمہیں تمہارے مال، جان، اولاد حتیٰ کہ ہر چیز سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔لہٰذا آج تک

www.HaqWaliSarkar.com

جس کو بھی رب کا فضل عطا ہوا وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشق و ادب اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے، وسیلے اور ذریعے سے عطا ہوا اور اللہ سبحانہ تقدس نے خود یہ بات ارشاد فرمادی کہ اگر میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو پیدا نہ فرماتا تو کائنات کو پیدا نہ فرماتا۔ جب حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ سبحانہ تقدس نے زمین پر بھیجا تو وہ اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں توبہ کرتے رہے مگر جواب نہ آیا۔ پھر جب آپ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلے سے اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں توبہ کی تو اللہ سبحانہ تقدس نے فوراً آپ کی توبہ قبول فرمالی اور یہ واضح کردیا کہ جس کو بھی رب کا فضل عطا ہوا اور جب بھی عطا ہوا تو وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے عطا ہوا۔

بحرحال اس موضوع پر لکھنے کے لیے بہت کچھ ہے اور بے شمار دلائل اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرتِ مبارکہ کے بے شمار واقعات اور معجزات ہیں۔ اس کے علاوہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق عشق و ادب اور عقیدہ و یقین سے متعلق صحابہ کرام کے واقعات، کیفیات اور ارشادات سب سے اہم اور مضبوط دلیل ہیں لیکن اس مختصر سے کتابچے میں چند آیاتِ مبارکہ اور احادیثِ مبارکہ تحریر کی گئی ہیں اور ہدایت کے لیے تو ایک بات بھی کافی ہو سکتی ہے کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس جسے چاہتا ہے ہدایت عطا فرماتا ہے اور اس کو عطا فرماتا ہے جو اس سے ہدایت کا طالب ہو۔ بس خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس نے اپنے محبوب بندوں اولیاء کرام، صحابہ کرام، انبیاء کرام اور سب سے بڑھ کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے بے انتہا فضل و کرم سے بے انتہا عطا فرمایا ہے۔ وہ رب جس کو، جس قدر، جیسے چاہے اور جب چاہے عطا فرما سکتا ہے اور عطا فرماتا ہے اور جس کو عطا فرماتا ہے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلے اور صدقے سے عطا فرماتا ہے۔ لہٰذا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقامِ محبوبیت، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان و عظمت، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اختیارات و طاقت، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علمِ غیب، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے معجزات اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قاسمِ نعمت و رحمت، صاحبِ عطا اور وسیلہ ہونے

کا جو معمولی سا بھی انکار کرتا ہے وہ قرآن و حدیث کا انکار کرتا ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام اور اولیاء کرام کی شان و عظمت کا انکار کرنے والا بھی قرآن و حدیث کا انکار کرتا ہے۔ بس ضرورت اس بات کی ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عشق و ادب دل میں رکھ کر قرآنِ مجید، احادیثِ مبارکہ اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ کرام کی سیرتِ مبارکہ کا محبت اور شوق سے مطالعہ کیا جائے۔

میری آپ سے گزارش ہے کہ وقت نکال کر کتابچہ میں تحریر آیاتِ مبارکہ اور احادیثِ مبارکہ کو ذہن نشین کرنے کی کوشش کریں یا کم از کم اس کا مفہوم آپ کے ذہن میں رہ جائے۔ اس کے علاوہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان و عظمت اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عشق اور ادب سے متعلق اولیاء کرام اور بالخصوص صحابہ کرام کے واقعات اور ارشادات پر لکھی گئی کتابوں کا مطالعہ ضرور کیا کریں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان و عظمت اور عشق و ادب کے متعلق عملی دلائل صحابہ کرام کی سیرتِ مبارکہ ہے کیونکہ اگر صحابہ کرام کی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ عشق و ادب کی کیفیات یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق عقیدہ اور یقین شرک ہوتا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کو فوراً منع فرماتے کہ تم شرک کر رہے ہو لیکن صحابہ کرام کی سیرتِ مبارکہ پڑھ کر یہ علم ہوتا ہے کہ جس نے جس قدر زیادہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عشق و ادب اور یقین رکھا اسی قدر زیادہ اس کو اللہ سبحانہ تقدس کی محبوبیت اور فضل و کرم حاصل ہوا اور یاد رکھیں کہ توحید کا اصل مطلب جاننے والے اور اصل لذت حاصل کرنے والے صحابہ کرام اور اولیاء کرام ہی ہیں۔ لہٰذا دین کا علم حاصل کیا کریں تاکہ جب کوئی آپ کے سامنے اولیاء کرام، صحابہ کرام اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشق و ادب اور ان کے صاحبِ اختیار ماننے کو شرک ثابت کرنے کی کوشش کرے تو آپ اپنی بے علمی کی وجہ سے لاجواب نہ ہو سکیں۔ ہماری سب سے بڑی کمزوری یہی ہے کہ ہم دین کا علم حاصل نہیں کرتے اور اولیاء کرام اور

ان کو ماننے والے علماء کرام کی صحبت سے دور رہتے ہیں۔

میرے مرشد پاک غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار فرمایا کرتے تھے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت، عظمت اور احترام کے لیے دلیل مانگنا یا اعتراضاً مسئلہ پوچھنا غلط ہے اور اس سے انسان کا ایمان ماند پڑ جاتا ہے اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سب امتیوں پر واجب ہے کہ وہ تمام دنیا کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ عالی سے روشناس کروائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان سے آگاہ کریں۔ بلاشک وشبہ سب انسانوں سے افضل اور کامل ترین شخصیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہی ہے۔ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کا مطالعہ نہیں کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کی کوشش نہیں کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت اور تعلق نہ رکھا وہ محروم رہا خواہ اس نے باقی سب علوم پر عبور حاصل کرنے کا دعویٰ کیا ہو۔ ایک دفعہ کچھ علماء غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور گستاخانہ لہجے میں کہنے لگے کہ آپ ثابت کریں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نور، حاضر وناظر، صاحبِ اختیار اور زندہ ہیں۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ یہ بحث تو آپ کئی سالوں سے کر رہے ہو لہٰذا بحث کا کوئی فائدہ نہیں ہے، اگر آپ واقعی ہدایت کے متلاشی ہیں اور ان باتوں کی سمجھ نہیں آتی تو پہلے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت کریں۔ پھر آپ نے ان سے پوچھا کہ اس حدیثِ مبارکہ سے انکار تو نہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک میں تمہیں تمہارے مال، اولاد، جان اور ہر چیز سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اس بات سے کوئی اختلاف نہیں تو آپ نے ان سے فرمایا کہ پہلے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر محبت کریں اور جب محبت ہو جائے گی تو نہ صرف اختلافی مسائل آپ کو سمجھ میں آ جائیں گے بلکہ اللہ سبحانہ تقدس آپ کو دکھا بھی دے گا۔

قرآنِ مجید کی پہلی سورۃ سورۃ الفاتحہ ہے جس کو قرآنِ مجید کا خلاصہ کہا جاتا ہے۔

اس میں ہم اللہ سبحانہ تقدس کی حمد وثناء کے بعد جو دعا کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ اے اللہ! ہمیں سیدھا راستہ چلا اور پھر اگلی آیت میں اس راستے کے بارے میں آگاہی فرمائی کہ ان لوگوں کے راستے پر چلا جن پر تو نے انعام فرمایا۔ حالانکہ یوں بھی ہو سکتا تھا کہ یہ کہا جاتا کہ قرآن و سنت کے راستے پر چلا لیکن فرمایا کہ ان لوگوں کے راستے پر چلا جن پر تو نے انعام فرمایا اور قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ انعام یافتہ گروہ چار ہیں، انبیاء کرام، شہداء، صدیقین اور صالحین۔ انبیاء کرام کا سلسلہ تو ختم ہو گیا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آخری نبی ہیں۔ شہداء شہید ہونے کے بعد انعام یافتہ لوگوں میں شمار ہوتے ہیں لیکن اس دنیا سے جا چکے ہوتے ہیں اور باقی ہمارے سامنے صدیقین اور صالحین کا گروہ ہے۔ ان دونوں میں سے صدیقین کا گروہ افضل ہے کہ یہ نیک تو ہوتے ہی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ایک خاص تعلق اور قربت یعنی ولائت بھی حاصل ہوتی ہے اور دوسرے لوگوں کو بھی اس فیض سے مستفیض فرماتے ہیں۔ اسی لیے قرآنِ مجید میں دوسری جگہ ارشاد فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور صدیقین کے ساتھ ہو جاؤ۔ سب کا اتفاق ہے کہ صدیقین سے مراد اولیاء کرام کا گروہ ہے لہٰذا ہر شخص کو چاہیے کہ صدیقین یعنی اولیاء کرام میں سے کسی کو ڈھونڈے اور اس کی سنگت اور تعلق حاصل کرے اور اس سے محبت اور آداب رکھے تا کہ اس کا دل حق پر قائم رہ سکے اور دین کا علم اولیاء کرام سے محبت رکھنے والے علماء کرام سے حاصل کرے اور ایسے ہی علماء کرام کی کتابیں پڑھے اور اگر کسی جگہ دونوں باتیں اکٹھی ہوں کہ کوئی ولی اللہ بھی ہو اور عالمِ دین بھی ہو تو دونوں مقصد ایک ہی جگہ پر پورے ہو جائیں گے۔ جس کو صدیقین کے گروہ میں سے کوئی نہ ملے تو صالحین سے اپنا تعلق اور محبت رکھے۔ اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ اولیاء اللہ کے راستے پر چلنے کا مطلب قرآن وسنت کے راستے کو چھوڑ دینا ہے۔ ہرگز ہرگز ایسا نہیں ہے بلکہ اصل

راستہ تو قرآن وحدیث کا راستہ ہی ہے اور چلنا بھی اسی پر ہے لیکن اب دیکھیں کہ ہر قسم کے عقائد والے لوگ قرآنِ مجید اور احادیثِ مبارکہ سے ہی دلائل اور حوالے پیش کرتے ہیں تو ہم کیسے جان پائیں گے کہ کس کا عقیدہ درست ہے۔ اس لیے فرمایا کہ ان لوگوں کے راستے پر چلا جن پر تو نے انعام فرمایا کہ پہلے اچھی طرح یہ جان لیں کہ انعام یافتہ لوگ کون ہیں تاکہ مختلف عقیدے والے لوگوں کی بجائے جس طرح انعام یافتہ لوگ قرآنِ مجید اور احادیثِ مبارکہ کی تفسیر وتشریح بیان فرماتے ہیں اس کے مطابق اپنے عقائد واعمال درست رکھیں کہ یہی سیدھا راستہ ہے۔ اسی لیے اولیاء کرام اور ان کو ماننے والے علماء کرام سے دین سیکھنا چاہیے اور ان کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق زندگی گزارنے والا ہی راہِ ہدایت پر ہے۔

آخر میں ایک اور اہم بات کہ قرآنِ مجید اور احادیثِ مبارکہ میں اولیاء کرام کی شان وعظمت کا جو ذکر آیا ہے اس کا اطلاق آج کل کے اکثر ولی، فقیر، درویش یا پیر کہلوانے والوں پر نہیں ہوتا کیونکہ جس طرح اس دور میں دوسری برائیاں بہت تیزی سے بڑھ رہی ہیں وہاں پر جادوگروں، نجومیوں اور غلط طریقوں سے عملیات کرنے والے ایک بہت بڑے گروہ کا پیری اور فقیری کے نام پر کاروبار بھی زوروں پر ہے اور پھر دوسری طرف اپنے عقیدے اور ایمان کی پرواہ کیے بغیر صرف دنیاوی فائدے چاہنے والے لوگوں کی وجہ سے ان کا کاروبار ترقی کی جانب رواں دواں ہے اور بھولے بھالے لوگ کم علمی کی وجہ سے ان کو ولی اللہ سمجھ کر ان پر عقیدت کے پھول نچھاور کرتے نظر آتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ جادوگر کافر ہے اور اس کے پاس جانے والا گناہِ کبیرہ اور کبھی کبھی کفر کا مرتکب ہوتا ہے اور نجومی کے پاس جانے سے اللہ سبحانہ تقدس اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں فرماتا۔ لہٰذا ایسے لوگوں سے بچنا چاہیے اور اپنے عقیدے اور ایمان کو برباد ہونے سے بچانا چاہیے۔ اس کے علاوہ لوگ اپنا مال ودولت ان کو دے کر ضائع کرتے ہیں اور وہ

www.HaqWaliSarkar.com

عاملین مختلف طریقوں سے ڈرا کر زبردستی مال و دولت لیتے رہتے ہیں اور علاج اور فیض کے بہانے عورتوں کو اپنی ہوس کا نشانہ بناتے ہیں اور اکثر عورتیں اپنی عزت بھی گنوا بیٹھتی ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم کیسے جان پائیں گے کہ وہ اصل پیر، ولی، بزرگ ہے یا پھر جادوگر اور غلط عملیات کرنے والا ہے۔اس کے لیے ایک موٹا سا اصول یہ ہے کہ سب سے پہلے اس کا عقیدہ اور پھر اس کی زندگی کے معمولات دیکھیں۔ اگر اس کے عقائد درست ہیں اور پھر اس کی زندگی کے اکثر معمولات شریعتِ مطہرہ کے مطابق ہیں اور وہ اپنے مریدین، عقیدت مندوں اور ملنے جلنے والوں کو شریعتِ مطہرہ کی ترغیب دیتا ہے تو وہ درست ہے کیونکہ جادوگر اور غلط عملیات کرنے والے کو شریعت اور سنت کی پابندی کی دولت نصیب نہیں ہو سکتی اور جس کو یہ دولت نصیب ہے وہ غلط نہیں ہو سکتا۔ اسی لیے تمام اولیاء کرام فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو ہوا میں اڑتا ہوا یا اس سے کسی قسم کا دنیاوی فائدہ ہوتے ہوئے بھی دیکھو مگر اس کی زندگی کے اعمال شریعتِ مطہرہ کے خلاف ہیں تو اس شخص سے ایسے بچو جیسے تم شیر سے بھاگتے ہو۔

اب مسئلہ یہ ہے کہ لوگ اکثر صرف اور صرف دنیاوی فائدوں کے حصول کے لیے بزرگوں کی تلاش کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ جس سے بھی دنیاوی فائدہ ہو وہ اللہ سبحانہ تقدس کا ولی ہو گا اور جب کسی جادوگر یا غلط عملیات کرنے والے بدعقیدہ اور بدکردار سے فائدہ پہنچ جاتا ہے یا فائدہ پہنچنے کی امید ہوتی ہے تو اس کو ولی اللہ سمجھ لیتے ہیں۔ یہ معیار ہی غلط ہے اور اس کا فائدہ غلط لوگوں کو پہنچ رہا ہے حالانکہ اللہ سبحانہ تقدس کا ولی وہ ہوتا ہے کہ جو شریعتِ مطہرہ پر عمل کرتا ہو اور صاحبِ ولایت ہو، چاہے اس سے کسی قسم کا دنیاوی فائدہ ہو یا نہ ہو۔ لہٰذا دنیاوی مسائل کے لیے بھی صرف صاحبِ شریعت بزرگوں کی بارگاہ میں جانا چاہیے اور شریعت کے خلاف چلنے اور چلانے والوں سے بچنا چاہیے چاہے وہ ولایت یا فقیری کا دعویٰ

کرتے رہیں کیونکہ ولایت اور طریقت شریعت کے خلاف نہیں اور جو شریعت کے خلاف ہے وہ ولایت اور طریقت نہیں بلکہ شیطانیت ہے اور اسی طرح شریعت ولایت اور طریقت کے خلاف نہیں اور جو ولایت اور طریقت کے خلاف ہے وہ بھی شیطانیت ہے۔ جو شریعت کی پابندی کرتا ہے اور اولیاء کرام کی عظمت و احترام دل میں رکھتا ہے وہی راہِ ہدایت پر ہے۔

اور یہ بات بھی یاد رکھیں کہ معاشرے میں موجود جادوگر یا غلط عملیات کرنے والے جو کہ پیری اور فقیری کا نام استعمال کرتے ہیں، ان لوگوں کو دیکھ کر اور جذباتی ہو کر اولیاء کرام کے متعلق عقیدہ بھی خراب نہیں کرنا چاہیے کیونکہ غلط پیروں کی وجہ سے اولیاء کرام کو غلط کہنا بھی بہت ہی بڑی غلطی ہے بلکہ یہ بہت ہی نازک معاملہ ہے کہ بخاری کی حدیث قدسی میں اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ جو میرے کسی ولی سے عداوت (بغض) رکھتا ہے اس کے خلاف میرا اعلانِ جنگ ہے۔ جس طرح کسی بدکردار عالمِ دین کو دیکھ کر صحیح علماء کرام کے فضائل و عظمت سے انکار نہیں کیا جا سکتا اسی طرح نام نہاد پیری اور ولایت کا دعویٰ کرنے والے جادوگروں یا نجومیوں وغیرہ کو دیکھ کر اولیاء کرام کی شان و عظمت اور عزت و احترام کا انکار نہیں کرنا چاہیے۔ لہٰذا صرف جادوگروں اور غلط عملیات کرنے والوں کی مخالفت کریں اور لوگوں کو ان سے ضرور بچائیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ صاحبِ شریعت اور صاحبِ طریقت بزرگوں یعنی اولیاء کرام کی عظمت و احترام دل میں قائم و دائم رکھیں۔ کیونکہ جو شخص اولیاء کرام سے محبت و عقیدت رکھتا ہے وہ اللہ سبحانہ تقدس کے قرب اور فیض سے مستفیض ہوتا ہے اور کبھی بدبخت نہیں رہتا۔ ان کی محبت کے ساتھ زیارت کرنے سے انسان کے گناہ جھڑتے ہیں اور یہ وہ ہستیاں ہیں کہ جو دوسروں کیلئے بھی دنیا اور آخرت میں باعثِ برکت اور باعثِ رحمت ہیں۔

اللہ سبحانہ تقدس تمام امت کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حضرات انبیاء کرام، حضرات صحابہ کرام اور حضرات اولیاء کرام کے عشق و ادب میں زندگی اور موت عطا فرمائے۔ آمین!

آیاتِ مبارکہ (ترجمہ)

شانِ الٰہی

1 اللہ ہے جس کے سواء کوئی معبود نہیں، وہ آپ زندہ اوروں کا قائم رکھنے والا ہے، اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں، وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بغیر اس کے حکم کے، جانتا ہے جو کچھ اس کے آگے ہے اور جو کچھ اس کے پیچھے اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین، اس کو بھاری نہیں اس کی نگہبانی اور وہی ہے بلند، بڑائی والا (سورۃ البقرۃ۔ آیت 255)۔ 2 تم فرماؤ وہ اللہ ہے، وہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے (سورۃ الاخلاص)۔ 3 اور اگر زمین میں جتنے پیڑ ہیں سب قلمیں ہو جائیں اور سمندر اس کی سیاہی ہو بلکہ اس کے پیچھے سات سمندر اور، تو بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی۔ بیشک اللہ عزت وحکمت والا ہے (سورۃ لقمٰن۔ آیت 27)۔ 4 یوں عرض کر، اے اللہ! ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے، اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے، ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے، بے شک تو سب کچھ کر سکتا ہے (سورۃ اٰل عمرٰن۔ آیت 26)۔ 5 تم فرما دو کہ فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے کہ جسے چاہے دے اور وہ وسعت والا، علم والا ہے۔ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے (سورۃ اٰل عمرٰن۔ آیت 73،74)۔ 6 اے

سننے والے تجھے جو بھلائی پہنچے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی پہنچے وہ تیری اپنی طرف سے ہے اور اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ! ہم نے تمہیں سب لوگوں کیلئے رسول بنا کر بھیجا اور اللہ کافی ہے گواہ (سورۃ النساء ۔آیت 79)۔ 7 اے ایمان والو! اللہ کو بہت یاد کرو اور صبح وشام اس کی پاکی بولو۔ وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر اور اس کے فرشتے کہ تمہیں اندھیروں سے اُجالے کی طرف نکالے اور وہ مسلمانوں پر بڑا مہربان ہے (سورۃ الاحزاب ۔آیت 41 تا 43)۔ 8 اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لیے اللہ کا بڑا فضل ہے (سورۃ الاحزاب ۔آیت 47)۔ 9 اور جو کوئی برائی یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش چاہے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا (سورۃ النساء ۔آیت 110)۔ 10 اور اپنے لئے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی صورت میں پاؤ گے اور اللہ سے بخشش مانگو۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورۃ المزمل ۔آیت 20)۔ 11 اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو کہ وہ تمہارے اعمال تمہارے لئے سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے تو اس نے بڑی کامیابی پائی (سورۃ الاحزاب ۔آیت 70،71)۔

شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

1 اور ہم نے (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم !) آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا (سورۃ الانبیاء ۔آیت 107)۔ 2 (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم !) کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑ رکھی تھی اور ہم نے آپ کا ذکر آپ کی خاطر بلند کر دیا (سورۃ الم نشرح ۔آیت 1 تا 4)۔ 3 (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم !) ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی تو آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھیں

اور قربانی دیں۔ بے شک آپ کے دشمن ہی بے نام ونشان ہوں گے (سورۃ الکوثر)۔

4 بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں گزرتا ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر کمال شفیق اور مہربان ہیں (سورۃ التوبہ۔ آیت 128)۔ 5 محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور (سب) نبیوں پر مہر یعنی آخری نبی ہیں اور اللہ سب کچھ جانتا ہے (سورۃ الاحزاب۔ آیت 40)۔ 6 بے شک اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے ایک (عظمت والا) رسول بھیجا جو اُن پر اس کی آیتیں (قرآنِ مجید) تلاوت فرماتا ہے اور انہیں (ظاہری اور باطنی طور پر) پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اور ضرور اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے (سورۃ اٰل عمرٰن۔ آیت 164)۔ 7 اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ (اے عام لوگو!) تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ منتخب فرما لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔ تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ اور پرہیز گاری کرو تو تمہارے لئے بڑا ثواب ہے (سورۃ اٰل عمرٰن۔ آیت 179)۔ 8 اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) جس وقت تم نے (مٹھی بھر خاک دشمن پر) پھینکی تھی تو وہ تم نے نہیں پھینکی تھی بلکہ وہ تو اللہ (ہی) نے پھینکی تھی (سورۃ الانفال۔ آیت 17)۔ 9 یہ نبی (محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) مسلمانوں کا (دین ودنیا کے تمام معاملات میں) ان کی جان سے زیادہ مالک (ومتصرف اور ان پر رحمت اور لطف وکرم فرمانے والا) ہے (سورۃ الاحزاب۔ آیت 6)۔ 10 غیب کا جاننے والا تو اپنا غیب کسی پر ظاہر نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ ان کے آگے پیچھے (فرشتوں کا) پہرہ مقرر کر دیتا ہے (کہ شیطان دخل اندازی نہ کرے) (سورۃ الجن۔ آیت 26، 27)۔

11 اور نہ کسی مسلمان مرد اور مسلمان عورت کو حق پہنچتا ہے کہ جب اللہ اور رسول کچھ حکم

فرما دیں تو انہیں اپنے معاملے کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا تو وہ بے شک کھلی گمراہی میں ہے (سورۃ الاحزاب۔ آیت 36)۔ 12 اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) بیشک تمہاری خُو بُو (اخلاق) بڑی شان کی ہے (سورۃ القلم۔ آیت 4)۔ 13 اور اس سے پہلے وہ اس نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے وسیلے سے کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا تو اس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر (سورۃ البقرۃ۔ آیت 89)۔ 14 اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا پائیں گے۔ تو اے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں اور پھر جو کچھ تم حکم فرما دو تو وہ اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور دل سے مان لیں (سورۃ النساء۔ آیت 64،65)۔ 15 اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ تو (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) تم دیکھو گے کہ منافق تم سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں۔ (سورۃ النساء۔ آیت 61)۔ 16 اور (اے مسلمانو!) بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں سب امتوں میں افضل کیا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ (ہمارا برگزیدہ) رسول تم پر نگہبان و گواہ ہے اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھرتا ہے اور بے شک یہ (بات بہت) بھاری تھی مگر ان پر نہیں جنہیں اللہ نے ہدایت (ومعرفت) سے نوازا اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان اکارت کرے۔ بے شک اللہ آدمیوں پر بہت مہربان، مہروالا ہے۔ (اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) ہم تمہارے رُخِ (انور) کا

آسمان کی طرف بار بار اُٹھنا دیکھ رہے ہیں سو ہم ضرور بضرور تمہیں اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس کو تم پسند کرتے ہو۔ پس اپنا رُخِ (انور) ابھی (سے) مسجد الحرام کی طرف پھیر لو اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں بھی ہو پس اپنے چہرے اسی طرف (یعنی مسجد الحرام کی طرف) پھیر لو (سورۃ البقرۃ۔ آیت 143، 144)۔ 17 (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں (سورۃ اٰل عمرٰن۔ آیت 44)۔ 18 اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! یاد کرو وہ وقت) جب اللہ نے تمام انبیاء سے (اس بات کا) پختہ عہد لیا تھا جو کچھ میں تم کو کتاب اور حکمت عطا کروں پھر تشریف لائے تمہارے پاس (سب پر عظمت والا) وہ رسول کہ تمہاری (ان) کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لے آنا اور ضرور ضرور اس کی مدد (حمایت) کرنا۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس (شرط) پر میرا بھاری ذمہ لیا، سب (انبیاء) نے عرض کیا کہ ہم نے اقرار کیا (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا کہ تم ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ (بھی) تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں تو جو کوئی (اس عہد سے) اس کے بعد پھرے (اور آنے والے نبی پر ایمان نہ لائے) تو وہی لوگ فاسق ہیں (سورۃ اٰل عمرٰن۔ آیت 81، 82)۔

19 پس ایسی کچھ اللہ کی رحمت ہے کہ (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) تم ان کے لئے نرم دل ہوئے اور اگر تند مزاج (اور) سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہو (کر بھاگ) جاتے۔ تو تم انہیں معاف فرماؤ اور ان کی بخشش مانگا کرو اور کاموں میں ان سے مشورہ لیا کرو (سورۃ اٰل عمرٰن۔ آیت 159)۔ 20 اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں وہ سب علم عطا فرما دیا جو تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر (بہت) بڑا فضل ہے (سورۃ النساء۔ آیت 113)۔ 21 اے لوگو! بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے (رسول اللہ کی صورت میں سب سے کامل مضبوط اور) واضح

دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور (یعنی قرآنِ مجید بھی) اتارا (سورۃ النساء۔ آیت 174)۔ 22 بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور (حضرت محمد ﷺ) آیا اور روشن کتاب (یعنی قرآنِ مجید) آئی (سورۃ المائدۃ ۔ آیت 15)۔ 23 وہ لوگ جو اس رسول کی پیروی کرتے ہیں جو اُمّی (لقب یعنی بغیر کسی دنیاوی وسیلے کے صرف اور صرف اللہ سبحانہ تقدس کی ذات سے پڑھے ہوئے) ہیں، جن (کے اوصاف و کمالات) کو اپنے پاس توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پائیں گے۔ جو انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال کرے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر (ان کے گناہوں اور نافرمانیوں کے عوض) تھے اتارے گا تو جو اس (رسول) پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے (اس کے دین میں) مدد دیں اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں جو ان کے ساتھ اترا وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں (سورۃ الاعراف۔آیت 157)۔ 24 اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ انہیں عذاب بھیجے جب تک (اے محبوب ﷺ!) تم ان میں تشریف فرما ہو (سورۃ الانفال۔آیت 33)۔ 25 اور کیا ہی اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ اور اس کے رسول نے انہیں دیا اور (یہ) کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے اب عنقریب اللہ ہمیں اپنے فضل سے اور اس کا رسول (اپنی مہربانی سے مزید) عطا فرمائیں گے (سورۃ التوبہ۔آیت 59)۔ 26 اور انہیں کیا برا لگا یہی نہ کہ اللہ اور رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا تو اگر وہ (اب بھی) توبہ کریں تو (اس میں) ان کا بھلا ہے اور اگر منہ پھیریں تو اللہ دنیا اور آخرت میں انہیں سخت عذاب میں مبتلا کر دے گا اور زمین میں ان کا کوئی حمایتی اور مددگار نہ ہوگا (سورۃ التوبہ۔آیت 74)۔ 27 یہ غیب کی خبریں (ہی ہیں جو اے محبوب ﷺ!) ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں (سورۃ ھود۔

www.HaqWaliSarkar.com

آیت 49)۔ 28 (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) تمہاری جان (عمر مبارک) کی قسم بے شک وہ اپنے نشے میں بھٹک رہے ہیں (سورۃ الحجر۔ آیت 72)۔ 29 اور جس دن ہم ہر امت میں ایک گواہ (یعنی انبیاء جو اپنی اپنی امتوں پر گواہی دیں گے) انہی میں سے اٹھائیں گے کہ ان پر گواہی دے اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) تمہیں ان سب (انبیاء اور امتوں) پر گواہ بنا کر لائیں گے (سورۃ النحل۔ آیت 89)۔ 30 (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) عنقریب تمہارا رب تمہیں مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا (سورۃ بنی اسرائیل۔ آیت 79)۔ 31 بڑی برکت والا ہے وہ (اللہ) کہ جس نے قرآن اتارا اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو سارے جہاں کو ڈر سنانے والا ہو (سورۃ الفرقان۔ آیت 1)۔ 32 اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! بے شک ہم نے آپ کو حاضر و ناظر اور (ایمان والوں کو جنت کی) خوشخبری سنانے والا اور (کافروں کو عذابِ الٰہی سے) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا۔ اللہ کے حکم سے اسکی (اطاعت کی) طرف بلانے والا اور (آپ) چمکا دینے والا (روشن) آفتاب (ہیں) (سورۃ الاحزاب۔ آیت 45،46)۔ 33 اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ہم نے تمہیں سارے عالمِ انسانیت کے لئے رسول بنا کر بھیجا (ایمان والوں کو اس کے فضل کی) خوشخبری سنانے والا اور (کافروں کو اس کے عدل کا) ڈر سنانے والا لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے (سورۃ سبا۔ آیت 28)۔ 34 حکمت والے قرآن کی قسم بے شک (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) تم رسولوں میں سے ہو اور سیدھی راہ پر بھیجے گئے ہو (سورۃ یٰس۔ آیت 2 تا 4)۔ 35 (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) بے شک تم سیدھی راہ پر ہو (سورۃ الزخرف۔ آیت 43)۔ 36 مجھے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اس فرمان کی قسم کہ اے میرے پروردگار! یہ لوگ ایمان نہیں لاتے، تو ان سے درگزر فرما (سورۃ الزخرف۔ آیت 88)۔ 37 (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) بلاشبہ جو لوگ تمہاری (تمہارے ہاتھ پر) بیعت کرتے ہیں وہ (حقیقت

www.HaqWaliSarkar.com

میں) اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے (سورۃ الفتح۔ آیت 10)۔ 38 وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کردے اور اللہ بطور گواہ کافی ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے (صحابہ کرام) کافروں پر (بہت) سخت ہیں اور آپس میں نرم دل ہیں (سورۃ الفتح۔ آیت 28،29)۔ 39 (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) بے شک تم تو (ہر وقت) ہماری آنکھوں کے سامنے (یعنی ہماری نگہداشت میں رہتے) ہو (سورۃ الطور۔ آیت 48)۔ 40 بے شک یہ (قرآن) ایک کرم والے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے باتیں ہیں (سورۃ الحاقۃ۔ آیت 40)۔ 41 مجھے اس شہر کی قسم کہ (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) تم اس شہر میں تشریف فرما ہو اور تمہارے باپ (ابراہیم) کی قسم اور اس کی اولاد (کی قسم کہ جس) میں تم ہو (سورۃ البلد۔ آیت 1 تا 3)۔ 42 بے شک ہر آنے والی (ساعت) تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہوگی اور قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا کچھ عطا فرمائے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے (سورۃ الضحیٰ۔ آیت 4،5)۔ 43 اور جو تم میں مسلمان ہیں ان کے واسطے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) رحمت ہیں اور جو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو ایذاء دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے (سورۃ التوبہ۔ آیت 61)۔ 44 اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے اعمال باطل نہ کرو (سورۃ محمد۔ آیت 33)۔ 45 تو جان لو کہ اللہ کے سواء کسی کی بندگی نہیں اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو اور اللہ جانتا ہے دن کو تمہارا پھرنا اور رات کو تمہارا آرام لینا (سورۃ محمد۔ آیت 19)۔ 46 (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) ان کے حق میں دعائے خیر کرو، بے شک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے (سورۃ التوبہ۔ آیت 103)۔ 47 اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) ان کے لیے اللہ

سے معافی مانگو، بے شک اللہ بخشنے والا، مہربان ہے (سورۃ النور۔ آیت 62)۔

ادبِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

1 اے ایمان والو! اللہ اور اسکے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سنتا اور جانتا ہے۔ اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے تم ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے (تمام) اعمال ضائع نہ ہو جائیں اور تم کو خبر نہ ہو۔ بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے پاس، (یہ) وہ ہیں جن کے دل اللہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لئے ہیں، انکے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے (سورۃ الحجرات۔ آیت 1 تا 3)۔ 2 رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے (سورۃ النور۔ آیت 63)۔ 3 میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو (سورۃ المائدۃ۔ آیت 12)۔ 4 بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاظر و ناظر اور خوشی اور ڈر سنانے والا تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو (سورۃ الفتح۔ آیت 8،9)۔

معراج شریف

1 پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک جس کے ارد گرد ہم نے برکت رکھی ہے کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں، بے شک وہ سنتا دیکھتا ہے (سورۃ بنی اسرائیل۔ آیت 1)۔ 2 اس پیارے چمکتے تارے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی قسم جب یہ معراج سے اترے، تمہارے صاحب نہ بھکے نہ غلط

www.HaqWaliSarkar.com

راستے پر چلے اور وہ (تو) کوئی بات (اللہ کے حکم کے بغیر) اپنی خواہش سے نہیں کرتے، ان کا فرمان تو خالص وحی ہے جو ان پر بھیجی جاتی ہے۔ انہیں (بلاواسطہ) سکھایا سخت قوتوں والے طاقتور (اللہ) نے۔ پھر اس جلوے نے قصد فرمایا اور آسمانِ بریں کے سب سے بلند کنارے پر تھا۔ پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا، پھر خوب اتر آیا تو اس جلوے اور محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔ پھر وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔ دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا تو کیا جو کچھ وہ دیکھتے ہیں تم اس میں ان سے جھگڑتے ہو۔ انہوں نے تو وہ جلوہ دوبارہ دیکھا۔ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اس کے پاس جنت الماویٰ ہے۔ جب سدرۃ المنتہیٰ پر چھا رہا تھا۔ آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی، بے شک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں (سورۃ النجم۔ آیت 1 تا 18)۔

سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

1 جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں لے لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے (سورۃ الحشر۔ آیت 7)۔ 2 اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تم فرمادو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع (پیروی) کرو تب اللہ (خود بخود) تمہیں (اپنا) محبوب بنالے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) تم فرمادو کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ کافروں کو پسند نہیں فرماتا (سورۃ آل عمرٰن۔ آیت 31، 32)۔ 3 جو رسول کی اطاعت کرتا ہے تو اس نے اللہ کی اطاعت کی (سورۃ النساء۔ آیت 80)۔ 4 بے شک رسول کی حیات (وسنت) مبارکہ (میں) تمہارے لئے بہترین نمونہ (عمل موجود) ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور آخرت کی امید رکھتا ہو اور اللہ

کو کثرت سے یاد کرتا ہو (سورۃ الاحزاب۔ آیت 21)۔

درودِ پاک

1 بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور کثرت سے سلام (سورۃ الاحزاب۔ آیت 56)۔

شانِ انبیاء کرام

1 اور ہم نے ہوا اس (سلیمان علیہ السلام) کے بس میں کر دی کہ اس کے حکم سے نرم نرم چلتی جہاں وہ چاہتا اور دیو بس میں کر دیے، ہر معمار اور غوطہ خور اور دوسرے اور بیڑیوں میں جکڑے ہوئے۔ یہ ہماری عطا ہے، اب تو چاہے تو احسان کر یا روک رکھ تجھ پر کچھ حساب نہیں اور بے شک اس (سلیمان علیہ السلام) کیلئے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانہ ہے (سورۃ ص۔ آیت 36 تا 40)۔ 2 بے شک ہم نے اس (داؤد علیہ السلام) کے ساتھ پہاڑ مسخر (تابع) فرما دیے کہ تسبیح کرتے شام کو اور سورج چمکتے اور (ان کے پاس) پرندے جمع کیے ہوئے کہ سب ان کے فرمانبردار تھے (سورۃ ص۔ آیت 18، 19)۔
3 اور بے شک داؤد (علیہ السلام) اور سلیمان (علیہ السلام) کو بڑا علم عطا فرمایا اور دونوں نے کہا کہ سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پر فضیلت بخشی (سورۃ النمل۔ آیت 15)۔ 4 نوح (علیہ السلام) پر سلام ہو جہاں والوں میں، بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو۔ بے شک وہ ہمارے اعلیٰ درجے کے کامل الایمان بندوں میں ہیں (سورۃ الصّٰفّٰت۔ آیت 79 تا 81)۔ 5 سلام ہو ابراہیم (علیہ السلام) پر، بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو۔ بے شک وہ ہمارے اعلیٰ درجے کے کامل الایمان بندوں میں

ہیں (سورۃ الصّٰفّٰت ۔آیت 109 تا 111)۔ 6 سلام ہو موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) پر، بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو۔ بے شک وہ دونوں ہمارے اعلیٰ درجے کے کامل الایمان بندوں میں ہیں (سورۃ الصّٰفّٰت ۔آیت 120 تا 122)۔

7 سلام ہو الیاس (علیہ السلام) پر، بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو۔ بے شک وہ ہمارے اعلیٰ درجے کے کامل الایمان بندوں میں ہیں (سورۃ الصّٰفّٰت ۔آیت 130 تا 132)۔ 8 اور سلام ہو پیغمبروں پر (سورۃ الصّٰفّٰت ۔آیت 181)۔ 9 بے شک ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو بڑا فضل دیا۔ اے پہاڑو! اس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو اور پرندو تم بھی اور ہم نے اس کے لئے لوہا نرم کیا (سورۃ سبا ۔ آیت 10)۔

10 اور سلیمان (علیہ السلام) کے بس میں ہوا کردی، اس کی صبح کی منزل ایک مہینے کی راہ اور شام کی منزل ایک مہینے کی راہ اور ہم نے ان کے لئے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہایا اور جنوں میں سے جو اس کے آگے کام کریں اس کے رب کے حکم سے (سورۃ سبا ۔آیت 12)۔

11 اور عیسیٰ (علیہ السلام) رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف یہ فرماتا ہوا کہ میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں تمہارے رب کی طرف سے کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفاء دیتا ہوں مادرزاد اندھے، سفید داغ والے کو اور میں مردے زندہ کرتا ہوں اللہ کے حکم سے اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو، بے شک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے (سورۃ اٰل عمرٰن ۔آیت 49)۔

12 پھر جب خوشخبری سنانے والا آیا تو اس نے (یوسف علیہ السلام کا) کرتہ یعقوب (علیہ السلام) کے منہ پر ڈالا تو اسی وقت ان کی بینائی لوٹ آئی (سورۃ یوسف ۔آیت 96)۔ 13

(اللہ کی طرف سے) ان (یحییٰ علیہ السلام) پر سلام ہو جس دن وہ پیدا ہوئے اور جس دن وفات

پائیں گے اور جس دن زندہ اُٹھائے جائیں گے (سورۃ مریم ۔ آیت 15)۔ 14 اور (اللہ کی طرف سے) مجھ (عیسیٰ علیہ السلام) پر سلام ہو جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن دوبارہ زندہ اُٹھایا جاؤں گا (سورۃ مریم ۔ آیت 33)۔ 15 اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا کہ اس (طالوت) کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس تابوت آئے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں معزز موسیٰ (علیہ السلام) اور معزز ہارون (علیہ السلام) کے ترکہ کی کہ اسے فرشتے اُٹھاتے لائیں گے۔ بے شک اس میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو (سورۃ البقرۃ۔ آیت 248)۔ 16 اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا تو ہم نے فرمایا اس پتھر پر اپنا عصا مارو، فوراً اس میں سے بارہ چشمے بہہ نکلے اور ہر گروہ نے اپنا گھاٹ پہچان لیا (سورۃ البقرۃ ۔ آیت 60)۔ 17 اس پر (حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے) بچے کی طرف اشارہ کیا۔ وہ بولے کہ ہم کیسے بات کریں اس سے جو پنگھوڑے میں بچہ ہے۔ بچے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے نبی بنایا (سورۃ مریم ۔ آیت 29،30)۔ 18 اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ (سورۃ البقرۃ ۔ آیت 125)۔ 19 اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ (سورۃ اٰل عمرٰن ۔ آیت 97)۔ 20 بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے (سورۃ البقرۃ ۔ آیت 158)۔ 21 اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے (سورۃ الحج ۔ آیت 32)۔

شانِ سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

1 اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بے شک اللہ نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں

www.HaqWaliSarkar.com

کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا صرف دو جان سے جب وہ دونوں (حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) غار میں تھے، جب وہ (حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے یار سے فرماتے تھے کہ غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اُن پر اپنا سکینہ اُتارا اور اُن فوجوں سے اُن کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں اور کافروں کی بات نیچے ڈالی، اللہ ہی کا بول بالا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے (سورۃ التوبہ۔آیت 40)۔ 2 اور جو یہ سچ لے کر تشریف لائے (حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور جنہوں نے ان کی تصدیق کی (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) یہی ڈر والے ہیں، اُن کے لیے ہے جو وہ چاہیں اپنے رب کے پاس، نیکوں کا یہی صلہ ہے (سورۃ الزمر۔آیت 33، 34)۔ 3 اور بہت اس سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیز گار (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو اور کسی کا اُس (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے اوپر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے کہ صرف اپنے رب کی رِضا چاہتا ہے جو سب سے بُلند ہے اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہوگا (سورۃ اللّیل۔ آیت 17 تا 21)۔

شانِ اولیاءِ کرام

1 اے اللہ! ہمیں سیدھا راستہ دکھا ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام فرمایا (سورۃ الفاتحہ۔آیت 5، 6)۔ 2 اور جو اللہ اور رسول کا کہنا مانتے ہیں وہ نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور نیکوکاروں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا اور وہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں، یہ فضل اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ کافی جاننے والا ہے (سورۃ النساء۔ آیت 69، 70)۔ 3 اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور صدیقین کے ساتھ ہو جاؤ (سورۃ التوبہ۔آیت 119)۔ 4 اور اپنے آپ کو روکے رہو ان لوگوں کے ساتھ

جو صبح و شام اپنے رب کو اس کی رضا چاہتے ہوئے پکارتے ہیں اور اپنی آنکھوں کو ان سے مت پھیریئے (سورۃ الکھف۔آیت 28)۔ 5 سارے دوست احباب اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیز گاروں کے، ان سے فرمایا جائے گا اے میرے بندو! آج نہ تم پر خوف ہے اور نہ تم کو غم ہو(سورۃ الزخرف۔آیت 67،68)۔ 6 خبردار! بے شک جو اللہ کے ولی ہیں ان کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم (سورۃ یونس۔آیت 62)۔ 7 اس کے اولیاء تو متقین ہی ہیں مگر ان میں اکثر کو علم نہیں (سورۃ الانفال۔آیت 34)۔ 8 جسے اللہ ہدایت دے تو وہی ہدایت پر ہے اور جسے گمراہ کرے تو ہرگز اس کا کوئی ولی (حمایتی) مرشد (راہ دکھانے والا) نہ پاؤ گے (سورۃ الکھف۔آیت 17)۔ 9 اور اس کی راہ پر چل جو میری طرف رجوع لایا (سورۃ لقمٰن۔آیت 15)۔ 10 جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے تو جو اپنا نامہ دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو یہ لوگ اپنا نامہ پڑھیں گے اور ذرہ بھر ان کا حق نہ دبایا جائے گا (سورۃ بنی اسرائیل۔آیت 71)۔ 11 سلیمان (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اے درباریو! تم میں کون ہے کہ وہ اس (بلقیس) کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہو۔ ایک بڑا خبیث جن (ذکوان) بولا کہ وہ تخت حضور میں حاضر کر دوں گا قبل اس کے کہ حضور اجلاس برخاست کریں اور بے شک میں اس پر قوت والا امانت دار ہوں۔ پھر اس (اللہ کے ولی آصف بن برخیا) نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کر دوں گا ایک پل مارنے سے پہلے، پھر جب سلیمان (علیہ السلام) نے تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا تو کہا کہ یہ میرے رب کے فضل سے ہے (سورۃ النمل۔آیت 38 تا 40)۔ 12 موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ یہی تو ہم چاہتے تھے (کہ جہاں بھنی ہوئی مچھلی زندہ ہو گی وہی ہماری منزلِ مقصود ہے) تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے

نشان دیکھتے ہوئے تو ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ (ولی کامل حضرت خضر) پایا جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی اور اسے اپنا علمِ لُدنی عطا فرمایا۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے اس سے کہا کہ کیا میں تمہارے ساتھ رہ سکتا ہوں اس شرط پہ کہ تم مجھ کو سکھا دو وہ نیک بات (علم) جو تمہیں تعلیم ہوئی۔ (خضر نے) کہا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے اور اس بات پر کیسے صبر کریں گے جس پر آپ کا علم محیط نہیں (آگے مزید تفصیلاً واقعہ کا ذکر ہے) (سورۃ الکھف۔ آیت 64 تا 68)۔ 13 اور تم انہیں (اولیاء اللہ اصحابِ کہف کو) جاگتا سمجھو گے اور وہ سوتے ہیں اور ہم ان کی دائیں بائیں کروٹیں بدلتے ہیں اور ان کا کتا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے غار کی چوکھٹ پر۔ اے سننے والے! اگر تو انہیں جھانک کر دیکھے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگے اور ان سے ہیبت میں بھر جائے اور یونہی ہم نے انہیں جگایا کہ آپس میں ایک دوسرے سے احوال پوچھیں۔ ان میں سے ایک کہنے والا بولا کہ تم یہاں کتنی دیر رہے، کچھ بولے ایک دن رہے یا ایک دن سے کم، دوسرے بولے تمہارا رب خوب جانتا ہے جتنا تم ٹھہرے۔ (اور وہ لوگ اصحاب کہف تین سو سال سوتے رہنے کے بعد اُٹھے تھے) (سورۃ الکھف۔ آیت 18، 19)۔ 14 جب زکریا (علیہ السلام) اس کے پاس عبادت گاہ میں جاتے تو اس کے پاس (نئ سے نئ) کھانے کی چیزیں موجود پاتے۔ انہوں نے پوچھا اے مریم (رضی اللہ عنہا)! یہ چیزیں تمہارے پاس کہاں سے آتی ہیں؟ اس نے کہا یہ اللہ کے پاس سے آتا ہے۔ بے شک اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا کرتا ہے۔ اسی جگہ زکریا (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی، اے میرے رب! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو ہی دعا سننے والا ہے (سورۃ اٰل عمرٰن۔ آیت 37، 38)۔ 15 تو اسے (حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو) اس کے نیچے کی جانب سے پکارا کہ غم نہ کھا بے شک تیرے رب نے نیچے ایک نہر بہادی ہے اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی پکی ہوئی کھجوریں گریں گی۔ تو

کھا، پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ (سورۃ مریم آیت۔24 تا 26)۔

بیعت

1 اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جدوجہد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ (سورۃ المائدۃ۔ آیت 35)۔ 2 اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! جب تمہارے حضور مومن عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گی اور چوری نہ کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ اپنے ہاتھوں اور ٹانگوں کے درمیان کوئی بہتان اٹھائیں گی اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہیں کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورۃ الممتحنۃ۔ آیت 12)۔

تبلیغِ دین

1 تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو خیر کی طرف بلائے اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے، یہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں (سورۃ اٰل عمران۔ آیت 104)۔ 2 تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے نکالے گئے ہو کہ اچھے کام کا حکم کرتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو (سورۃ اٰل عمران۔ آیت 110)۔ 3 اور اس سے بہتر کس کی بات ہوسکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں (سورۃ حٰمٓ السجدۃ۔ آیت 33)۔ 4 وہ جو اللہ اور پچھلے دن (آخرت) پر ایمان لاتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں اور نیک کاموں پر دوڑتے ہیں اور یہ لوگ نیکوکار

ہیں (سورۃ اٰل عمرٰن۔ آیت 114)۔

بے حیائی و فحاشی

1 مسلمان مردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے بہت ستھرا (پاکیزہ بات) ہے، بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے (سورۃ النور۔ آیت 30)۔ 2 بے شک ایمان والے فلاح پا گئے جو نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں اور جو بیہودہ باتوں سے منہ موڑتے ہیں اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں (سورۃ المومنون۔ آیت 1 تا 5)۔ 3 اور نماز قائم کیجیے کہ بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے اور بے شک اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو (سورۃ العنکبوت۔ آیت 45)۔ 4 بے شک جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی پھیلے ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے (سورۃ النور۔ آیت 19)۔ 5 شیطان تمہیں اندیشہ دلاتا ہے محتاجی کا اور حکم دیتا ہے بے حیائی کا اور اللہ تم سے وعدہ فرماتا ہے بخشش اور فضل کا اور اللہ وسعت والا، علم والا ہے (سورۃ البقرۃ۔ آیت 268)۔ 6 تم فرماؤ کہ میرے رب نے بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی اور گناہ اور ناحق زیادتی (سورۃ الاعراف۔ آیت 33)۔ 7 اور زنا (بدکاری) کے پاس بھی نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ ہے (سورۃ بنی اسرائیل۔ آیت 32)۔ 8 اے ایمان والو! تم شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو اور جو شیطان کے قدموں کی پیروی کرتا ہے تو وہ (شیطان) حکم دیتا ہے بے حیائی کا اور بُری باتوں کا (سورۃ النور۔ آیت 21)۔ 9 اور لوط (علیہ السلام) کو بھیجا۔

جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ تم وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے نہ کی کہ تم تو مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے (سورۃ الاعراف۔آیت 80،81)۔ 10 اور ہم نے ان پر (حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر) ایک مینہ (پتھر اور آگ کا) برسایا تو دیکھو کیسا انجام ہوا مجرموں کا (سورۃ الاعراف۔آیت 84)۔ 11 بے شک ہم نے شیطانوں کو ان کا دوست کیا ہے جو ایمان نہیں لاتے اور جب کوئی بے حیائی کریں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اس پر اپنے آباؤ اجداد کو پایا اور اللہ نے ہمیں اس کا حکم دیا۔تم فرماؤ کے بے شک اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا تو کیا اللہ پر وہ بات لگاتے ہو جس کی تمہیں خبر نہیں (سورۃ الاعراف۔آیت 27،28)۔

پردہ

1 اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں (سورۃ الاحزاب۔آیت 59)۔ 2 اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہو جائے اور وہ اپنے گریبانوں میں اپنی چادریں ڈالے رہیں اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں اور (مسلمان عورتیں) زمین پر اپنا پاؤں زور سے نہ رکھیں (ماریں) کہ جس سے ان کا چھپا ہوا سنگھار ظاہر ہو (سورۃ النور۔آیت 31)۔ 3 مسلمان مردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لیے بہت ستھرا ہے، بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے (سورۃ النور۔آیت 31)۔

www.HaqWaliSarkar.com

احادیثِ مبارکہ (ترجمہ)

رحمتِ الٰہی

1 اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ ایک بالشت میری طرف بڑھتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور جب وہ میری طرف دو ہاتھ بڑھتا ہے تو میں تیزی سے اس کی طرف بڑھتا ہوں (مسلم ،احمد)۔ 2 عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آسان حساب کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ یہ ہے کہ اس کے نامہ اعمال پر نظر کرادی جائے پھر اسے معافی دے دی جائے اور جس سے حساب میں اس دن جرح کرلی گئی ، اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! وہ ہلاک ہوجائے گا (احمد)۔ 3 جو نیکی کا ارادہ کرے مگر اس کو نہ کرسکے تو اسے اللہ سبحانہ تقدس اپنے ہاں ایک پوری نیکی لکھتا ہے اور اگر ارادہ کرے اور اس نیکی کو کرلے تو اسے اپنے ہاں دس سے سات سو گنا تک بلکہ بہت زیادہ تک لکھ لیتا ہے اور جو گناہ کا ارادہ کرے لیکن پھر اس گناہ کو نہ کرے اس کے لیے بھی اللہ سبحانہ تقدس ایک پوری نیکی لکھ لیتا ہے اور اگر گناہ کا ارادہ کرے اور پھر اس گناہ کو کر بھی لے تو اسے اللہ سبحانہ تقدس ایک گناہ لکھتا ہے (متفق علیہ)۔ 4 اللہ سبحانہ تقدس کے پاس سو رحمتیں ہیں، ان میں سے اس نے ایک رحمت جن وانس اور حیوانات وحشرات الارض میں نازل کی جس سے وہ ایک دوسرے پر شفقت کرتے ہیں اور رحم کرتے ہیں، اسی سے وحشی جانور اپنے بچوں پر رحم کرتے ہیں اور اللہ سبحانہ تقدس نے ننانوے رحمتیں بچا رکھی ہیں کہ ان سے قیامت

www.HaqWaliSarkar.com

کے دن اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا (مسلم ،ابن ماجہ،احمد)۔ 5 جس مسلمان کی آنکھ سے خوفِ الٰہی کی وجہ سے مکھی کے سر کے برابر بھی آنسو بہہ کر اس کے چہرے پر آ گرے تو اللہ سبحانہ تقدس اس پر دوزخ کو حرام فرما دے گا (ابن ماجہ، طبرانی)۔

6 اللہ سبحانہ تقدس کے خوف سے کسی بندے کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں تو اس کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے سوکھے درخت کے پتے (بیہقی)۔ 7 اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت وجلال اور بلند مقام کی قسم میں ہمیشہ اس وقت تک بندوں کی مغفرت کرتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے (احمد)۔ 8 اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں تک پہنچ جائیں اور پھر بھی تو بخشش مانگے تو میں بخش دوں گا (ترمذی ،دارمی ،احمد،طبرانی)۔ 9 آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جبرائیل سے ارشاد فرمایا کہ کیا تم نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ یہ سن کر جبرائیل کانپ اُٹھے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میرے اور رب کے درمیان ستّر ہزار حجاب ہیں اور اگر میں ان کے بعض سے قریب ہو جاؤں تو جل جاؤں (مشکوٰۃ)۔

10 اللہ سبحانہ تقدس نے اسرافیل کو پیدا فرمایا اور جس دن سے انہیں پیدا کیا ہے وہ اپنے قدموں پر کھڑے ہیں اور وہ اپنی نگاہ نہیں اٹھاتے۔ ان کے اور رب تعالیٰ کے درمیان ستّر نور ہیں اور ان میں سے کوئی نور نہیں مگر جس سے وہ قریب ہوں تو جل جائیں (ترمذی)۔

فضائل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

1 میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ سبحانہ تقدس دیتا ہے (بخاری)۔ 2 مجھے قاسم بنا کر بھیجا گیا کہ میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں (مسلم)۔ 3 میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو کیونکہ قاسم (صرف) میں ہی ہوں اور

تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں (متفق علیہ)۔ 4 اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں (مشکوٰۃ)۔ 5 میری آنکھ سوتی ہے لیکن میرا دل نہیں سوتا (بخاری)۔ 6 بے شک اللہ سبحانہ تقدس کی قسم میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں مرحمت فرمادی گئیں اور بے شک مجھے یہ خطرہ نہیں کہ میرے بعد شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے بلکہ مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ تم دنیا کے جال میں پھنس جاؤ گے (بخاری)۔ 7 تم دیکھتے ہو کہ میں قبلہ رو ہوں، اللہ سبحانہ تقدس کی قسم تمہارا رکوع، سجدہ اور خشوع مجھ سے پوشیدہ نہیں رہتا، میں پیٹھ پیچھے بھی دیکھتا ہوں (بخاری)۔ 8 میری اور تمہاری مثال ایسی ہے کہ میں تم کو آگ سے بچانے کیلئے کمر سے پکڑ کر روک لیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ آگ سے بچنے کیلئے میرے پاس آؤ لیکن تم میری بات نہیں مانتے اور آگ میں گرتے جاتے ہو (مسلم)۔ 9 تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک میں تمہیں تمہارے مال، جان، اولاد اور ہر چیز سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں (بخاری)۔ 10 بے شک میں رحمت اور تحفہ ہوں (دارمی)۔ 11 میرا حوض ایک مہینہ کی مسافت کا ہے اور اس کے گوشے برابر ہیں، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے، اس کی خوشبو مُشک سے زیادہ اچھی ہے، اس کے کوزے آسمان کے تاروں کی طرح ہیں اور جو اس میں سے پئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا (متفق علیہ)۔ 12 زمین و آسمان کے درمیان کوئی مخلوق ایسی نہیں ہے جو یہ نہ جانتی ہو کہ میں اللہ سبحانہ تقدس کا نبی ہوں البتہ انسان اور جنات کفر کرتے ہیں (بیہقی، طبرانی)۔ 13 میری حیات بھی تمہارے لئے بہتر ہے اور میری وفات بھی تمہارے لئے بہتر ہے۔ میرے حضور میں تمہارے اعمال پیش کیے جاتے ہیں تو جس کے عمل اچھے ہوتے ہیں اس پر میں اللہ سبحانہ تقدس کی حمد کرتا ہوں اور جس کے عمل بُرے ہوتے ہیں تو میں اس کے لئے استغفار کرتا ہوں (خصائص الکبریٰ)۔

14 میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں اور میں پہلا ہوں جن کی قبر کھلے گی اور میں پہلا شفاعت فرمانے والا ہوں اور پہلا شفاعت قبول کیا ہوا (مسلم)۔ 15 میں قیامت کے دن تمام نبیوں سے زیادہ تابعین والا (امت والا) ہوں گا اور میں پہلا وہ ہوں جو جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا (مسلم)۔ 16 میں قیامت کے دن جنت کے دروازے میں آؤں گا اور دروازہ کھلواؤں گا تو خازن جنت کہے گا کہ آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا ''محمد'' ہوں۔ وہ عرض کرے گا کہ مجھے آپ ہی کے متعلق حکم دیا گیا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے نہ کھولوں (مسلم)۔ 17 جنت کے بارے میں ہم پہلے شفاعت کرنے والے ہیں اور کسی نبی کی تصدیق اتنی نہ کی گئی جتنی میری تصدیق کی گئی۔ نبیوں میں بعض نبی وہ ہیں جن کی کسی نے بھی ان کی امت سے تصدیق نہ کی سوائے ایک کے (مسلم)۔ 18 مجھ کو تمام پیغمبروں پر چھ چیزوں سے بزرگی دی گئی۔ مجھے جامع الفاظ دیئے گئے، ہیبت سے میری مدد کی گئی، میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں، میرے لئے ساری زمین مسجد اور پاکی کا ذریعہ بنائی گئی، میں ساری مخلوق کی طرف بھیجا گیا اور مجھ سے نبی ختم کر دیئے گئے (مسلم)۔

19 میں جامع باتوں کے ساتھ بھیجا گیا اور ہیبت سے میری مدد کی گئی جبکہ میں سو رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں تو میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں (متفق علیہ)۔ 20 خیال رکھو کہ میں اللہ سبحانہ تقدس کا محبوب ہوں مگر یہ فخریہ نہیں کہتا۔ قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میں ہی اٹھائے ہوں گا جس کے نیچے آدم علیہ السلام اور ان کے سواء تمام ہوں گے مگر یہ فخریہ نہیں کہتا۔ پہلا شفاعت کرنے والا اور پہلا مقبول الشفاعت قیامت کے دن میں ہوں مگر یہ فخریہ نہیں کہتا۔ میں پہلا وہ شخص ہوں جو جنت کی زنجیر ہلائے گا تب اللہ کھولے گا پھر اس میں مجھے داخل کرے گا اور میرے ساتھ فقراء مسلمان ہوں گے مگر یہ فخریہ نہیں کہتا۔ میں سارے اگلے پچھلوں میں اللہ پر زیادہ عزت والا ہوں مگر یہ فخریہ نہیں کہتا

(ترمذی، دارمی)۔ 21 ہم آخری ہیں اور ہم قیامت کے دن اوّل ہوں گے اور میں ایک بات کہتا ہوں مگر فخر نہیں کہ ابراہیم علیہ السلام اللہ سبحانہ تقدس کے خلیل ہیں، موسیٰ علیہ السلام اللہ سبحانہ تقدس کے برگزیدہ ہیں اور میں اللہ سبحانہ تقدس کا محبوب ہوں اور قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے پاس ہوگا (دارمی)۔ 22 جب لوگ اٹھائے جائیں گے ان سب میں پہلے ہم قبرِ انور سے باہر آئیں گے اور جب لوگ وفد بنیں گے تو ہم پیش رو ہوں گے اور لوگ جب خاموش ہوں گے تو ہم ان کے خطیب ہوں گے اور جب لوگ روکے ہوئے ہوں گے تو ہم ان کے شفیع ہوں گے، لوگ جب مایوس ہوں گے تو انہیں بشارت دینے والے ہم ہوں گے، اس دن عزت اور کنجیاں ہمارے ہاتھ ہوں گی، حمد کا جھنڈا اس دن ہمارے ہاتھ ہوگا اور میں ساری اولادِ آدم میں اپنے رب کے نزدیک زیادہ عزت والا ہوں۔ ہمارے پاس ایک ہزار خدام گھومیں گے گویا وہ محفوظ انڈے ہیں یا بکھرے ہوئے موتی (ترمذی، دارمی)۔ 23 مجھے جنت کے جوڑوں (لباس) میں سے ایک جوڑا (لباس) پہنایا جائے گا، پھر میں عرش کے دائیں جانب کھڑا ہو جاؤں گا اور اس مقام پر مخلوق کا کوئی فرد میرے سوا کھڑا نہ ہو گا (ترمذی)۔ 24 میرے پانچ نام ہیں، میں محمد اور احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعے اللہ سبحانہ تقدس کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے قدموں میں فرمائے گا اور میں عاقب ہوں یعنی آخری نبی ہوں (بخاری)۔ 25 رسولوں کا سلسلہ مجھ پر ختم کر دیا گیا ہے (متفق علیہ)۔ 26 سیدھے رہو، سیدھے رہو، سیدھے رہو۔ اس کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ میں تم کو اپنے پیچھے سے ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے تمہیں اپنے آگے سے دیکھتا ہوں (ابوداؤد)۔ 27 اللہ سبحانہ تقدس سے محبت رکھو اس وجہ سے بھی کہ وہ تم کو اپنی نعمتیں دیتا ہے اور مجھ سے محبت رکھو اس وجہ سے کہ اللہ سبحانہ تقدس کو مجھ سے محبت ہے (ترمذی)۔ 28 اللہ سبحانہ تقدس سے وسیلہ کا سوال کیا کرو، عرض کیا گیا

www.HaqWaliSarkar.com

کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! وسیلہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں سب سے اونچا درجہ ہے جو ایک ہی شخص کو حاصل ہوگا اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں (ترمذی)۔

29 میرے پاس حضرت جبرائیل آئے اور کہا کہ میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رب نے پوچھا ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر کیسے بلند کیا؟ میں نے کہا کہ اللہ سبحانہ تقدس بہتر جانتا ہے۔ اس پر حضرت جبرائیل نے کہا کہ اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ جب بھی میرا ذکر ہوگا اس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر بھی ہوگا (تبیان القرآن)۔

30 ایک نابینا صحابی بینائی کے حصول کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے فرمایا کہ وہ ان الفاظ کے ساتھ اللہ سبحانہ تقدس کے حضور دعا کرے کہ اے میرے رب! میں نبی رحمت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے واسطے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں اپنی اس حاجت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے واسطے سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تاکہ یہ حاجت برآئے۔ اے میرے رب! میرے معاملے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سفارش اور شفاعت کو قبول کرلے (ترمذی، حاکم، احمد)۔

31 جب حضرت آدم علیہ السلام سے خطا ہوگئی تو انہوں نے کہا کہ اے رب! میں آپ سے بحقِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے بخش دیں، اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ اے آدم (علیہ السلام)! تم نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو کیسے جانا حالانکہ میں نے تو ابھی ان کو پیدا بھی نہیں کیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے رب! جب آپ نے مجھے اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہوا تھا۔ میں نے جان لیا کہ تو نے جس کے نام کو اپنے نام کیساتھ ملا کر لکھا ہے وہ تجھ کو تمام مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہوگا۔ اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ اے آدم (علیہ السلام)! تم نے سچ کہا کہ وہ مجھے مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہیں اور چونکہ تم نے ان کے وسیلے سے

سوال کیا ہے اس لئے میں نے تم کو بخش دیا اور اگر میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو پیدا نہ کرتا تو تم کو بھی پیدا نہ کرتا (حاکم)۔ 32 عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کی نبوت کب سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس وقت بھی نبی تھا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے (بخاری)۔ 33 حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان قیام فرما ہوئے (اور خطاب فرمایا) پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابتدائے کائنات سے جنتیوں کے جنت میں داخل ہو جانے اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہو جانے تک کے حالات وواقعات بیان فرما دیے۔ ان تفصیلات کو جس نے یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جس نے بھلا دیا اسے بھول گیا (بخاری)۔

خاتم الانبیاء

1 مجھ کو تمام پیغمبروں پر چھ چیزوں سے بزرگی دی گئی۔ مجھے جامع الفاظ دیئے گئے، ہیبت سے میری مدد کی گئی، میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں، میرے لئے ساری زمین مسجد اور پاکی کا ذریعہ بنائی گئی، میں ساری مخلوق کی طرف بھیجا گیا اور مجھ سے نبی ختم کر دیئے گئے (مسلم)۔ 2 میرے پانچ نام ہیں، میں محمد اور احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعے اللہ سبحانہ تقدس کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے قدموں میں فرمائے گا اور میں عاقب ہوں یعنی آخری نبی ہوں (بخاری)۔ 3 میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا (ابوداؤد، ترمذی)۔ 4 رسولوں کا سلسلہ مجھ پر ختم کر دیا گیا ہے (متفق علیہ)۔ 5 ہم (بعثت کے اعتبار سے) آخری (نبی) ہیں اور ہم قیامت کے دن اوّل ہوں گے اور میں ایک بات کہتا ہوں مگر فخر نہیں کہ ابراہیم علیہ السلام اللہ سبحانہ تقدس کے خلیل ہیں، موسیٰ علیہ السلام اللہ سبحانہ تقدس کے برگزیدہ ہیں اور

میں اللہ سبحانہ تقدس کا محبوب ہوں اور قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے پاس ہوگا (دارمی)۔ 6 میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے بہت حسین وجمیل ایک گھر بنایا مگر اس کے کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس گھر کے گرد گھومنے لگے اور تعجب سے یہ کہنے لگے کہ اس نے یہ اینٹ کیوں نہ رکھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں (قصر نبوت کی) وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔ (متفق علیہ)۔ 7 اللہ سبحانہ تقدس نے میرے لیے تمام روئے زمین کو لپیٹ دیا اور میں نے اس کے مشارق اور مغارب کو دیکھ لیا۔ عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے کہ ان میں سے ہر ایک کا زعم ہوگا کہ وہ اللہ سبحانہ تقدس کا نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے (متفق علیہ)۔ 8 بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور میرے بعد بکثرت خلفاء ہوں گے (متفق علیہ)۔ 9 رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے پس میرے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی رسول ہوگا (ترمذی، احمد، حاکم)۔ 10 میں پیدائش میں سب سے پہلا ہوں اور بعثت میں سب سے آخر ہوں (کنز العمال)۔ 11 میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخر المساجد (یعنی آخر مساجد الانبیاء) ہے (مسلم)۔ 12 بے شک میں اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک خاتم النبیین تھا اور بیشک (اس وقت) آدم اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے (احمد)۔ 13 میں تمام رسولوں کا قائد ہوں اور فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور فخر نہیں (دارمی، کنز العمال)۔ 14 میں محمد نبی اُمّی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا (احمد)۔ 15 میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو (ابن ماجہ)۔ 16 میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں ہے سو تم اپنے رب کی عبادت کرو اور پانچ نمازیں پڑھو اور اپنے مہینہ کے روزے رکھو اور اپنے حکام کی اطاعت کرو اور اپنے

رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ (تبیان القرآن)۔ 17 میری امت میں ستائیس دجال اور کذاب ہوں گے اوران میں سے چار عورتیں ہوں گی اور میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے (احمد)۔ 18 ہم قیامت کے دن ستر امتوں کو مکمل کریں گے اور ہم ان میں سب سے آخری اور سب سے بہتر امت ہیں (ابن ماجہ،احمد،دارمی)۔ 19 مجھ سے خیر کی ابتداء کی گئی ہے اور میں بعثت میں سب نبیوں میں آخر ہوں (تبیان القرآن)۔ 20 جب مجھے آسمانوں کی معراج کرائی گئی تو میرے رب عزوجل نے مجھے اپنے قریب کیا حتیٰ کہ میرے اور اس کے درمیان دو کمانوں کے سروں کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی زیادہ نزدیک بلکہ اس سے بھی زیادہ نزدیک تو اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ اے میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ کو اس کا غم ہے کہ آپ کو سب نبیوں کا آخر بنایا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اے میرے رب! نہیں۔ اللہ سبحانہ تقدس نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو میرا اسلام پہنچا دیں اور ان کو خبر دیں کہ میں نے ان کو آخری بنایا ہے تاکہ میں دوسری امتوں کو ان کے سامنے شرمندہ کروں اور ان کو کسی امت کے سامنے شرمندہ نہ کروں (کنزالعمال)۔ 21 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گوہ سے پوچھا کہ میں کون ہوں؟ تو اس نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ سبحانہ تقدس کے رسول اور خاتم النبیین ہیں (تبیان القرآن)۔ 22 عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک کا زعم ہوگا کہ وہ نبی ہے اور میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے (بخاری، مسلم،ابوداؤد،ترمذی،ابن ماجہ)۔ 23 ابوبکر تمام لوگوں سے افضل ہے مگر وہ نبی نہیں ہے (تبیان القرآن)۔ 24 اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ابن خطاب ہوتے (ترمذی،احمد،حاکم)۔ 25 اے علی! تم میرے لیے ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے حضرت ہارون علیہ السلام تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا (متفق

علیہ)۔ 26 اے ابوذر! پہلے رسول آدم ہیں اور آخری رسول محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہیں (کنز العمال)۔ 27 میں قیامت کے ساتھ ان دو انگلیوں کی طرح مبعوث کیا گیا ہوں (بخاری)۔ 28 میں ایک ہزار (یعنی کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار) سے زائد انبیاء کا خاتم ہوں (حاکم)۔

ولادتِ باسعادت

1 میں حضرت آدم علیہ السلام سے اب تک بذریعہ نکاح ہی منتقل ہوا ہوں اور میرے اجداد کی نسل میں زنا نہیں ہوا (خصائص الکبریٰ)۔ 2 میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور میری ولادت سے قبل میری والدہ نے خواب میں دیکھا کہ ان کے جسم سے ایک نور ظاہر ہوا ہے جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے (طبرانی)۔ 3 میں نکاح کے ذریعے ظاہر ہوا اور آدم علیہ السلام سے لے کر میرے والدین تک پورے سلسلہ نسل نے تخلیقِ اولاد میں برا طریقہ اختیار نہیں کیا اور نہ عہدِ جاہلیت کی بدی نے اس پیدائشی نظام کو متاثر کیا (طبرانی)۔ 4 حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری والدہ نے بتایا کہ میں اس رات میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی جس رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادتِ باسعادت ہوئی۔ میں گھر میں ہر طرف روشنی اور نور پاتی اور محسوس کرتی جیسے کہ ستارے قریب سے قریب تر ہو رہے ہیں حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ یہ میرے اوپر گر پڑیں گے۔ پھر جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادتِ باسعادت ہوئی تو ایک نور برآمد ہوا جس سے ہر چیز روشن ہوگئی یہاں تک کہ میں نور کے سوا کچھ نہ دیکھتی تھی (بیہقی، طبرانی)۔ 5 حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت

آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب میں حاملہ ہوئی تو میں نے وضع حمل تک کسی قسم کی گرانی اور تکلیف محسوس نہ کی، پھر جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادتِ باسعادت ہوئی تو ساتھ ہی ایک روشنی اور نور پھیل گیا جس سے مشرق اور مغرب کے درمیان ہر چیز روشن ہوگئی۔ پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے زمین پر ٹیک لگائی اور اس کے بعد مٹھی میں مٹی کو لے کر سرمبارک آسمان کی طرف اُٹھایا (خصائص الکبریٰ)۔ 6 حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ شبِ ولادت جب مجھ سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیدا ہوئے تو میں نے ایک نور دیکھا جس سے ملکِ شام کے محل روشن ہوگئے اور میں نے ان (شام کے محلوں) کو دیکھا (خصائص الکبریٰ)۔ 7 حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ حضرت ابویعلی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شبِ ولادت آئی تو کسریٰ کے محل پر زلزلہ آیا اور اس کے چودہ کنگرے گر گئے اور ایران کا آتش کدہ بجھ گیا جس کی آگ ہزار سال سے زائد عرصہ سے جل رہی تھی اور دریائے ساوہ خشک ہوگیا (خصائص الکبریٰ)۔

معراج شریف

1 جب مجھے معراج کی شب آسمانوں پر لے جایا گیا تو میں نے ہر آسمان پر اپنا نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لکھا ہوا دیکھا (خصائص الکبریٰ)۔ 2 میں نے اپنے رب کو دیکھا (احمد)۔ 3 حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میں نے نور دیکھا ہے جس جگہ بھی اسے دیکھا ہے (مسلم)۔ 4 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے رب کو اپنی چشمِ ظاہر سے دیکھا۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی نظر اپنے رب کی طرف ڈالی؟

انہوں نے جواب دیا کہ ہاں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی نظر سے اپنے رب کو دیکھا۔ اللہ سبحانہ تقدس نے کلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے، خلعت (دوستی) کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے اور (اپنے) دیدار کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیلئے مخصوص فرمایا (طبرانی)۔ 5 معراج کی رات براق لایا گیا جو سفید گدھے سے اونچا اور خچر سے تھوڑا چھوٹا ایک چوپایا تھا۔ میں اس پر سوار ہوا اور بیت المقدس آیا، دو رکعت پڑھی۔ میں مسجد اقصیٰ سے باہر آیا تو حضرت جبرائیل نے دو پیالے پیش کیے، ایک شربت کا دوسرا دودھ کا اور میں نے دودھ کو پسند کیا۔ اس کے بعد ہم آسمانِ دنیا کی طرف پہنچے تو حضرت جبرائیل نے دستک دی، کہا کون ہے؟ کہا کہ جبرائیل، پوچھا کہ ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ پوچھا کہ کیا ان کے لیے کوئی بھیجا گیا ہے؟ کہا کہ ہاں ان کی طرف بھیجا گیا ہے تو ہمارے لیے دروازہ کھل گیا، وہاں میں نے حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھا۔ انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور دعائے خیر دی۔ اس کے بعد ہم دوسرے آسمان پر پہنچے اور یہاں پر بھی حضرت جبرائیل سے سوال و جواب ہوئے اور پھر دروازہ کھل گیا، وہاں میں نے دو خالہ زاد بھائیوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو دیکھا، انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور دعائے خیر دی۔ اس کے بعد ہم تیسرے آسمان پر پہنچے تو یہاں پر بھی حضرت جبرائیل سے سوال و جواب کے بعد دروازہ کھل گیا، میں نے وہاں حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا، انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور دعائے خیر دی۔ اس کے بعد ہم چوتھے آسمان پر پہنچے تو یہاں پر بھی حضرت جبرائیل سے سوال و جواب کے بعد دروازہ کھل گیا، میں نے وہاں حضرت ادریس علیہ السلام کو دیکھا، انہوں نے مرحبا کہا اور دعائے خیر دی۔ اس کے بعد ہم پانچویں آسمان پر پہنچے اور یہاں بھی سوال و جواب کے بعد دروازہ کھل گیا، میں نے وہاں حضرت ہارون علیہ السلام کو دیکھا۔ انہوں نے مرحبا کہا اور مجھ کو دعائے خیر دی۔ اس کے بعد ہم چھٹے آسمان پر پہنچے اور یہاں بھی سوال و جواب کے بعد دروازہ کھل گیا، میں نے وہاں

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا۔ انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور پھر دعائے خیر دی۔ اس کے بعد ہم ساتویں آسمان پر پہنچے اور یہاں بھی سوال و جواب کے بعد دروازہ کھل گیا۔ وہاں میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیت المعمور سے اپنی پشت لگائے بیٹھے دیکھا۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ لے گئے اور مجھ پر اور میری امت پر ایک رات اور دن میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں، پھر میں چھٹے آسمان پر اُترا اور دوبارہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملا۔ انہوں نے نمازوں کی فرضیت کے بارے میں پوچھا تو میں نے بتایا کہ پچاس نمازیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اپنے رب کے حضور واپس جایئے اور نماز کی کمی کیلئے عرض کیجیے کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ پھر میں بارگاہِ الٰہی میں واپس گیا اور نمازوں کی کمی کیلئے عرض کی تو بارگاہِ کریم سے پانچ نمازیں کم ہوگئیں اور میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جا کر بتایا۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں کی برداشت کم ہے۔ رب کے حضور جایئے اور مزید کمی کے لئے درخواست کیجیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ اسی طرح میں اپنے رب کے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان آتا جاتا رہا یہاں تک کہ رب نے فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! ہر دن کے لیے پانچ نمازیں ہیں اور ہر نماز دس نمازوں کے قائم مقام ہے۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا اور ان کو بتایا تو انہوں نے کہا کہ آپ پھر واپس جایئے اور کمی کیلئے درخواست کیجیے۔ میں نے کہا کہ اب تو کمی کیلئے درخواست کرتے ہوئے مجھے حیا آتی ہے (مسلم)۔

زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

1 جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا (متفق علیہ)۔ 2 جو شخص میری زیارت کرے گا قیامت کے دن میں اسکا شفیع یا شہید (گواہ) ہونگا (بیہقی)۔ 3 جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ

عنقریب مجھے بیداری میں دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا (متفق علیہ)۔

درودِ پاک

1 جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا تو اللہ سبحانہ تقدس اس پر دس بار درود (رحمت) نازل فرمائے گا (مسلم)۔ 2 قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب وہ ہوگا جس نے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا (ترمذی)۔ 3 جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا تو اللہ سبحانہ تقدس اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہ معاف کیے جائیں گے اور اس کے دس درجے بلند کیے جائیں گے (نسائی)۔ 4 جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کے (ظاہری) انتقال کے بعد بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں انتقال کے بعد بھی کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس نے زمین پر یہ بات حرام فرما دی ہے کہ وہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے پس اللہ سبحانہ تقدس کا نبی زندہ ہوتا ہے اور رزق دیا جاتا ہے (ابن ماجہ)۔ 5 اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے (ترمذی)۔ 6 اصل بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے (ترمذی)۔ 7 میرے اوپر روشن رات اور روشن دن یعنی جمعہ کی رات اور دن میں کثرت سے درود بھیجا کرو اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے اور میں تمہارے لیے دعا و استغفار کرتا ہوں۔ 8 جو شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے اللہ سبحانہ تقدس مجھ پر میری روح کو واپس کر دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں (بیہقی)۔ 9 اللہ کے کچھ فرشتے زمین میں سیر و سیاحت کرتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں (نسائی، دارمی)۔ 10 جو مجھ پر ایک بار

دُرود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے اَسّی (80) برس کے گناہ محو (معاف) فرما دے گا (بہارِ شریعت)۔ (11) ایک دن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے اور بشاشت چہرۂ اقدس میں نمایاں تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل آئے اور کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ربّ فرماتا ہے کیا آپ راضی نہیں کہ آپ کی اُمت میں جو کوئی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر دُرود بھیجے، میں اس پر دس بار دُرود بھیجوں گا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی اُمت میں جو کوئی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر سلام بھیجے میں اس پر دس بار سلام بھیجوں گا (نسائی، دارمی)۔ (12) مجھ پر درود بھیجا کرو کہ تمہارا درود مجھے پہنچتا ہے تم جہاں بھی ہو (نسائی)۔ (13) جبرائیل نے مجھ سے کہا کہ میں آپ کو خوشخبری نہ دوں کہ اللہ سبحانہ تقدس آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فرماتا ہے کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجے گا میں اس پر رحمت بھیجوں گا اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر سلام کہے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا (احمد)۔

مدینہ منورہ

(1) ایسا کوئی شہر نہیں جسے دجال روند نہ ڈالے سوائے مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے کہ اس کے راستوں میں سے ایسا کوئی راستہ نہیں جس میں صف بستہ فرشتے نہ ہوں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں چنانچہ وہ زمین شور میں اترے گا پھر مدینہ اپنے باشندوں پر تین بار کانپے گا تو دجال کی طرف ہر کافر و منافق نکل جائے گا (متفق علیہ)۔ (2) مدینہ لوگوں کے لیے بہتر ہے اگر جانتے، مدینہ کو جو شخص بطورِ اعراض چھوڑے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اُسے لائے گا جو اس سے بہتر ہو گا اور مدینہ کی تکلیف و مشقت پر جو ثابت قدم رہے گا روزِ قیامت میں اس کا شفیع یا شہید ہوں گا (مسلم)۔ (3) یا الٰہی! تو مدینہ کو ہمارا محبوب بنا دے جیسے ہم کو مکہ محبوب ہے بلکہ اس سے زیادہ اور اس کی آب و ہوا کو ہمارے لیے

www.HaqWaliSarkar.com

درست فرمادے اور اس کے صاع و مُد میں برکت عطا فرما (مسلم)۔ 4 یا الٰہی! جو اہلِ مدینہ پر ظلم کرے اور انہیں ڈرائے تُو اسے خوف میں مبتلا کر اور پھر فرمایا کہ اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت اور اس کا نہ فرض قبول کیا جائے نہ نفل (طبرانی)۔
5 جو بھی شخص مدینہ والوں سے فریب کرے گا وہ شخص ایسے گُھل جائے گا جیسے پانی میں نمک گُھل جاتا ہے (متفق علیہ)۔ 6 جو مدینہ میں مر سکے وہ وہاں ہی مرے کیونکہ میں مدینہ میں مرنے والوں کی شفاعت کروں گا (احمد، ترمذی)۔ 7 یا الٰہی! جو برکتیں تو نے مکہ مکرمہ میں دی ہیں اس سے دوگنی برکتیں مدینہ منورہ میں دے (متفق علیہ)۔ 8 اے اللہ! تو نے مجھے محبوب ترین زمین (مکہ مکرمہ) سے نکالا ہے، اب تو مجھے ایسی سرزمین پر ٹھہرا جو تیرے نزدیک بہت ہی پیاری ہے (حاکم)۔ 9 میری اس مسجد (مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میں ایک نماز دوسری مسجدوں میں ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجدِ حرام کے (متفق علیہ)۔ 10 میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے (متفق علیہ)۔

زیارتِ قبرِ انور

1 جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر (شریف) کی زیارت کی تو ایسا ہی ہے کہ جیسے میری حیات میں میری زیارت سے مشرف ہوا (دارقطنی، طبرانی)۔ 2 جو میری قبر (شریف) کی زیارت کرے اسکے لئے میری شفاعت واجب ہے (دارقطنی)۔ 3 جو میری زیارت کو آئے اور میری زیارت کے سواء اور کسی حاجت کے لیے نہ آیا تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اُس کا شفیع بنوں (طبرانی)۔
4 جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں

زیارت کی اور جو حرمین میں مرے گا قیامت کے دن امن والوں میں اُٹھے گا (بیہقی)۔
5 جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اُس نے مجھ پر جفا کی (بہارِ شریعت)۔

شفاعت

1 مجھے اختیار دیا گیا کہ چاہے میں قیامت کے روز شفاعت کرلوں یا پھر میری امت میں سے آدھی امت کو جنت میں داخل کر دیا جائے۔ میں نے اس میں سے شفاعت کو اختیار کیا ہے کیونکہ وہ عام ہوگی اور تم شاید یہ خیال کرو کہ وہ متقین کیلئے ہوگی، نہیں بلکہ وہ گناہ گاروں اور خطا کاروں کیلئے ہوگی (ابن ماجہ)۔ 2 میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے ہے (ترمذی)۔ 3 میرے پاس اللہ سبحانہ تقدس کے پاس سے آنے والا آیا تو مجھے اختیار دیا کہ میں شفاعت اختیار کروں یا میری آدھی امت کو جنت میں داخل فرمائے تو میں نے شفاعت اختیار کی اور یہ شفاعت اس شخص کے لیے ہے جو کسی چیز کو اللہ سبحانہ تقدس کا شریک نہ ٹھہرائے (ابن ماجہ)۔ 4 سب سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ہوں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت منظور ہوگی (مسلم)۔ 5 میری امت کی ایک جماعت میری شفاعت کی بدولت دوزخ کی آگ سے نکالی جائے گی جس کا نام جہنمی پڑا ہوا تھا (بخاری)۔ 6 روزِ حشر انبیاء کے لیے سونے کے منبر ہوں گے جن پر وہ تشریف فرما ہوں گے اور میں اپنے منبر پر نہیں بیٹھوں گا (بلکہ) اللہ سبحانہ تقدس کے سامنے اس خوف سے کھڑا ہوں گا کہ ایسا نہ ہو کہ مجھے جنت میں بھیج دیا جائے اور میری امت رہ جائے۔ میں اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں عرض کروں گا کہ میری امت میری امت۔ اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! کیا چاہتے ہو جو میں تمہاری امت کے ساتھ کروں۔ میں عرض کروں گا کہ ان کو حساب سے جلدی فارغ فرما دے حتیٰ کہ

جن لوگوں کو جہنم کی طرف بھیجا جا رہا ہے میں ان کو جنت کا پروانہ دے دوں۔ پھر جہنم کا داروغہ مالک کہے گا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! تم نے اپنی امت پر اپنے رب کے غضب کے لیے کچھ بھی نہیں چھوڑا (خصائص الکبریٰ)۔ 7 روز حشر شفاعت کے لیے سب لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں اپنے ربّ کے پاس اس کے مقرر گھر میں حاضری کی اجازت مانگوں گا تو مجھے اجازت دی جائے گی۔ میں جب رب کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا، پھر جتنا اللہ چاہے گا مجھے چھوڑے رکھے گا اور پھر فرمائے گا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، شفاعت کرو کہ قبول کی جائے گی، مانگو کہ تم کو دیا جائے گا۔ تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ کی وہ حمد وثنا کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا، پھر شفاعت کروں گا اور میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی۔ پھر میں وہاں سے چلوں گا اور انہیں آگ سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا۔ پھر دوسری بار لوٹوں گا اور اپنے رب سے اس کے گھر میں اجازت مانگوں گا اور مجھے وہاں کی اجازت دی جائے گی۔ جب میں رب کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا، جتنا رب چاہے گا اتنا مجھے سجدے میں چھوڑے گا اور پھر فرمائے گا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، شفاعت کرو کہ قبول کی جائے گی، مانگو کہ تم کو دیا جائے گا۔ تب میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی ایسی حمد وثنا کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا اور پھر شفاعت کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی۔ پھر میں روانہ ہوں گا اور انہیں آگ سے نکالوں گا اور انہیں جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں تیسری بار لوٹوں گا اور اپنے رب سے اس کی جگہ میں اجازت مانگوں گا اور مجھے اس پر اجازت دی جائے گی تو جب میں رب کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا، جب تک اللہ مجھے چھوڑے رکھنا چاہے گا چھوڑے رکھے گا۔ پھر رب فرمائے گا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، شفاعت کرو کہ قبول کی جائے گی، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا۔ تو میں اپنا

www.HaqWaliSarkar.com

سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی وہ حمد وثنا کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا اور پھر شفاعت کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی۔ پھر میں وہاں سے روانہ ہوں گا اور انہیں آگ سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا حتیٰ کہ آگ میں صرف وہی رہ جائیں گے جنہیں قرآن نے روکا یعنی جن پر ہمیشگی ضروری ہوگئی۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی کہ قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر اٹھائے۔ اور پھر ارشاد فرمایا کہ یہ مقامِ محمود وہ ہے جس کا تمہارے نبی سے وعدہ فرمایا ہے (متفق علیہ)۔

سنتِ مبارکہ

1 میرے تمام امتی جنت میں داخل ہوں گے مگر (وہ نہیں) جس نے میرا انکار کیا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ آپ کے انکار کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی وہ ہی میرا منکر ہے (بخاری)۔ 2 جو میری امت کے بگاڑ کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے پکڑے گا اس کیلئے سو شہیدوں کا ثواب ہے (مشکوٰۃ)۔ 3 جو میری سنت سے محبت رکھے گا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا (ترمذی)۔ 4 تم پر میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاءِ راشدین کی سنت کا اتباع لازم ہے، اس پر عمل کرو اور ان کے طریقے کو داڑھوں سے مضبوطی کیساتھ پکڑلو (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)۔ 5 میں تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ چھپر کٹ (مسند) پر تکیہ لگائے آرام کرتا ہو اور اس کے پاس میرے احکام میں سے کوئی حکم بیان کیا جائے یا کسی بات کو کرنے سے منع کیا جائے اور وہ اس کے جواب میں یہ کہے کہ ہم نہیں جانتے، ہم نے تو وہی کیا ہے یا کریں گے جو ہم نے اللہ سبحانہ

تقدس کی کتاب میں دیکھا ہے (احمد، ابوداؤد، ترمذی)۔ 6 جو کسی قوم سے مشابہت کرے گا تو روزِ حشر ان ہی میں سے ہوگا (ابوداؤد، احمد)۔ 7 اللہ سبحانہ تقدس لعنت کرے ان مردوں پر جو عورتوں کے ہم شکل بنیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی ہم شکل بنیں (بخاری)۔ 8 میری امت پر ایک زمانہ ضرور ایسا آئے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر آیا تھا، بالکل ہو بہو ایک دوسرے کے مطابق (یعنی میری امت بنی اسرائیل کی پیروی کرے گی) یہاں تک کہ بنی اسرائیل میں سے اگر کسی نے اپنی ماں سے اعلانیہ بدفعلی کی ہوگی تو میری امت میں ضرور کوئی ہوگا جو ایسا کرے گا اور بنی اسرائیل بہتر (72) فرقوں میں بٹ گئی اور میری امت تہتر (73) فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ان میں ایک فرقے کے سواء باقی تمام فرقے والے ناری اور جہنمی ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ ایک فرقہ کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ اسی مذہب پر ہوں گے جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں (ترمذی)۔

انبیاء زندہ ہیں

1 انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں (بیہقی)۔
2 اللہ سبحانہ تقدس نے زمین پر انبیاء کرام کے جسموں کو کھانا حرام فرما دیا ہے لہٰذا اللہ سبحانہ تقدس کے نبی زندہ ہیں اور رزق دیے جاتے ہیں (ابن ماجہ)۔ 3 اللہ سبحانہ تقدس نے انبیاء کرام کے جسموں کو زمین پر (کھانا) حرام فرما دیا ہے (ابن ماجہ)۔
4 انبیاء کرام کی آنکھیں سوتی ہیں مگر ان کا دل جاگتا ہے (متفق علیہ)۔

فضائل صحابہ کرام

1 تم پر میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کا اتباع لازم ہے، اس پر عمل کرو اور ان کے طریقے کو داڑھوں سے مضبوطی کے ساتھ پکڑلو(احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ)۔ 2 میرے صحابہ کے متعلق اللہ سبحانہ تقدس سے ڈرو، اللہ سبحانہ تقدس سے ڈرو۔ میرے صحابہ کے متعلق اللہ سبحانہ تقدس سے ڈرو، اللہ سبحانہ تقدس سے ڈرو۔ میرے بعد انہیں نشانہ نہ بناؤ کہ جس نے ان سے محبت کی تو میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے انہیں ستایا اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا اس نے اللہ سبحانہ تقدس کو تکلیف دی اور جس نے اللہ سبحانہ تقدس کو تکلیف دی تو قریب ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس اسے پکڑے(ترمذی)۔ 3 میرے صحابہ تاروں کی طرح ہیں تو تم ان میں سے جس کی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے(مشکوٰۃ)۔ 4 جب تم ان کو دیکھو جو میرے صحابہ کو بُرا کہتے ہیں تو کہو کہ تمہارے شر پر اللہ سبحانہ تقدس کی پھٹکار(ترمذی)۔ 5 میرے صحابہ میں سے جو بھی کسی سرزمین میں فوت ہوگا تو ان لوگوں کا قائد بنا کر اُٹھایا جائے گا اور قیامت کے روز ان کے لئے نور ہوگا(ترمذی)۔ 6 میرے کسی صحابی کو گالی نہ دو کیونکہ اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو ان کے صاع بلکہ نصف صاع کے ثواب کو بھی نہیں پہنچے گا(متفق علیہ)۔ 7 اس مسلمان کو آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا، یا مجھے دیکھنے والے کو دیکھا(ترمذی)۔ 8 میرے صحابہ کی عزت کرو کیونکہ وہ تم سے بہتر ہیں(نسائی)۔ 9 میری اُمت میں میرے صحابہ کی مثال نمک جیسی ہے کیونکہ نمک کے بغیر کھانا درست نہیں ہوتا(مشکوٰۃ)۔ 10 میری طرف وحی فرمائی گئی کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! تمہارے اصحاب میرے نزدیک آسمان کے تاروں کی طرح ہیں جبکہ بعض بعض سے قوی ہیں لیکن سب نورانی ہیں(مشکوٰۃ)۔

www.HaqWaliSarkar.com

شانِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

1 ہم نے ہر ایک کے احسان کا بدلہ چکا دیا سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کیونکہ ہم پر ان کا اتنا احسان ہے کہ قیامت کے روز اللہ سبحانہ تقدس ہی ان کا بدلہ دے گا اور کسی کے مال نے مجھے اتنا نفع نہیں دیا جتنا نفع ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے دیا (ترمذی)۔ 2 اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! تم غار میں میرے ساتھی تھے اور حوض پر بھی میرے ساتھی ہوگے (ترمذی)۔

3 حضرت جبرائیل امین نے مجھے خبر دی ہے کہ آپ کی امت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے افضل ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) ہیں (طبرانی)۔ 4 جس قوم میں ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) ہوں انہیں یہ لائق نہیں کہ ان کی امامت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے علاوہ کوئی اور کرے (ترمذی)۔ 5 ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ انبیاء کے بعد) ہر اس شخص سے بہتر ہیں جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے (احمد)۔ 6 اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے ساتھی ہیں اور اللہ سبحانہ تقدس نے تمہارے صاحب کو دوست بنایا (مسلم)۔ 7 اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! تم وہ شخص ہو جو میری امت میں سے سب سے پہلے جنت میں جائے گا (ابوداؤد)۔ 8 اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! تم اللہ کی طرف سے آگ سے آزاد شدہ ہو (اس دن سے آپ کا نام عتیق پڑ گیا) (ترمذی)۔

9 (حضرت) عمر (رضی اللہ عنہ) کی ساری نیکیاں ابوبکر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی کی طرح ہے (رزین)۔ 10 ایک صحابی نے عرض کیا کہ لوگوں میں آپ کو سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عائشہ (رضی اللہ عنہا)۔ پھر عرض کیا کہ مردوں میں کون ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کے والد (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) (متفق علیہ)۔

11 جنتی لوگ علیین والوں کو دیکھیں اور دکھائیں گے جیسے تم آسمان کے کنارے پر چمک

دار تارے کو دیکھتے ہو اور ابو بکر و عمر (رضی اللہ عنہما) انہی میں سے ہیں اور یہ دونوں بہت اچھے ہیں (ابن ماجہ، ابوداؤد، ترمذی)۔ 12 ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) اور عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) نبی اور رسولوں کے سوا سب اولین اور آخرین اور اُدھیڑ عمر جنتیوں کے سردار ہیں (ترمذی)۔ 13 نہیں ہے کوئی نبی مگر اس کے دو وزیر آسمان والوں میں سے ہوتے ہیں اور دو وزیر زمین والوں میں اور ہمارے آسمانی دو وزیر حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل ہیں اور ہمارے زمین والوں میں دو وزیر ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) ہیں (ترمذی)۔ 14 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑے تھے کہ اتنے میں حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آگے بڑھ کر اُن سے مصافحہ فرمایا، پھر گلے لگا کر آپ کے منہ کو چوم لیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ اے ابوالحسن! میرے نزدیک ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کا وہی مقام ہے جو اللہ سبحانہ تقدس کے ہاں میرا مقام ہے۔ 15 اے ابو بکر (رضی اللہ عنہ)! میرے نزدیک تمہاری حیثیت بمنزلہ کان اور آنکھ کے ہے۔ 16 فرشتے ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو روزِ قیامت لائیں گے اور انبیاء اور صدیقین کے ساتھ جنت میں جگہ دیں گے۔ 17 جنت میں ایک ایسا شخص داخل ہوگا کہ تمام جنت والے اسے پُکار پُکار کر کہیں گے مرحبا مرحبا یہاں تشریف لائیے۔ حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بڑے تعجب سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! کیا ہم بھی اس شخص کو دیکھ پائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ)! وہ جنتی شخص تم ہی تو ہو۔ 18 مجھے آسمانوں کی سیر کروائی گئی، پس میرا جس آسمان سے گزر ہوا میں نے اپنا نام وہاں لکھا ہوا پایا اور اپنے بعد ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کا نام بھی لکھا ہوا پایا۔

شانِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

1 اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر (رضی اللہ عنہ) ہوتا (ترمذی)۔ 2 تم سے پہلی امت میں الہام والے لوگ تھے تو اگر میری امت میں کوئی ہے تو وہ عمر (رضی اللہ عنہ) ہیں (متفق علیہ)۔ 3 اللہ سبحانہ تقدس نے عمر کی زبان پر حق رکھ دیا جسے وہ بولتے ہیں (ابوداؤد)۔ 4 جب میں سورہا تھا تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ مجھ پر پیش کئے جارہے ہیں جن پر قمیصیں ہیں۔ بعض وہ ہیں جو پستان تک پہنچتی ہیں، بعض اس سے بھی کم اور مجھ پر عمر (رضی اللہ عنہ) پیش کئے گئے اس حال میں کہ ان پر وہ قمیص ہے جسے وہ کھینچ رہے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دین (متفق علیہ)۔ 5 جب ہم سورہے تھے تو ہمارے پاس ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا، میں نے پی لیا حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ سیرابی میرے ناخنوں سے نکل رہی ہے اور پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے اس سے کیا تعبیر لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علم (متفق علیہ)۔ 6 اے عمر (رضی اللہ عنہ)! جب شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو تمہارے راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرلیتا ہے (متفق علیہ)۔ 7 اے اللہ! خصوصاً عمر (رضی اللہ عنہ) بن خطاب کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما (ابن ماجہ)۔

شانِ عثمان غنی رضی اللہ عنہ

1 عثمان (رضی اللہ عنہ) بہت زیادہ حیا والے ہیں (مسلم)۔ 2 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب لشکرِ عسرت کو سامان دیا تو (اس کے علاوہ) اپنی آستین میں ہزار اشرفیاں لائے اور انہیں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں ڈال دیا۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی گود میں اُلٹ پلٹ فرمارہے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ آج کے

www.HaqWaliSarkar.com

بعد سے عثمان (رضی اللہ عنہ) کو کوئی عمل جو وہ کریں گے نقصان نہ دے گا (احمد)۔ 3 اللہ سبحانہ تقدس عثمان (رضی اللہ عنہ) پر رحم فرمائے کہ ان سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں (ترمذی)۔ 4 ہم عثمان (رضی اللہ عنہ) کو اپنے باپ دادا ابراہیم (علیہ السلام) سے بہت مشابہ پاتے ہیں (ابن عساکر)۔ 5 عثمان (رضی اللہ عنہ) میرے تمام صحابہ میں سے میرے بہت مشابہ ہیں۔

شانِ اہلِ بیت

1 خبردار ہو جاؤ کہ تم میں میرے اہلِ بیت کی مثال کشتیِ نوح (علیہ السلام) جیسی ہے کہ جو اس میں سوار ہوا وہ نجات پا گیا اور جو پیچھے رہا وہ ہلاک ہو گیا (احمد)۔ 2 میرے اہلِ بیت سے میرے سبب محبت کرو (ترمذی)۔ 3 میں نے تمہارے درمیان ایسی چیزیں چھوڑی ہیں کہ اگر تم انہیں پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ایک اللہ کی کتاب اور دوسرے میرے گھر والے یعنی اہلِ بیت (ترمذی)۔ 4 اللہ سبحانہ تقدس کی قسم کہ کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو گا جب تک وہ ان (میرے اہلِ بیت) سے اللہ سبحانہ تقدس کے لیے اور میرے قرابت کی وجہ سے محبت نہ کرے (ابن ماجہ)۔ 5 تم میں سے بہترین وہ ہے جو میرے بعد میری اہل کے لیے بہترین ہے (حاکم)۔ 6 کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کی جان سے بھی محبوب تر نہ ہو جاؤں اور میرے اہلِ بیت اسے اس کے اہلِ خانہ سے محبوب تر نہ ہو جائیں اور میری اولاد اسے اپنی اولاد سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جائے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے محبوب تر نہ ہو جائے (طبرانی، بیہقی)۔ 7 علی (رضی اللہ عنہ) مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور وہ ہر ایمان والے کے یار و مددگار ہیں (ترمذی)۔ 8 میں حکمت کا گھر ہوں اور علی (رضی اللہ عنہ) اسکا دروازہ ہیں (ترمذی)۔ 9 جس کا میں

www.HaqWaliSarkar.com

مولیٰ ہوں اس کے علی (رضی اللہ عنہ) مولیٰ ہیں (احمد، ترمذی)۔ 10 اے علی (رضی اللہ عنہ)! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں (بخاری، ترمذی)۔ 11 اللہ سبحانہ تقدس علی (رضی اللہ عنہ) پر رحم فرمائے۔ اے اللہ! حق کو اسی طرف پھیر دے جس طرف علی (رضی اللہ عنہ) ہیں (ترمذی)۔ 12 منافق علی (رضی اللہ عنہ) سے محبت نہیں کرتا اور مسلمان علی (رضی اللہ عنہ) سے بغض نہیں رکھتا (ترمذی، احمد)۔ 13 فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جسم کا ٹکڑا ہیں جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا اور ایک اور روایت میں ہے کہ جو چیز انہیں پریشان کرے وہ مجھے پریشان کرتی ہے اور جو چیز انہیں تکلیف دے وہ مجھے ستاتی ہے (متفق علیہ)۔ 14 فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اہلِ جنت عورتوں کی سردار ہیں مگر مریم بنتِ عمران کے علاوہ (خصائص الکبریٰ)۔ 15 فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جگر کا ٹکڑا ہیں۔ اس کی تکلیف میری تکلیف ہے اور جو چیز اسے اذیت دے میرے لیے بھی اذیت ناک ہے (ترمذی)۔ 16 حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) دونوں جنتی جوانوں کے سردار ہیں (ترمذی)۔ 17 حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں (ترمذی)۔ 18 یا الٰہی! میں ان دونوں (حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ) سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان سے محبت کر اور جو شخص ان سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر (ترمذی)۔ 19 نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ جو شخص مجھ سے، ان دونوں سے اور ان کے ماں باپ سے محبت کرے وہ قیامت کے دن میرے درجے میں میرے ساتھ ہوگا (ترمذی)۔ 20 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے کہ اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما (متفق علیہ)۔ 21 حسین (رضی اللہ عنہ) مجھ سے ہیں اور میں حسین (رضی اللہ عنہ) سے ہوں۔ اللہ سبحانہ تقدس اس شخص کو محبوب رکھتا ہے جو حسین (رضی اللہ عنہ) سے محبت رکھے (ترمذی)۔

شانِ اولیاءِ کرام

1 بے شک جو اللہ سبحانہ تقدس کے ولی سے دشمنی کرے تو اللہ سبحانہ تقدس (اس کے خلاف) جنگ کا اعلان کر دیتا ہے (ابن ماجه ، بیهقی)۔ 2 تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ سبحانہ تقدس یاد آئے (ابن ماجه)۔ 3 اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے جو میرے کسی ولی سے عداوت (بغض) رکھے گا اس کے خلاف میرا اعلانِ جنگ ہے اور میرے کسی بندہ کا بمقابلہ فرائض عبادتوں کے دوسرے ذریعہ سے مجھ سے قریب ہونا مجھے زیادہ پسند نہیں اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ سے قریب ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ پھر جب اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو اسے دیتا ہوں اور اگر میری پناہ لیتا ہے تو اسے پناہ دیتا ہوں اور جو مجھے کرنا ہوتا ہے اس میں بھی کبھی تردد نہیں کرتا جیسے کہ میں اس مومن کی جان نکالنے میں توقف کرتا ہوں جو موت سے گھبراتا ہے اور میں اسے ناخوش کرنا پسند نہیں کرتا اور ادھر موت بھی اس کے لیے ضروری ہے (بخاری)۔ 4 بعض بکھرے بالوں والے دروازوں سے دھتکارے ہوئے ایسے ہیں کہ اللہ سبحانہ تقدس کے بھروسے پر قسم کھالیں تو وہ انہیں سچا کر دکھاتا ہے (مسلم)۔ 5 اچھے اور بُرے لوگوں کی مثال مُشک اٹھانے والے اور بھٹی دھونکنے والے جیسی ہے۔ کستوری اٹھانے والا یا تمہیں دے گا یا تم اس سے خرید لو گے یا تمہیں اس کی عمدہ خوشبو آئے گی۔ بھٹی دھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلا دے گا یا تمہیں اس کی ناگوار بدبو آئے گی (متفق علیه)۔ 6 ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم پر افسوس کہ تو نے اس کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے؟ وہ شخص عرض گزار ہوا کہ میں نے تیاری تو نہیں کی مگر اللہ سبحانہ تقدس اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم (آخرت میں) اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اسلام کے بعد میں نے مسلمانوں کو اتنا کسی بات پر خوش ہوتے نہیں دیکھا جتنا کہ وہ اس بات پر ہوئے (متفق علیہ)۔ 7 مومن اللہ سبحانہ تقدس کے نزدیک بعض فرشتوں سے زیادہ عزت والا ہے (ابن ماجہ)۔ 8 جب اللہ سبحانہ تقدس اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام کو بلا کر فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس جبرائیل علیہ السلام اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور پھر آسمان میں منادی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ سبحانہ تقدس فلاں بندے سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور پھر زمین میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے (مسلم)۔ 9 قیامت کے روز تین قسم کے حضرات شفاعت کریں گے۔ انبیاء، علماء اور شہداء (ابن ماجہ)۔ 10 میری امت میں سے بعض وہ ہیں جو ایک پوری جماعت کی شفاعت کریں گے اور بعض ایک قبیلے کی اور بعض ایک کنبے کی اور بعض ایک آدمی کی یہاں تک کہ سب جنت میں داخل ہو جائیں گے (ترمذی)۔ 11 جہنمی صف بستہ ہوں گے کہ ایک جنتی ان کے پاس سے گزرے گا تو ان میں سے ایک آدمی کہے گا کہ اے فلاں! کیا آپ پہچانتے نہیں کہ میں نے آپ کو پانی پلایا تھا؟ دوسرا کہے گا کہ میں وہ ہوں جس نے آپ کو وضو کیلئے پانی دیا تھا۔ پس وہ ایسے کی شفاعت کرے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا (ابن ماجہ)۔ 12 اس دن (روزِ قیامت) کے متعلق پوچھا گیا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے کہ اس دن کی کتنی درازی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

www.HaqWaliSarkar.com

ارشاد فرمایا کہ اس کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ وہ دن مومن پر ہلکا کر دیا جائے گا حتیٰ کہ اس پر اس فرض نماز سے بھی زیادہ آسان ہو جائے گا جسے وہ دنیا میں پڑھتا تھا (بیہقی)۔ 13 میری امت میں مجھ سے محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک تمنا کرے گا کہ اپنے گھر بار اور مال کے عوض مجھے دیکھ لیتا (مسلم)۔ 14 تم مجھ سے حق کا مطالبہ کرنے میں جو تمہارے لیے واضح ہو گیا ہو آج اس قدر سخت نہیں ہو جس قدر شدت کے ساتھ مومن اس روز (حشر کے دن) جس وقت وہ دیکھیں گے کہ وہ نجات پا گئے ہیں تو اپنے بھائیوں کے حق میں اللہ سبحانہ تقدس سے مطالبہ کرتے ہوئے وہ عرض کریں گے کہ اے رب! (یہ) ہمارے بھائی (ہیں جن کو تونے دوزخ میں ڈال دیا ہے کہ یہ) ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ نیک عمل کرتے تھے۔ اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ جاؤ جس کے دل میں دینار کے وزن کے برابر ایمان پاؤ اسے (دوزخ سے) نکال لو اور اللہ سبحانہ تقدس ان کی صورتوں کو آگ پر حرام کر دے گا۔ پس وہ ان کے پاس آئیں گے جبکہ بعض قدموں تک اور بعض پنڈلیوں تک آگ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ چنانچہ وہ جن کو پہچانیں گے انہیں نکال لیں گے۔ پھر واپس لوٹیں گے تو اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے بھی نکال لو، پس وہ جسے پہچانیں گے نکال لیں گے۔ پھر وہ واپس لوٹیں گے تو اللہ سبحانہ تقدس فرمائے گا کہ جس کے دل میں ذرے کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے بھی نکال لو چنانچہ وہ جسے پہچانیں گے اسے نکال لیں گے (بخاری)۔ 15 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے کہ یا الٰہی! مجھے اپنی محبت نصیب کر اور اس کی محبت بھی نصیب کر جس کی محبت تیرے ہاں فائدہ دے (ترمذی)۔ 16 اللہ سبحانہ تقدس کے بندوں میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو انبیاء اور شہداء تو نہیں لیکن قیامت کے روز بارگاہِ الٰہی

میں ان کے مقام کو دیکھ کر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمیں بتائیے کہ وہ کون (لوگ) ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو رحم کے رشتوں (رشتہ داری) اور مالی لین دین کے علاوہ محض رضائے الٰہی کے لئے آپس میں محبت رکھیں گے۔اللہ سبحانہ تقدس کی قسم ان کے چہرے نورانی ہوں گے اور ان پر نور ہوگا۔وہ نہیں ڈریں گے جب لوگوں کو خوف ہوگا، وہ غم نہیں کھائیں گے جب کہ لوگ غمگین ہوں گے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی (ترجمہ خبردار! بے شک جو اللہ کے ولی ہیں ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم (ابوداؤد)۔

17 ڈرو مومن کی فراست سے کہ وہ اللہ سبحانہ تقدس کے نور سے دیکھتا ہے (ترمذی)۔

18 جو بندہ محض اللہ سبحانہ تقدس کے لئے کسی بندے سے محبت رکھے اس نے اللہ رب العزت کی تعظیم کی (احمد)۔ 19 میری خاطر محبت کرنے والوں، میری خاطر مجلسیں قائم کرنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے سے ملنے والوں اور میری خاطر خرچ کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہوگئی (مالك)۔ 20 اگر دو بندے اللہ سبحانہ تقدس کے لیے ایک دوسرے سے محبت کریں۔ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں (بھی) ہوتو قیامت کے دن اللہ سبحانہ تقدس انہیں ضرور ملا دے گا اور فرمائے گا کہ یہ ہے وہ (شخص) جس سے تو میری خاطر محبت کیا کرتا تھا (بیہقی)۔ 21 عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس شخص کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرماتے ہیں جو کسی قوم سے محبت کرے اور ان سے ملا نہ ہو۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرے (متفق علیه)۔ 22 بہترین عمل اللہ سبحانہ تقدس کے لیے محبت اور اللہ سبحانہ تقدس کے لیے عداوت ہے (ابوداؤد)۔ 23 مجھ سے میرے رب نے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار افراد کو جنت میں اس طرح داخل فرمائے گا کہ نہ ان کا حساب ہوگا اور نہ

عذاب اور ہر ہزار کے ساتھ (مزید) ستر ہزار اور میرے اللہ سبحانہ تقدس کے لپوں میں سے تین لپ (احمد، ترمذی)۔ 24 خوشخبری اس کے لئے جس نے مجھے دیکھا اور سات دفعہ خوشخبری اس کے لئے جس نے مجھے نہیں دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا (احمد)۔ 25 ابدال شام میں ہوں گے کہ وہ چالیس مرد ہیں اور جب ان میں سے کوئی وفات پا جاتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کی جگہ دوسرے شخص کو بدل دیتا ہے کہ ان کی برکت سے بارشیں برستی ہیں، ان کے ذریعے سے دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے اور ان کی وجہ سے شام والوں سے عذاب دور کیا جاتا ہے (احمد)۔ 26 خضر کا نام خضر اس لیے رکھا گیا کہ آپ سفیدہ زمین پر بیٹھتے تو وہ زمین آپ کے پیچھے سبزے سے لہلہانے لگتی (مشکوٰۃ)۔ 27 تابعین میں بہتر وہ صاحب ہیں جنہیں اویس (رضی اللہ عنہ) کہا جاتا ہے، ان کی ایک ماں ہے، انہیں برص کی سفیدی تھی اور ان سے عرض کرنا کہ وہ تمہارے لیے دعائے مغفرت کریں (مسلم)۔ 28 (حضرت امام) مہدی مجھ سے ہیں، چوڑی پیشانی والے، اونچی ناک والے، زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسے وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی اور سات سال تک حکومت کریں گے (ابوداؤد)۔

دم کرنا

1 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دم پھونک سے منع فرمایا تو عمرو ابن حزم رضی اللہ عنہ کے گھر والے آگئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمارے پاس دم ہے جسے ہم بچھو کے کاٹنے پر دم کرتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھاڑ پھونک سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ انہوں نے وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم اس میں حرج نہیں دیکھتے، تم میں سے جو اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکے وہ اسے نفع پہنچائے (مسلم)۔ 2

www.HaqWaliSarkar.com

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جاہلیت میں جھاڑا کرتے تھے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ کا اس کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے سامنے پیش کرو، جھاڑ پھونک (دم) میں حرج نہیں جب تک اس میں شرک نہ ہو (مسلم)۔ 3 حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے گھر میں ایک لڑکی تھی جس کے چہرے پہ زردی تھی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے دم کراؤ کیونکہ اسے نظر لگ گئی ہے (بخاری)۔ 4 نظر حق ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر سے بڑھ سکتی ہے تو اس پر نظر بڑھ جاتی ہے (مسلم)۔ 5 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کی ایک جماعت کسی گھاٹ پر گزری جس میں ایک سانپ یا بچھو کا ڈسا ہوا تھا تو گھاٹ والوں میں سے ایک شخص ان کے پاس آ کر بولا کہ کیا تم میں سے کوئی دم کرنے والا ہے کیونکہ گھاٹ میں ایک شخص بچھو یا سانپ کا کاٹا ہوا ہے۔ اس پر صحابہ میں سے ایک صاحب کچھ بکریوں کی شرط پر چلے گئے اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ پس وہ صاحب اپنے ساتھیوں کے پاس کچھ بکریاں لائے۔ صحابہ نے ناپسند کیا اور وہ بولے کہ تم نے کتابُ اللہ پر اجرت لی ہے یہاں تک کہ وہ اصحاب مدینہ منورہ آئے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! فلاں صاحب نے کتابُ اللہ پر اجرت لی ہے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یقیناً اجرت لینے کے سب سے زیادہ لائق کتابُ اللہ ہے اور ایک روایت میں ہے کہ تم نے ٹھیک کیا، (بکریاں) بانٹ لو اور اپنے ساتھ ہمارا حصہ بھی رکھو (بخاری)۔

منت کرنا

1 جو یہ منت مانے کہ اللہ سبحانہ تقدس کی اطاعت کرے گا (یعنی کسی نیک کام کرنے کی منت مانے) تو اس کو پورا کرے اور جو اللہ سبحانہ تقدس کی نافرمانی کرنے کی منت

مانے (یعنی کسی گناہ والے یا فضول کام کی منت مانے) تو اس منت کو پورا نہ کرے (بخاری، احمد، حاکم)۔ 2 حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فتویٰ پوچھا کہ ان کی ماں نے منت مانی تھی اور پوری کرنے سے پہلے ان کا انتقال ہوگیا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ اسے پورا کرے (بخاری)۔ 3 گناہ کی منت نہیں (یعنی اس کو پورا نہیں کرنا چاہیے) اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)۔ 4 ایک شخص نے عرض کیا کہ میری بہن نے حج کی نذر (منت) مانی تھی مگر وہ مرگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا اس کو ادا کرتا؟ اس نے عرض کیا کہ ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا تو پھر اللہ سبحانہ تقدس کا قرض بھی ادا کر کہ اس کا ادا کرنا زیادہ ضروری ہے (متفق علیہ)۔ 5 نذریں دو ہیں تو جو کوئی فرمانبرداری کی نذر مانے تو یہ نذر اللہ سبحانہ تقدس کے لیے ہے اور اس میں وفا لازم ہے اور جو گناہ کی نذر مانے تو یہ نذر شیطان کے لیے ہے لہٰذا اس کی وفا نہیں اور اس نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے (نسائی)۔

ایصالِ ثواب

1 حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا کہ امِ سعد یعنی میری ماں کا انتقال ہوگیا ہے ان کے لیے کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانی۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کنواں کھدوایا اور کہا کہ یہ کنواں سعد کی ماں کیلئے ہے (یعنی اس کا ثواب ان کی روح کو ملے) (ابوداؤد، نسائی)۔ 2 ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میری ماں کا اچانک انتقال ہوگیا اور وہ کسی بات کی وصیت نہ کرسکی۔ میرا گمان ہے کہ انتقال کے وقت اگر اسے کچھ کہنے کا موقع ملتا تو وہ

صدقہ ضرور دیتی تو اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کی روح کو ثواب پہنچے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں پہنچے گا (مسلم)۔ 3 عرض کیا گیا کہ ہم اپنے مُردوں کیلئے دعا کرتے ہیں اور ان کی طرف سے صدقہ اور حج کرتے ہیں تو کیا ان چیزوں کا ثواب ہمارے مُردوں کو پہنچتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک مُردوں کو اس کا ثواب پہنچتا ہے اور وہ اس طرح خوش ہوتے ہیں جیسے تم کو ہدیہ دیا جاتا ہے تو تم خوش ہوتے ہو۔ 4 اللہ سبحانہ تقدس نیک بندے کے جنت میں درجے بلند فرماتا ہے تو بندہ عرض کرتا ہے کہ یا الٰہی! یہ درجات کی بلندی کہاں سے ملی؟ اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ تیرے بچے (اولاد) کے تیرے لیے دعائے مغفرت کرنے کی وجہ سے (احمد)۔ 5 میت قبر کے اندر ڈوبتے ہوئے فریادی کی طرح ہی ہوتی ہے کہ ماں، باپ، بھائی، اولاد یا دوست کی دعائے خیر کے پہنچنے کی منتظر رہتی ہے۔ پھر جب اسے دعا پہنچ جاتی ہے تو یہ اسے دنیا کی تمام نعمتوں سے پیاری ہوتی ہے اور اللہ سبحانہ تقدس زمین والوں کی دعا سے قبر والوں کو ثواب کے پہاڑ دیتا ہے اور یقیناً زندہ لوگوں کا مُردوں کیلئے تحفہ ان کے لیے دعائے مغفرت ہے (بیہقی)۔

تبلیغِ دین

1 قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یا تو تم اچھی بات کا حکم کرو گے اور بری بات سے منع کرو گے یا پھر اللہ سبحانہ تقدس تم پر جلد اپنا عذاب بھیجے گا، پھر دعا کرو گے اور تمہاری دعا قبول نہ ہوگی (ترمذی)۔ 2 تم میں سے جو شخص بُری بات دیکھے اسے اپنے ہاتھ سے بدل (روک) دے، اگر طاقت نہ ہو تو زبان سے بدلے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے بُرا جانے اور یہ کمزور ایمان والا ہے (مسلم)۔

www.HaqWaliSarkar.com

3 مجھ سے لوگوں کو پہنچاؤ اگر چہ ایک ہی آیت ہو (بخاری)۔ 4 جب زمین میں گناہ کیا جائے تو جو وہاں موجود ہو اور وہ اسے ناپسند کرے تو ایسا ہے جیسے وہاں موجود نہیں اور جو موجود نہیں لیکن اس سے راضی ہے تو وہ ایسا ہے جیسے وہاں موجود ہو (ابوداؤد)۔

5 جب بنی اسرائیل گناہوں میں پڑے تو ان کے علماء نے انہیں روکا لیکن وہ باز نہ آئے۔ پس علماء ان کی مجلسوں میں شامل ہوتے رہے اور ان کے ساتھ کھاتے پیتے رہے تو اللہ سبحانہ تقدس نے بعض کے دلوں کو دوسرے بعض کے دلوں سے ملا دیا (یعنی بُرے لوگوں کی خباثت نیک لوگوں پر بھی چھا گئی) (ترمذی، ابوداؤد)۔

زبان اور شرمگاہ

1 جو کوئی مجھے اپنے دو جبڑوں اور دو ٹانگوں کے درمیان کی چیزوں (یعنی زبان اور شرم گاہ) کی ضمانت دے تو میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں (بخاری)۔

2 کیا تم جانتے ہو کہ لوگوں کو آگ (جہنم) میں کون سی چیز زیادہ لے جاتی ہے، وہ دو خالی چیزیں یعنی منہ اور شرمگاہ ہیں (ترمذی، ابن ماجہ)۔ 3 جو اپنی زبان کی حفاظت کرے اللہ سبحانہ تقدس اس کے عیب چھپالے گا (بیہقی)۔ 4 جو خاموش رہا وہ نجات پا گیا (احمد، ترمذی، دارمی، بیہقی)۔ 5 پوچھا گیا کہ کون مسلمان بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان امن میں رہیں (بخاری)۔ 6 خاموشی پر قائم رہنا ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہے (بیہقی)۔

7 زیادہ خاموش رہنے کو لازم کرلو کہ اس سے شیطان دفع ہوگا اور تمہیں دین کے کاموں میں مدد ملے گی (بیہقی)۔ 8 جو شخص اپنی زبان کو محفوظ رکھے گا تو اللہ سبحانہ تقدس اس کی پردہ پوشی فرمائے گا (بیہقی)۔ 9 کیا میں تم کو ایسی دو باتیں نہ بتاؤں جو پیٹھ پر ہلکی اور

میزان میں بھاری ہیں کہ وہ زیادہ خاموش رہنا اور حسن اخلاق ہے (بیہقی)۔ 10 جس بستی میں زنا اور سود ظاہر ہوگا انہوں نے اپنے لیے اللہ سبحانہ تقدس کے عذاب کو حلال کرلیا (حاکم)۔ 11 فحاشی اور بدکاری جس قوم میں بھی علی الاعلان اور کھلم کھلا ہونے لگے تو اس میں ایسی نئی نئی بیماریاں کثرت سے پیدا ہوں گی جو پہلے کبھی سننے میں نہ آئی ہوں۔ 12 جن چیزوں میں سے اپنی امت پر خوف کرتا ہوں ان میں سے بڑی خوفناک چیز قوم لوط کا عمل (یعنی مرد کا مرد کے ساتھ بدفعلی کرنا) ہے (ترمذی، ابن ماجہ)۔ 13 لعنتی ہے وہ جو قوم لوط کا سا عمل کرے (رزین)۔ 14 مشت زنی (یعنی اپنے ہاتھ سے بدفعلی) کرنے والے پر اللہ سبحانہ تقدس کی لعنت ہے (بہارِ شریعت)۔ 15 اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، زنا نہ کرو۔ جو شرمگاہوں کی حفاظت کرے گا اس کے لئے جنت ہے (حاکم، بیہقی)۔ 16 لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ شوہر بیوی کو طلاق دے دے گا مگر پھر بھی وہ مرد اسی فرش پر (یعنی اس کے گھر میں) مقیم رہے گا اور جب تک یہ دونوں اکٹھے رہیں گے زنا کرتے رہیں گے (طبرانی)۔ 17 جو مسلمان کسی عورت کی طرف پہلی دفعہ نظر کرے (یعنی بغیر ارادے کے) پھر اپنی نظر پھیر لے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے لئے ایسی عبادت پیدا کرے گا جسکا مزہ اس کو ملے گا (احمد)۔ 18 (اجنبی عورت پر) ایک نگاہ کے بعد دوسری نگاہ مت ڈالو کہ اچانک پڑ جانے والی پہلی نگاہ تمہارے لیے معاف ہے لیکن دوبارہ دیکھنا جائز نہیں (ترمذی)۔ 19 نظر (کی بے احتیاطی) ابلیس کے تیروں میں سے ایک (زہریلا) تیر ہے (طبرانی)۔ 20 جو اپنی نظر قابو میں نہیں رکھتا اس کے جذبات بھی قابو میں نہیں رہ سکتے۔ 21 آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا، ناجائز کو دیکھنا ہے۔ 22 عورت قابل ستر ہے یعنی سر سے پاؤں تک پوشیدہ رہنے کے قابل ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک میں لگ جاتا ہے اور مردوں کو اچھا کر کے دکھاتا

ہے (ترمذی)۔ 23 دو گروہ جو کہ دوزخی ہیں ابھی وہ ظاہر نہیں ہوئے ایک گروہ حکام کا گروہ ہے جن کے ساتھ کوڑے ہوں گے اور وہ لوگوں کو ماریں گے۔ دوسرا گروہ ان عورتوں کا ہوگا جو کہ لباس بھی پہنے ہوں گی مگر پھر بھی ننگی ہوں گی۔ وہ عورتیں مردوں کے دل اپنی طرف مائل کریں گی اور اپنے دل مردوں کی طرف مائل کریں گی۔ ان کے سر کے بال یوں ہوں گے جیسے بختی اونٹ کی کوہان ہوتی ہے اور ایسی عورتیں جنت کی خوشبو بھی نہ پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو دور دور تک پہنچتی ہے (مسلم)۔ 24 عورت جب بالغ ہو جائے تو جائز نہیں کہ اس کے جسم کا کوئی حصہ دیکھا جائے سوائے اس کے اور اپنے ہاتھوں اور چہرے کی طرف اشارہ فرمایا (ابوداؤد)۔ 25 حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام میمونہ رضی اللہ عنہا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں کہ عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا کہ پردہ کرلو۔ انہوں نے عرض کیا کہ وہ تو نابینا ہیں لہٰذا ہمیں نہیں دیکھیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم بھی اندھی ہو، کیا تم انہیں نہیں دیکھو گی (ترمذی)۔

علم اور علماء کرام

1 جو شخص میری امت تک پہنچانے کیلئے دینی امور کی چالیس احادیث یاد کر لے گا تو اللہ سبحانہ تقدس اسے قیامت کے دن عالمِ دین کی حیثیت سے اٹھائے گا اور قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے حق میں گواہ رہوں گا (بیہقی)۔ 2 (دین کا) علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے (ابن ماجہ)۔ 3 جس شخص کے ساتھ اللہ سبحانہ تقدس بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے (متفق علیہ)۔ 4 جسے موت اس حال میں آئے کہ وہ اسلام زندہ کرنے کے لیے دین کا علم سیکھ رہا ہو تو جنت میں اس کے اور نبیوں کے درمیان ایک درجہ ہوگا (دارمی)۔

www.HaqWaliSarkar.com

مرشدِ اکمل، امامُ الاولیاء،

پیرِ جن و بشر، زینتُ الفقراء

شمس العارفین، خواجۂِ خواجگان

غوثِ زماں، حضرت غوث

خواجہ محمد اقبال

خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

کا مختصر تذکرہ

www.HaqWaliSarkar.com

شجرہ عالیہ

1 سیّدِ کونین، اِمام الانبیاء حضرت سیّدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

2 شہنشاہِ صداقت حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

3 حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

4 حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ

5 حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

6 حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

7 حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

8 حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی طوسی رحمۃ اللہ علیہ

9 حضرت خواجہ یوسف بن ایوب ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

10 حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ

11 حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ

12 حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ

13 حضرت خواجہ عزیزاں علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ

14 حضرت خواجہ محمد باباسماسی رحمۃ اللہ علیہ

15 حضرت خواجہ امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ

16 حضرت خواجہ سیّد بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

17 حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

18 حضرت خواجہ مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ

19 حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ

20 حضرت مولانا زاہد محمد وخشی رحمۃ اللہ علیہ

21 حضرت مولانا درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ

22 حضرت مولانا محمد خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ

23 حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

24 امام ربانی شیخ احمد فاروقی (مجدد الف ثانی) رحمۃ اللہ علیہ

25 حضرت خواجہ محمد معصوم فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

26 حضرت خواجہ حجۃ اللہ عارف رحمۃ اللہ علیہ

27 حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ

28 حضرت خواجہ قطب الدین حیدر رحمۃ اللہ علیہ

29 حضرت خواجہ شاہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ

30 حضرت خواجہ عیسیٰ محبّ گنڈاپوری رحمۃ اللہ علیہ

31 حضرت خواجہ فیض اللہ تیراہی رحمۃ اللہ علیہ

32 حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

33 حضرت بابا فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

34 قبلہ عالم پیر سیّد جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

35 غوث الاغیاث حضرت سیّد ولی محمد شاہ چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

36 غوثِ زماں، خواجہ ءِ خواجگان، امام الاولیاء، پیر جن و بشر، شمس العارفین، زینت الفقراء
حضرت غوث خواجہ محمد اقبال حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سلسلۂ فیض

بعض لوگ علم نہ ہونے کی وجہ سے یہ خیال کرتے ہیں کہ تمام سلسلۂ فیض صرف اور صرف حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے ہی شروع ہوتے ہیں اور حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کوئی سلسلۂ فیض اور سلسلۂ ولایت شروع نہیں ہوا۔

روحانی فیض کا سلسلہ دو صحابہ کرام حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے شروع ہوا۔ حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے جو سلسلۂ فیض شروع ہوا، ابتداء میں اس کا نام کچھ اور تھا مگر حضرت شیخ عبد القادر جیلانی غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت کی وجہ سے اس سلسلہ کا نام سلسلہ قادریہ مشہور ہوا اور اب تک یہی نام مشہور ہے۔ اسی طرح حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جو سلسلۂ فیض شروع ہوا ابتداء میں اس کا نام کچھ اور تھا لیکن خواجہ خواجگان حضرت سیّد بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے اس سلسلہ کا نام سلسلہ نقشبندیہ مشہور ہوا اور اب تک یہی نام مشہور ہے۔

حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل کے متعلق ہر شخص یہ تو لازمی جانتا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انبیاء کرام کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کی ذاتِ اقدس بالاتفاق تمام انسانوں اور تمام صحابہ کرام سے افضل ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب، یارِ غار اور یارِ مزار ہیں۔ دنیا میں بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سب سے قریب، قبر شریف میں بھی سب سے قریب اور حشر اور جنت میں بھی سب سے قریب آپ رضی اللہ عنہ ہی ہوں گے اسی لیے آپ رضی اللہ عنہ کو "رفیقِ نبی" کہا جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اسلام قبول فرمایا اور سب سے پہلے خفیہ اور اعلانیہ تبلیغ بھی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمائی لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ پہلے

خطیبِ اسلام ہیں۔آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال اور گھر بار حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نثار کر دیا اور فرمایا کہ میرے لیے اللہ سبحانہ تقدس اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کافی ہیں۔حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے مال نے دیا۔آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق ہی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ہر ایک کے احسانات کا بدلہ چکا دیا مگر ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے احسانوں کا بدلہ روزِ حشر اللہ سبحانہ تقدس ہی دے گا اور فرمایا کہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) ہیں اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا اور آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق ہی فرمایا کہ عمر (رضی اللہ عنہ) کی تمام نیکیاں ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی ایک نیکی کے برابر ہیں۔آپ رضی اللہ عنہ کو ہی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کرام کی امامت کا حکم فرمایا اور آپ رضی اللہ عنہ ہی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جانشین اور پہلے خلیفہ ہیں۔لہٰذا جس طرح آپ رضی اللہ عنہ کی افضلیت میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے اسی طرح اس بات میں بھی کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ عالیہ بھی سب سے افضل اور اعلیٰ ہے اور اس سلسلہ عالیہ میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے باطنی فیض کے ساتھ ساتھ حضرات صحابہ کرام، اصحابِ صفہ اور حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا باطنی فیض بھی مکمل طور پر موجود ہے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فیض حاصل فرمایا۔حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بہت مشہور صحابیِ رسول ہیں اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان سے بہت زیادہ محبت فرمایا کرتے تھے حتیٰ کہ ظاہراً اہلِ بیت میں نہ ہونے کے باوجود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سلمان (رضی اللہ عنہ) اہلِ بیت میں سے ہیں یعنی ان کو اہلِ بیت میں سے ارشاد فرمایا اور آپ رضی اللہ عنہ اصحابِ صفہ میں سے ہیں۔

حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے

www.HaqWaliSarkar.com

حضرت قاسم رضی اللہ عنہ نے فیض حاصل فرمایا اور پھر ان سے حضرت سیّدنا امام باقر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت سیّدنا امام محمد جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فیض حاصل فرمایا یعنی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سلسلۂ فیض میں بیعت تھے اور اس سلسلہ سے فیض حاصل کیا۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے صرف روحانی نسبت ہی نہ تھی بلکہ ان سے نسبی نسبت بھی تھی کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی والدہ اور حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت امِ فروہ رضی اللہ عنہا حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں یعنی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے نانا حضرت قاسم رضی اللہ عنہ سے فیض حاصل کیا جو کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے تھے۔ اسی لیے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دو مرتبہ پیدا ہوا ہوں۔

پھر اس کے بعد یہ سلسلۂ فیض حضرات خواجگانِ صدیقیہ، نقشبندیہ سے سینہ بہ سینہ ہوتا ہوا خواجہ خواجگان حضرت سیّد بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچا۔ ان سے یہ سلسلۂ فیض بہت زیادہ پھیلا جس کی وجہ سے اس سلسلہ کا نام سلسلہ نقشبندیہ مشہور ہو گیا۔

اس کے علاوہ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ ہزار سالہ مجدد ہیں، انہوں نے بھی اسی سلسلہ عالیہ کی نسبت حاصل کی اور حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ صدیقیہ، نقشبندیہ کی بہت زیادہ تعریف و توصیف اور تبلیغ فرمائی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں ایک شخص پیدا ہوگا جس کو ''صلہ'' (دو چیزوں کو ملانے والا) کہا جائے گا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات واضح فرمائی کہ جو شریعت پر عمل کرتے ہیں اور طریقت کے خلاف ہیں وہ بھی راہِ ہدایت پر نہیں اور جو طریقت پر چلتے

ہیں اور شریعت پر عمل نہیں کرتے وہ بھی راہِ ہدایت پر نہیں ہیں بلکہ شریعت اور طریقت دونوں پر چلنے والا راہِ ہدایت پر ہے یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں گروہوں کی غلط فہمی کو دور کیا۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی دینِ حق کے لیے بے انتہا کوششیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وجود کی برکتیں کچھ اس طرح رنگ لائیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پردہ فرمانے کے بعد جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ جو کہ معرفت کی بے انتہا بلندیوں پر فائز تھے جس روز مسندِ ارشاد پر جلوہ افروز ہوئے تو پچاس ہزار لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے اور ہر روز بے شمار لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوتے اور یہ سلسلہ پردہ فرمانے تک جاری رہا۔حتیٰ کہ اس زمانے کے تمام پیر صاحبان بھی اپنے سلاسل چھوڑ کر اپنے مریدین کے ہمراہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ میں بیعت ہو گئے۔اس وقت کی تمام بڑی بڑی سلطنتوں کے بادشاہ اور وزراء آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کی سعادت سے سرفراز ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں گفتگو کی بھی ہمت نہ رکھتے تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین کی تعداد لاکھوں میں تھی اور صرف آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء کی تعداد تقریباً آٹھ ہزار کے قریب تھی۔آج تک پوری تاریخ میں کسی بھی ولی کامل کا سلسلہ اس قدر زیادہ وسیع نہیں ہوا اور شان وشوکت سے نہیں پھیلا مگر بے حد تعجب ہے کہ اس کے باوجود آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت عوام الناس میں نہیں ہے۔

پھر یہ فیض سینہ بہ سینہ چلتا ہوا ایک اور تاریخ ساز شخصیت امیر ملت، ابو العرب، قبلہ عالم حافظ پیر سیّد جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ علی پور سیّداں تک پہنچا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ حافظِ قرآن اور محدث بھی تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہزاروں ہندوؤں اور سکھوں کو مسلمان کیا اور آپ کے مریدین کی تعداد لاکھوں تک پہنچی۔اس کے علاوہ دو اہم تاریخ ساز واقعات بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب ہیں۔پہلا جب مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو اللہ سبحانہ تقدس نے

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے سے ہی اس بدبخت کا خاتمہ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ظاہری طور پر بھی اس کے خلاف بہت کوششیں فرمائیں۔ جہاں تمام علماء کرام بھی اس مشن میں لگے ہوئے تھے وہاں حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی پیش پیش تھے اور مرزا کو چیلنج کرتے رہے۔ پھر ایک دن ایک جلسہ میں جمعہ کے بعد انہوں نے قبلہ عالم سے عرض کی کہ میں تو گھر سے شکار کرنے آیا تھا مگر مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ شکار میرے مقدر میں نہیں ہے بلکہ اللہ سبحانہ تقدس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مقدر میں لکھا ہوا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے ہی اس فتنے کا خاتمہ ہوگا لہٰذا آپ رحمۃ اللہ علیہ ٹھہریں اور اپنا کام کریں اور میں واپس جاتا ہوں۔ قبلہ عالم تبلیغ کے ذریعے کوششیں فرماتے رہے اور پھر بالآخر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے سامنے مباہلے کا فیصلہ فرمایا۔ 25 اور 26 مئی کی درمیانی رات کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بہت بڑے جلسے میں اعلان فرمایا کے میں مرزا کو 24 گھنٹے کی مہلت دیتا ہوں کہ وہ آ کر مجھ سے مباہلہ کرے۔ پھر فرمایا کہ میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ اللہ سبحانہ تقدس کے فضل سے وہ کبھی بھی نہیں آئے گا کیونکہ میرا نبی سچا ہے اور میں ان کا غلام ہوں اور اللہ سبحانہ تقدس اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے 24 گھنٹے کے اندر اندر اس جھوٹے شخص سے ہمیں نجات دے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمانے کے کچھ ہی دیر بعد اسے گھر بیٹھے ہیضہ ہوا اور وہ بار بار حاجت کو جاتا تھا اور حالت بگڑتی گئی حتیٰ کہ قے بھی شروع ہوگئی اور قے سے بھی نجاست برآمد ہوتی تھی۔ بالآخر 26 مئی کی صبح وہ بدبخت مرزا غلام احمد قادیانی نجاست کے اندر تڑپتا ہوا مر گیا۔ یوں قبلہ عالم کی توجہ اور دعا سے اللہ سبحانہ تقدس نے اس بدبخت کا خاتمہ فرمایا اور پھر اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت سے متاثر ہو کر بے شمار قادیانی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں پر دوبارہ مسلمان ہوئے۔ اس واقعے کی شہرت کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ عالیہ میں بیعت ہونے والوں کی تعداد اور بھی زیادہ ہوگئی حتیٰ کہ ہر روز بیعت کرتے وقت اتنے کثیر لوگ ہوتے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سٹیج پر کھڑے ہو کر سب کو بیعت

فرماتے۔ دوسرا آپ رحمۃ اللہ علیہ امیرِ ملت ہیں یعنی پاکستان درحقیقت آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی کی کوششوں اور دعاؤں اور توجہ سے بنا لیکن اس کے باوجود علمی کتب میں قائداعظم کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر مبارک لکھا ہوا نظر نہیں آتا۔ تحریکِ پاکستان میں سب سے زیادہ ذاتی رقم بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خرچ فرمائی اور آپ کے حکم سے لوگوں نے بہت فنڈ دیا۔ اس کے علاوہ زیادہ تر لوگ صرف آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر اس تحریک میں شامل ہوئے حتیٰ کہ آپ نے علماء کرام اور پیر صاحبان کو بھی اس میں شامل ہونے پر رضامند کیا۔ بڑے بڑے جلسوں میں قبلہ عالم خود بھی شامل ہوتے اور قائدِ اعظم اور علامہ محمد اقبال آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اس قدر عقیدت و محبت رکھتے تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں بیٹھنا اپنی سعادت سمجھتے تھے۔ 1943ء میں قائداعظم پر چاقو سے حملہ کر کے ان کو زخمی کر دیا تو حضرت قبلہ عالم نے قائداعظم کو ایک خط تحریر فرمایا کہ قوم نے مجھے امیر ملت مقرر کیا ہے اور پاکستان کے لیے جو کوششیں آپ کر رہے ہیں وہ دراصل میرا کام ہے لیکن اب میں سو100 سال سے زیادہ عمر کا ضعیف اور ناتواں شخص ہوں۔ میرا بوجھ جو آپ پر پڑا ہے اس میں آپ کی امداد کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں اور آپ مطمئن رہیں اور میں آپ کو پہلے ہی مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ آپ کو حصولِ مقصد میں کتنی بھی دشواریاں آئیں آپ پیچھے نہ ہٹیں اور آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ آپ اپنے مقصد سے ذرہ بھر نہیں ہٹیں گے۔ آپ نے خط کے ساتھ قرآن شریف، تسبیح، جائے نماز اور دوسری دیگر قیمتی چیزیں تحفے میں بھیجیں۔ چند دنوں بعد قائداعظم نے خط کا جواب بھیجا اور لکھا کہ جب آپ کی دعا میرے شاملِ حال ہے تو میں اپنے مقصد میں ابھی سے کامیاب ہوں اور میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میری راہ میں کتنی بھی تکلیفیں کیوں نہ آئیں میں اپنے مقصد سے پیچھے نہ ہٹوں گا۔ آپ نے مجھے قرآن شریف اس لیے عنایت فرمایا کہ میں مسلمانوں کا لیڈر ہوں اور جب تک قرآن شریف اور دین کا علم نہیں تو میں کیا لیڈری کر

سکتا ہوں لہٰذا میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ باقاعدگی سے قرآن شریف پڑھتا رہوں گا، جائے نماز اس لیے عطا کیا ہے کہ جب میں اللہ سبحانہ تقدس کا حکم نہیں مانتا تو مخلوق میرا حکم کیوں مانے گی لہٰذا میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ باقاعدگی سے نماز پڑھا کروں گا اور تسبیح آپ نے اس لیے عطا کی ہے کہ میں اس پر درود شریف پڑھا کروں کیونکہ جو شخص اپنے پیغمبر پر درود نہیں پڑھتا تو اس پر اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت کس طرح ہوسکتی ہے لہٰذا میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ باقاعدگی سے درود شریف پڑھا کروں گا۔ قائداعظم نے کئی بار لوگوں کو مجمع میں یہ بات کہی کہ میرا یہ ایمان ہے کہ پاکستان ضرور بنے گا کیونکہ امیر ملت مجھ سے فرما چکے ہیں کہ پاکستان ضرور بنے گا اور مجھے یقینِ کامل ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان کو ضرور سچا فرمائے گا۔ 1946ء میں انتخابات میں کامیابی پر قبلہ عالم پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب نے قائداعظم کو مبارکباد کا خط بھیجا اور جواب میں قائداعظم نے بھی خط بھیجا اور لکھا کہ حضور یہ سب کا سب صرف آپ ہی کی ہمت اور دعا کا صلہ ہے اور اب یقیناً پاکستان بن جائے گا۔

اس کے علاوہ سلسلہ عالیہ صدیقیہ، نقشبندیہ کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ حضرت سیّدنا امام مہدی رضی اللہ عنہ جو کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولادِ پاک سے ہوں گے اور امامِ کامل ہوں گے اور قربِ قیامت میں تشریف لائیں گے ان کے متعلق حضرات خواجگان صدیقیہ، نقشبندیہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ بھی اسی سلسلہ عالیہ یعنی حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سلسلہ عالیہ میں نسبت و بیعت اختیار فرمائیں گے اور اس سلسلہ عالیہ سے فیض حاصل فرمائیں گے چنانچہ یہ شرف بھی سلسلہ عالیہ صدیقیہ، نقشبندیہ کو حاصل ہے۔

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

1. میں محمد نبی اُمّی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا (احمد)۔
2. بیشک میں اللہ کے نزدیک (اس وقت) خاتم النبیین تھا جب آدم (علیہ السّلام) اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے (احمد)۔

تذکرۂ غوثِ زماں

مرشدِ اکمل، پیرِ جن و بشر، غوثِ زماں، خواجۂ خواجگان حضرت غوث خواجہ محمد اقبال حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ محمدیہ، صدیقیہ، نقشبندیہ کے بہت ہی عظیم المرتبت درویشِ کامل ہیں۔ آپ نے اس مادی دور میں لاہور میں رہ کر جس قدر تھوڑے عرصے میں سلسلہ عالیہ کے فیض کو لوگوں میں پھیلایا اور اپنے فیض و کرامات، اخلاقِ حسنہ اور تبلیغ کے ذریعے لوگوں کو گندگیوں سے نکال کر دینِ اسلام پر چلایا اس کی مثال نہیں ملتی۔ لوگوں کے دلوں سے دنیا کی محبت کو نکال کر اللہ سبحانہ تقدس اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی طرف راغب کیا اور ہزاروں لوگوں نے آپ کے دستِ اقدس پر اپنی گناہوں کی زندگی سے توبہ کر کے اللہ سبحانہ تقدس اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کے مطابق اپنی زندگیاں گزاریں۔

ولادتِ باسعادت

غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی ولادتِ باسعادت بھارت کے ضلع گورداسپور کے گاؤں دوسین شریف میں ہوئی۔ آپ سرکار کے والدین محترم اور دادا محترم بھی ولی اللہ تھے اور خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ بھی پیدائشی ولی اللہ تھے۔ ولایت کے آثار آپ کی طبیعت میں عیاں تھے کہ آپ بچپن میں نہ کبھی بچوں سے لڑتے اور نہ کبھی کسی کھیل کود میں مشغول ہوتے بلکہ بچپن ہی سے صوم و صلوٰۃ کے پابند اور دین کی طرف گہرا رجحان رکھتے اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ قیامِ پاکستان کے وقت آپ کا خاندان ہجرت فرما کر خانیوال

شہر میں آباد ہو گیا۔آپ نے میٹرک تک خانیوال سے اور پھر گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم۔ اے معاشیات اور اس کے بعد کراچی سے قانون کی ڈگری حاصل کی۔ساری زندگی وکالت کا پیشہ فرمایا اور آپ سپریم کورٹ کے سینئر وکیل تھے۔

بیعت و سلسلہ عالیہ

خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ صدیقیہ ،نقشبندیہ، چادریہ میں منبعءِ ولایت، محبوبِ مصطفیٰ ،غوث الاغیاث حضرت غوث سید ولی محمد شاہ چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ (ملتان شریف) کے دستِ اقدس پر بیعت تھے۔آپ نہ صرف ان کے مرید بلکہ ان کی مراد بھی تھے۔حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی آپ پر بے پناہ عنایات تھیں اور آپ کی خاص نگاہِ پاک خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ پر تھی۔ مجھے (مصنف) خواب میں ایک مرتبہ حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ’’خواجہ صاحب ہمارے محبوب ہیں اور ہم نے اپنا سارا فیض خواجہ صاحب کو عطا فرما دیا ہے‘‘۔

خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی رہائش (آستانہ عالیہ)89۔ بلال پارک شام نگر چوبرجی لاہور میں کرایہ پر تھی۔یہیں پر آپ نے سلسلہ عالیہ کا آغاز فرمایا اور یہیں پر آپ نے اس فانی دنیا سے پردہ فرمایا۔ظاہری طور پر سلسلہ عالیہ کا آغاز یعنی لوگوں کا آپ کے آستانہ عالیہ پر فیض حاصل کرنے کے لئے آنے کا آغاز تقریباً 1990ء میں شروع ہوا۔مجھے (مصنف) ابھی تک وہ دن یاد ہے کہ جب پہلا خاندان گلشن راوی لاہور سے آپ سرکار کی بارگاہ میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔وہ لوگ آپ کے متعلق جانتے تک نہ تھے اور پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ ’’رات کو ہماری والدہ کو خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت پاک کا شرف حاصل ہوا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ آپ خواجہ صاحب کے پاس جائیں

اوران کے بیعت ہو جائیں، روحانی فیض کے علاوہ آپ کے گھر کے سارے دنیاوی مسائل اور پریشانیاں بھی ٹھیک ہو جائیں گی۔ والدہ نے عرض کیا کہ ہم تو نہیں جانتے کہ خواجہ صاحب کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ 89۔ بلال پارک شام نگر چوبرجی لاہور میں رہتے ہیں اور وہ ہمارے محبوب اور عاشق ہیں''۔

اس کے بعد چند ہی دنوں میں کئی لوگ آپ سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اوران سب نے بھی اس قسم کی باتیں بتائیں۔ کسی کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جانب سے، کسی کو حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی جانب سے اور کسی کو دیگر اولیاء کرام کی جانب سے خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہونے کا حکم فرمایا گیا۔ لہٰذا آپ سرکار کی دعاؤں اور توجہ مبارک سے ان لوگوں کو جو بے پناہ روحانی فیض اور دنیاوی فوائد حاصل ہوئے ان کو دیکھ کر لوگوں کی ایک بڑی تعداد کا رُخ آپ کے آستانہ عالیہ کی جانب ہونے لگا۔ چند ماہ میں ہی یہ حال ہوا کہ ہر روز سینکڑوں لوگ آپ کے آستانہ عالیہ پر روحانی اور دنیاوی فیض کے لئے آنے لگے اور یہ سلسلہ آپ کے پردہ فرمانے تک جاری رہا۔

کئی لوگوں کو خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ اور دیگر اولیاء کرام کی جانب سے خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ عالیہ میں بیعت ہونے کا حکم بھی ہوا اور کئی لوگوں کو سلسلہ عالیہ میں بیعت ہونے کے بعد ان حضرات کی جانب سے مبارکباد عطا ہوئی۔ مجھے (مصنف) جب خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت ہونے کی عظیم ترین سعادت نصیب ہوئی تو اسی رات خواب میں اولیاء کرام کی کثیر تعداد کی زیارتِ پاک ہوئی اور سب نے خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت ہونے کی مبارکباد عطا فرمائی۔

عام لوگوں کے علاوہ پیر صاحبان اور صاحبِ ولایت بزرگ بھی آپ سے فیض

حاصل کرنے کیلئے آپ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا کرتے تھے اور تقریباً ہر کسی کا یہی بیان ہوتا تھا کہ ''ہمیں ہمارے سلسلہ عالیہ کے فلاں فلاں بزرگ کی جانب سے حکم ہوا کہ اگر روحانی معاملات اور فیض میں ترقی چاہتے ہیں تو خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ 89 بلال پارک شام نگر چوبرجی، لاہور پر حاضری دیں''۔

انسانوں کے علاوہ جنات کی بہت کثیر تعداد خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئی اور آپ سے فیض حاصل کیا۔ ایک جن جو کہ سکھ قبیلے کا سردار تھا وہ آپ کے دستِ اقدس پر مسلمان اور بیعت ہوا اور آپ نے اس کا نام فرحان رکھا۔ ہمارے ایک پیر بھائی کو خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''ہم نے فرحان جن کو اتنی طاقت اور فیض عطا فرما دیا ہے کہ کوئی دوسرا جن اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا''۔

اخلاقِ حسنہ

خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے، نہ صرف مریدین اور عقیدت مند بلکہ عام لوگ اور مخالفین بھی اس بات کا اقرار کرتے تھے کہ خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر اعلیٰ اخلاق کا مالک ہم نے آج تک کسی کو نہیں دیکھا۔ آپ فرماتے تھے کہ ''اگر کوئی آپ سے اچھا سلوک کرتا ہے اور آپ بھی اس سے اچھا سلوک کریں تو یہ حسنِ اخلاق نہیں بلکہ یہ تو بدلہ ہے اور حسنِ اخلاق تو یہ ہے کہ جو آپ کے ساتھ بُرا سلوک کرے اس کے ساتھ اچھا سلوک کریں''۔

آپ نہایت سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ خود بھی سادہ رہتے اور لوگوں کو بھی سادہ رہنے کی تلقین فرماتے تھے۔ زندگی کے ہر کام میں سادگی اپنانے کا حکم فرماتے اور فرمایا کرتے تھے کہ ''جس کام میں جتنی زیادہ سادگی ہوتی ہے وہ اتنا ہی زیادہ اللہ سبحانہ تقدس کو

پسند ہوتا ہے''۔

آپ لوگوں کو معاف کرنے والے اور درگزر کرنے والے تھے۔لوگ اگر آپ کو بُرا بھلا بھی کہہ دیتے تو آپ ان کا بُرا نہ مناتے بلکہ ان کی ہدایت کے لیے دعا فرماتے اور فرماتے تھے کہ''رات کو یہ معمول بنالو کہ اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کی خاطر سب کو معاف کر کے سویا کرو خواہ کسی نے آپکا دل دکھایا ہو یا حق دبایا ہو اور جو شخص ایسا عمل کرتا ہے ستّر ہزار فرشتے ساری رات اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں کہ یا الٰہی !اس نے تیری رضا کی خاطر سب کو معاف کر دیا لہٰذا تو بھی اسے معاف فرمادے''۔

آپ بہت ہی نرم طبیعت کے مالک تھے، ہر ایک سے مسکرا کر ملتے ،کوئی لاکھ آپ سرکار کے ساتھ سختی سے پیش آتا مگر آپ پھر بھی اس سے بے حد نرمی فرماتے۔ساری زندگی آپ نے اپنی ذات کے لیے غصہ نہ فرمایا۔آپ فرمایا کرتے تھے کہ''اللہ سبحانہ تقدس کو نرمی بے حد پسند ہے اور جو لوگوں سے نرمی سے پیش آتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ مجھے اس بندے پر قیامت والے دن سختی کرتے شرم آئے گی''۔آپ فرمایا کرتے تھے کہ''جتنی زیادہ طبیعت نرم ہوگی اتنا ہی زیادہ فیض ہوگا''۔

آپ انسانوں کے علاوہ ہر جاندار اور بے جان چیز کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کرنے کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔آپ کا ارشاد پاک ہے کہ''صرف انسان ہی نہیں بلکہ جانوروں اور ہر ذی روح کا حق ہے کہ اسے تکلیف نہ پہنچائی جائے اور نہ ہی انہیں تنگ کیا جائے۔جن جانوروں کو مارنے کا حکم بھی ہے ان کو بھی کاٹ کر، جلا کر یا تکلیف دے کر نہیں مارنا چاہیے بلکہ ایک دم ماردینا چاہیے''۔

آپ ہر ایک کے ساتھ نہایت شفقت و محبت سے پیش آتے تھے حتیٰ کہ ہر شخص یہ گمان کرتا تھا کہ آپ سب سے زیادہ محبت مجھ سے ہی فرماتے ہیں۔آپ ہر آنے والے

www.HaqWaliSarkar.com

کا خیال رکھتے اور کھانے کا خاص اہتمام فرمایا کرتے تھے، کبھی کسی کو کچھ کھائے پیئے بغیر نہ جانے دیتے۔ بچوں سے بے حد پیار فرماتے تھے اور ان پر نرمی وشفقت کرنے کی اور اچھی تربیت کرنے کی بے حد تاکید فرماتے تھے۔

تقویٰ

خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے اور ہر چیز اور معاملے میں نہایت ہی احتیاط فرمایا کرتے تھے۔ اگر کوئی آپ کی بارگاہ میں ہدیہ پیش کرتا اور آپ کو علم ہوتا کہ اس کی کمائی حرام کی ہے تو ہدیہ قبول نہ فرماتے اور ایسے شخص کے گھر جانے، اس کی سواری استعمال کرنے اور اس کے گھر کھانے پینے سے پرہیز فرماتے۔

آپ بے نمازی شخص کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا تناول نہ فرماتے۔ پانچ وقت کا پکا نمازی، وضو کر کے اور ذکر کرتا ہوا کھانا پکاتا تو پھر آپ کھانا تناول فرماتے اور اس بات کا حکم آپ کو خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے ہوا تھا۔

آپ اگر کسی کے گھر تشریف لے جاتے اور اگر علم ہوتا کہ گھر کا کچھ حصّہ ذاتی ملکیت سے بڑھا کر سڑک کی جگہ پر تعمیر کیا گیا ہے (جیسا کہ آج کل بعض لوگ کر لیتے ہیں) تو گھر کے اس حصہ میں تشریف نہ رکھتے بلکہ ایسی مساجد میں بھی جانے سے پرہیز فرماتے تھے اور اگر کسی مجبوری کی وجہ سے ایسی مساجد میں جانا ہوتا تو مسجد کے اس حصہ میں نماز ادا نہ فرماتے جو کہ سڑک کی جگہ پر ہوتی۔

آپ ایسی اشیاء استعمال نہ فرماتے جو کہ ذاتی ملکیت نہ ہو، مثلاً اگر کوئی مرید سرکاری آفیسر آپ کو کہیں لے جانے کیلئے سرکاری گاڑی لاتا تو آپ اس میں نہ بیٹھتے اور فرماتے کہ یہ گاڑی حکومت کی ہے اور صرف حکومتی کاموں کے لیے ہے۔ اگر کوئی مرید

سرکاری ملازم اپنے دفتر سے فون کرتا تو آپ اس کو منع فرماتے کہ سرکاری فون ذاتی کام کے لیے استعمال نہ کریں۔

آپ جب کسی جگہ محفلِ ذکر پر تشریف لے جاتے تو پہلے اچھی طرح تصدیق فرماتے کہ کہیں بجلی براہِ راست تاروں سے ناجائز طریقے سے تو نہیں لی گئی، اگر ایسا ہوتا تو پہلے آپ تاریں اترواتے، پھر محفلِ ذکر کرواتے اور ان سے وعدہ لیتے کہ جو بجلی وہ استعمال کر چکے ہیں اس کا بل واپڈا میں جمع کروائیں گے۔

توکل

خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے توکل کا یہ عالم تھا کہ آپ نے کبھی مال اکٹھا نہ کیا بلکہ جو بھی رقم آتی اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں خرچ کر دیتے۔ آپ کی حیاتِ مبارکہ کا ابتداء سے یہی معمول مبارک تھا کہ جتنی رقم بھی جس روز آتی چاہے وہ ہزاروں میں ہوتی رات سونے سے پہلے پہلے اللہ سبحانہ تقدس کی راہ میں خرچ کر دیتے اور رات کو خالی جیب کر کے سوتے یعنی ایک رات بھی ایسی نہ گزاری کہ آپ کے پاس کچھ روپے بھی ہوں۔

جب سلسلہ عالیہ کا آغاز ہوا تو تب آپ کو خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جانب سے اجازت عطا ہوئی کہ دینی کاموں کے لیے اور لنگر شریف کے لیے رقم اکٹھی کر کے آپ سرکار اپنے پاس رکھ سکتے ہیں کیونکہ وہ ذاتی استعمال کے لیے نہیں ہوتی تھی۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ''میرے رب نے ساری زندگی ہر موقع پر آخری وقت میں رقم کا انتظام فرما کر ماقبل دنیاوی دولت سنبھالنے کی کوفت سے بچائے رکھا'' اور فرمایا کرتے تھے کہ ''جو شخص مال گِن گِن کر جمع کر کے رکھتا ہے اللہ سبحانہ تقدس کی محبت اس کے دل سے کم ہو جاتی ہے''۔

عشق و ادب

طریقت اصل میں عشق و ادب ہی ہے کہ جس قدر زیادہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مرشد پاک سے محبت و ادب ہوگا اتنا ہی زیادہ بندہ اللہ سبحانہ تقدس کی نظر میں محبوب ہوگا۔ خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ عشق و ادب کا ایک بہترین نمونہ تھے کہ آپ کا ظاہر و باطن اللہ سبحانہ تقدس، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مرشد پاک کے عشق و ادب میں ڈوبا ہوا تھا۔ آپ سرکار نے اپنی تعلیمات کے ذریعے لوگوں کے دلوں میں اللہ سبحانہ تقدس، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء کرام کی محبت پیدا فرمائی۔

آپ نے ساری زندگی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک نہ کبھی بغیر وضو فرمایا، نہ کبھی سُنا (کہ آپ سرکار ہر وقت باوضو رہا کرتے تھے) اور آپ نے کبھی لیٹ کر یا بیٹھے ہوئے یا ٹیک لگا کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک نہ کبھی سُنا اور نہ ہی لیا۔ آپ کبھی قبلہ شریف یا مدینہ شریف کی طرف پشت فرما کر نہ بیٹھتے اور نہ کھڑے ہوتے۔ جب بھی آپ کے سامنے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک ہوتا تو آپ فوراً باادب طریقے سے بیٹھ جاتے، آپ کی کیفیت بدل جاتی (یعنی وجدانی ہو جاتی) اور کیف و سرور کا عالم چھا جاتا۔

آپ نماز کے لیے سادہ جائے نماز کو پسند فرماتے اور ایسی جائے نماز استعمال فرمانے سے گریز فرماتے جس پر بیت اللہ شریف یا مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر بنی ہوتی کہ ایسی جائے نماز کے استعمال کو بے ادبی ارشاد فرماتے۔ آپ ایسے شخص کی طرف پشت بھی نہ فرماتے جو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک لے رہا ہو لہٰذا اذان اور اقامت کہنے والے کی طرف بھی پشت نہ فرماتے۔ ایک مرتبہ آپ ایک مسجد میں تشریف لے گئے مگر جب اقامت کہی جا رہی تھی تو یک دم آپ سرکار صف میں سے نکل کر مسجد سے باہر تشریف لے آئے۔

مریدین نے عرض کی کہ حضور کیا معاملہ ہے؟ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب اقامت کہی جارہی تھی اور اقامت میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام مبارک آیا تو امام صاحب نے اقامت کہنے والے کی طرف پشت کی ہوئی تھی جو کہ بے ادبی ہے اور ایسے شخص کو امامت کا حق نہیں۔

آپ فرماتے تھے کہ ''جو لوگ ظاہری طور پر بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مدینہ پاک کے زیادہ قریب رہتے ہیں ان کا بھی احترام وعزت کیا کریں''۔ اسی لیے آپ کراچی یا اس جانب سے آنے والے لوگوں کا خاص اکرام فرمایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ''ان کا شہر ہمارے شہر کی نسبت مدینہ پاک سے زیادہ قریب ہے''۔ آپ وہ روٹی جو پہلے پکی ہوتی زیادہ شوق سے تناول فرماتے مثلاً صبح کے وقت پچھلی شام کی روٹی یا شام کے وقت پچھلی صبح کی روٹی مل جاتی تو تازہ روٹی کی نسبت زیادہ شوق سے تناول فرماتے اور فرمایا کرتے تھے کہ ''یہ روٹی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظاہری زمانہ مبارک سے تازہ روٹی کی نسبت زیادہ قریب پکی ہے اس لیے اس میں زیادہ مزہ ہے''۔

آپ 1993ء میں حج کی سعادت حاصل کرنے کے بعد واپس تشریف لائے تو آپ سرکار وہاں سے کچھ خریداری وغیرہ نہ کر کے لائے بلکہ آپ کے دستِ اقدس میں ایک لفافہ تھا جس میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مکان شریف کی کنکریاں مبارک تھیں۔ ایک عاشقِ مصطفیٰ کے لیے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نسبت والی چیزوں سے بڑھ کر اور کون سا تحفہ ہو سکتا تھا۔ پھر آپ سرکار نے وہ کنکریاں مبارک بطور تحفہ اپنے تمام مریدین میں تقسیم فرمائیں۔

آپ کتابیں رکھنے کی ترتیب کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ جہاں بہت سی کتابیں ہوں تو وہاں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ سب سے اوپر قرآنِ مجید رکھیں۔ اگر قرآنِ پاک کئی قسم کے ہوں تو سب سے اوپر پہلے بغیر ترجمہ والا قرآنِ پاک رکھیں، پھر ترجمہ والا، پھر حاشیہ والا اور اس کے بعد تفسیر والا رکھیں۔ ان کے بعد احادیث کے کتابیں پھر فقہ کی اور ان

کے بعد اولیاء کرام کی سیرت و فرمودات والی کتابیں رکھیں۔ غرض کہ آپ کی تعلیمات اور سیرت سراپا عشق و ادب تھی۔

شریعت کی پابندی

آپ نے طریقت کا فیض اور معرفت کی بلندیاں حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ زندگی کا کوئی عمل بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شریعتِ مطہرہ سے ہٹ کر نہ کیا۔ آپ کی زندگی کے تمام معاملات، اخلاقِ حسنہ اور ظاہر و باطن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنتِ مطہرہ کے عین مطابق تھے۔

زندگی کے جن امور کی طرف ایک عام انسان کا ذہن بھی نہیں جاتا آپ ان چھوٹی سے چھوٹی اور معمولی سے معمولی باتوں میں بھی شریعت اور سنت کا بے حد پابندی سے اہتمام فرمایا کرتے تھے اور کسی حال میں شریعت کی خلاف ورزی گوارا نہ فرماتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ''اللہ سبحانہ تقدس کے احکامات اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنتِ مطہرہ کے مطابق اپنی زندگی گزارنا ہی سب سے بڑی کرامت ہے''۔

آپ نہ صرف خود بلکہ اپنے ہر ملنے جلنے والوں اور مریدین کو بھی شریعت کی پابندی کی نہایت خاص تلقین کرتے تھے۔ اگر آپ کے سامنے کوئی عمل خلافِ شرع ہوتا تو آپ کی طبیعت مبارکہ بے زار ہو جاتی۔ آپ فرماتے تھے کہ ''جو شخص حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت نہیں رکھتا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کی کوشش نہیں کرتا وہ جاہل اور اندھا ہے'' اور فرماتے تھے کہ ''اگر کوئی کرامات بھی دکھائے مگر اس کی زندگی کے اکثر معاملات خلافِ شریعت ہوں تو ایسے شخص کی صحبت سے بچنا چاہیے''۔

ایک مرتبہ مجھے (مصنف) خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارتِ پاک نصیب

www.HaqWaliSarkar.com

ہوئی۔خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضرِ خدمت ہوتے ہیں۔حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بڑی محبت سے خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کوفرماتے ہیں کہ ''ہمیں آپ سے بہت محبت ہے اوراس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آپ ہماری سنت (مبارکہ) پر بہت زیادہ عمل کرنے والے ہیں''۔

خدمتِ خلق

خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا ایک خاص وصف ''خدمتِ خلق'' بھی تھا۔آپ نے ساری زندگی خلقِ الٰہی کی خدمت میں گزاردی۔آپ فرماتے تھے کہ ''کسی انسان کی دنیاوی تکلیف دور کرنے سے بھی اللہ سبحانہ تقدس بہت خوش ہوتا ہے''۔آپ کے آستانہ عالیہ پرلوگ دن رات حاضر رہتے تھے اور بعض اوقات تو یوں بھی ہوتا کہ کئی کئی دن آپ کوسہولت سے سونے کے لیے وقت میسر نہ آتا مگر آپ پھر بھی نہایت خوش ہوکرلوگوں کی خدمت میں لگے رہتے۔اکثر اوقات آپ کہیں جانے کے لئے گھر سے سواری کا کرایہ لے کر تشریف لے جاتے مگر گھر کے باہر کوئی ضرورت مند مل جاتا تو اس ضرورت مند کو وہ پیسے دے دیتے اور خود پیدل تشریف لے جاتے۔

آپ کے نزدیک اپنی فکر چھوڑ کرلوگوں کی دنیاوی اور دینی فکر کرنا کمال تھا۔آپ فرماتے تھے کہ ''لوگوں کی فکر کرنا انبیاء کرام کا طریقہ ہے کہ وہ دنیا میں لوگوں کی ہدایت کے لیے بھیجے گئے ہیں اور یہی طریقہ اولیاء کرام کا ہے''۔آپ فرماتے تھے کہ ''عبادت سے جنت ملتی ہے اور خدمت سے اللہ ملتا ہے''۔آپ اسی فکر میں رہتے تھے کہ کسی نہ کسی طرح لوگ اللہ سبحانہ تقدس اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے راستے پر آجائیں۔آپ ہر وقت یہی فرماتے رہتے کہ وقت بہت کم ہے اور دین کا کام بہت زیادہ ہے۔بعض اوقات آپ کے مریدین

آپ کو کچھ دیر آرام فرمانے کے لیے عرض کرتے تو آپ فرماتے تھے کہ ''فقیر کی آخری ریسٹ کی نہیں بلکہ ریاضت کی ہے اور ریاضت کا مطلب ہے کہ کام کام اور صرف کام اور آرام تو قبر میں جا کر ہی ہوگا۔''

تبلیغِ دین

خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین کو تبلیغِ دین کی بے حد زیادہ تاکید و تلقین فرماتے اور فرمایا کرتے کہ ''ہماری زندگی کا پہلا اور اول مقصد دین کی تبلیغ کرنا ہونا چاہیے اور سلسلہ عالیہ میں بھی اس مرید کو زیادہ فیض ملے گا جو دین کی تبلیغ زیادہ کرے گا۔''

آپ فرماتے تھے کہ ''اپنے ایمان کی فکر کرنا بھی بہت اچھی بات ہے مگر لوگوں کے ایمان کی فکر کرنا اس سے بھی بہتر ہے اور جو لوگوں کے ایمان کی فکر کرتا ہے اللہ سبحانہ تقدس اس کے ایمان کو بلندی عطا فرماتا ہے''۔ آپ کی تعلیمات میں یہ چیز بھی شامل تھی کہ جس جگہ، جس محفل میں یا جس شخص کے پاس بھی جاؤ وہاں دین کی بات قولاً یا عملاً ضرور کرو کیونکہ اگر تم نیکی کی دعوت نہ دو گے تو بدی تم پر غالب آجائے گی۔

غوثِ زماں

خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ صرف ولیِ کامل ہی نہیں ہیں بلکہ ایک ہی نظر میں کسی کو مقامِ ولایت عطا فرما سکتے ہیں۔ آپ اولیاء کے امام، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب اور اپنے وقت کے غوث ہیں۔ غوث اس ولیِ کامل کو کہتے ہیں جو کہ اپنے وقت کا سب سے کامل ترین اور افضل واعلیٰ ولی ہوتا ہے اور اپنے وقت کے اولیاء کا روحانی امام ہوتا ہے۔ بہت سے لوگوں کو خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ اور مختلف اولیاء کرام

www.HaqWaliSarkar.com

کی جانب سے اس بات کی واضح بشارت ہو چکی ہے کہ خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب اور وقت کے غوث ہیں۔

مجھ (مصنف) کو بھی خواب میں اس بات کی بشارت ہوئی۔ ایک بار حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی زیارتِ پاک ہوئی، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے تین بار ارشاد فرمایا کہ آپ کے مرشد پاک اپنے وقت کے غوث ہیں۔ ایک دفعہ تو یوں ہوا کہ بعض لوگوں نے آپ کے مقامِ غوثیت پر اعتراض کیا تو مجھے رات کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت پاک عطا ہوئی۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر ایک بہت ہی نورانی تاج مبارک پہنایا اور اس تاج پر ''غوثِ زماں'' تحریر تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خواجہ صاحب کو غوث ہم نے بنایا ہے اور یہ ہمارے عاشق اور محبوب ہیں اور پھر ارشاد فرمایا کہ جو بھی خواجہ صاحب سے محبت رکھتا ہے ہماری اس پر خاص توجہ اور نظر رہتی ہے۔ سبحان اللہ!

وصال مبارک

خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ ساری زندگی خلقِ الٰہی کی خدمت اور دین کی دعوت دیتے رہے اور پھر 26 شوال 1419 ھ بمطابق 24 فروری 1998ء کو صبح صادق کے وقت نمازِ تہجد ادا فرمانے کے بعد ذکرِ الٰہی کرتے ہوئے اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ جب آپ کے جسمِ اطہر کو غسل دے کر زیارت کے لیے رکھا گیا تو آپ کی پیشانی مبارک پر نہایت واضح الفاظ میں پہلے اسم ''اللہ'' اور پھر اسم ''محمد'' لکھا دکھائی دیا۔ یہ ایمان افروز منظر بہت سے لوگوں نے دیکھا۔

مزارِ پاک

خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک ''مزارِ پُرانوار خواجہ جی سرکار'' اور ''حق ولی دربار'' کے نام سے مشہور ہے جو کہ موہلنوال مین ملتان روڈ لاہور پر واقع ہے اور آپ کا سالانہ عرس مبارک ہر سال 25 اور 26 شوال کو آپ کے مزارِ پاک پر بڑی عقیدت واحترام سے منایا جاتا ہے جس میں چادر پوشی، نعت خوانی، منقبت شریف اور ذکر و بیان ہوتا ہے۔

آج بھی لوگ آپ کے دربار شریف سے روحانی و دنیاوی فیوض و برکات حاصل کر رہے ہیں۔ آپ فرماتے تھے کہ مرشدِ اکمل، غوث الاغیاث حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ''درویش پردہ فرمانے کے بعد زیادہ فیض یاب کرتا ہے اور پردہ فرمانے کے بعد درویش کا فیض ستّر (70) گُنا بڑھ جاتا ہے۔''

بے شمار لوگوں کو اس بات کی بھی خواب میں بشارت فرمائی گئی اور دکھایا گیا کہ خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر ہر وقت ہی اللہ سبحانہ تقدّس کے نور اور رحمت کی بارش ہوتی رہتی ہے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خاص الخاص توجہ پاک ہے۔ سبحان اللہ!

خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے دربار عالیہ پر حاضری دینے والے بے شمار لوگ اب بھی یہ بات بیان کرتے ہیں کہ ہمیں فلاں فلاں بزرگ نے خواب میں بشارت فرمائی کہ روحانی فیوض و برکات یا دنیاوی امراض و مسائل کے لیے خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے دربار شریف پر محبت و عقیدت سے حاضریاں دیا کریں۔

الحمدللہ آج بھی کثیر تعداد میں لوگ آپ کے دربار شریف سے روحانی اور دنیاوی فیوض و برکات حاصل کر رہے ہیں اور ہماری دعا ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ حضور خواجہ جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوں اور تاقیامت مستفیض ہوتے رہیں۔ آمین!

فرموداتِ عالیہ

(1) نماز بوجھ نہیں بلکہ بہت ہی بڑا انعام ہے اور بے نمازی کا کوئی عمل مقبول نہیں ہوتا۔ (2) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا امتی ہونا بہت ہی اونچا مقام ہے اور جس شخص نے یہ بات سمجھ لی تو وہ بہت خوش قسمت ہے اور جس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے امتی ہونے کی قدر نہ کی وہ بدقسمت ہے۔ (3) ہر وقت اللہ سبحانہ تقدس کا شکر ادا کرتے رہا کرو کہ اللہ سبحانہ تقدس شکر کرنے والے کو زیادہ دیتا ہے۔ (4) جس کا تعلق اللہ سبحانہ تقدس سے ہوگا اس کو دنیا کے نقصان کا افسوس نہ ہوگا۔ (5) کسی مرشدِ کامل کے ساتھ تعلق ہو جانا دنیا کا سب سے بڑا عہدہ ہے اور اگر اس کے مقابلے میں کسی کو پوری دنیا کا بادشاہ بھی بنا دیا جائے تو وہ عہدہ بھی اس کے سامنے ہیچ (کم) ہے۔ (6) وقت ایک نعمت ہے اور وقت کو ضائع کرنا کفرانِ نعمت ہے۔ (7) ظاہری علم ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے اور باطنی علم ہر مسلمان کی (روحانی) ترقی کے لیے ضروری ہے۔ (8) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت، عظمت اور احترام کے لیے دلیل مانگنا یا اعتراضاً مسئلہ پوچھنا غلط ہے اور اس سے انسان کا ایمان ماند پڑ جاتا ہے۔ (9) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بے ادبی نہ اللہ سبحانہ تقدس کو پسند ہے اور نہ ہی مسلمانوں کو لہٰذا درود شریف باوضو ہو کر دو زانو بیٹھ کر اور قبلہ یا مدینہ رخ ہو کر محبت کے ساتھ پڑھا جائے وگرنہ لیٹ کر پڑھنے سے کمر درد ہو گی اور چلتے پھرتے پڑھنے سے ٹانگوں میں درد شروع ہو گی جس کا علاج بغیر توبہ ممکن نہ ہو گا۔ (10) فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اپنے ہر لمحے کو اللہ سبحانہ تقدس کی یاد کے لیے وقف کر دیں اور اللہ سبحانہ تقدس کی یاد کا بہترین طریقہ مراقبہ اور غور و فکر ہے۔ (11) سب سے بہتر وظیفہ اللہ سبحانہ تقدس اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت ہے۔ (12) اللہ سبحانہ تقدس سے محبت رکھو اور جو اللہ سبحانہ تقدس سے محبت رکھتا ہے

اس سے بھی محبت رکھو۔ 13 نظروں کی حفاظت نہ کرنے سے دل کا نور اور عبادت کی حلاوت ختم ہو جاتی ہے اور دنیا کو وقعت دینے سے دل مردہ اور ایمان کمزور ہو جاتا ہے۔ فاسق و فاجر کی تعریف کرنے سے الحمدللہ کی نفی ہو جاتی ہے۔ 14 ایک بہت ہی آسان پرکھ ہمارے آخرت کے انجام کے متعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دستیاب ہوئی ہے جس میں فرمایا گیا کہ آخرت میں آدمی اسی قوم کے ساتھ اٹھایا جائے گا جس سے وہ مشابہت اور محبت رکھتا ہو۔ ابھی دیکھ لو کہ تمہیں کس سے محبت ہے اور تم نے کس کی مشابہت اختیار کی ہے اور کس قوم کو پسند کرتے ہو۔ اگر زندگی میں اپنے وقت کے اولیاء کرام سے محبت و تعلق ہے تو آخرت میں انہی کے ساتھ ہو گے اور اگر فاسق و فاجر لوگوں سے تعلق اور محبت ہے اور ان کی باتیں گھنٹوں سن کر بھی جی نہیں بھرتا اور ان کی تصویریں اپنے گھر میں لگا رکھی ہیں اور ان کا چہرہ دیکھ کر تمہیں خوشی ہوتی ہے لیکن اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نیک لوگوں کی باتیں چند منٹ سن کر طبیعت پر بوجھ محسوس ہوتا ہے تو انجام انہی برے لوگوں کے ساتھ جہنم میں ہونے کا قوی امکان ہے۔ باقی اللہ سبحانہ تقدس مالک و مختار ہے جسے چاہے بخش دے۔ 15 اپنی نمود و نمائش کے لیے کوشاں نہ رہو اور نہ دولت اکٹھی کرتے پھرو، مختلف نوعیت کے چور، ڈاکو تمہارے پیچھے لگ جائیں گے اور دنیا و آخرت کا خطرہ بڑھتا جائے گا۔ جس رب نے آج دیا ہے وہ کل بھی دے سکتا ہے۔ البتہ نیکی کے کاموں میں دولت کو روکنا نقصان دہ نہیں ہے۔ 16 اللہ سبحانہ تقدس کے نافرمانوں سے دور رہو کہ ان کی صحبت تم پر بھی آہستہ آہستہ اثر ڈال دے گی۔ 17 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب امتیوں پر واجب ہے کہ وہ تمام دنیا کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ عالی سے روشناس کروائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان سے آگاہ کریں۔ بلاشک و شبہ سب انسانوں سے افضل اور کامل ترین شخصیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی ہے۔ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ نہیں کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی کوشش نہیں

کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت اور تعلق نہ رکھا وہ محروم رہا خواہ اس نے باقی سب علوم پر عبور حاصل کرنے کا دعویٰ کیا ہو۔ 18 توحید کا مزہ سوائے اولیاء کرام کے کسی نے نہیں چکھا۔ 19 جو دنیا میں اولیاء کرام کے ساتھ رہا اور ان کی محبت وصحبت اختیار کی وہ آخرت میں کامیاب ہوگا۔ 20 ہر مسلمان سے اس نسبت سے محبت کریں کہ بطور امتی اس مسلمان کا تعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہے۔ 21 گھبراہٹ اور بد دلی کا مظاہرہ مت کرو۔ اللہ سبحانہ تقدس نے انسان کی روزی مقرر کردی ہے اور اس کو مقرر کردہ روزی مل کر ہی رہتی ہے، اب یہ انسان کے اختیار میں ہے کہ اسے حلال طریقے سے حاصل کرے یا حرام طریقے سے حاصل کرے۔ 22 مسلمانوں کی اکثریت ہمیشہ دوسرے مذہب کے مقابلہ میں زیادہ باحیا ہوگی اور یہی ایمان کی بہتری کی علامت ہے اور غربت کے باوجود اللہ سبحانہ تقدس کا زیادہ شکر کرنے والی ہوگی۔ 23 آج کے دور میں سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کشتی نوح ہے، خود بھی اس میں سوار ہوجاؤ اور اپنے متعلقین کو بھی سوار کرلو۔ 24 کسی کو شرمندگی سے بچانا، کسی کو کھانا کھلانے سے بھی افضل ہے۔ 25 کسی ولیِ کامل سے محبت رکھنے والا قیامت کے دن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ہوگا۔ 26 بیعت تو تمام اولیاء کرام کی بھی سنت ہے۔ بیعت میں توبہ اور ایمان کی تجدید ہے جو مومن کو ہر وقت کرتے رہنا چاہیے لیکن کسی مردِ حق مرشد کے روبرو انتہائی معتبر اور مفید ہے اور اس سے خوف زدہ ہونا اور گریز کرنا کم علمی ہے۔ اسی طریقہ (بیعت) سے فاسق وفاجر اللہ سبحانہ تقدس کے مقرب اور ولی بن گئے۔

27 تبلیغِ دین بہت ضروری ہے کہ اگر نہیں کریں گے تو اعمال کے ضائع ہونے کا خطرہ ہوگا۔ 28 شریعت اور طریقت کی آپس میں مخالفت نہیں ہے، جو شخص پوری سوچ سمجھ نہیں رکھتا وہی ان دونوں میں مخالفت پیدا کرتا ہے۔ 29 اپنی زندگی کے مختصر وقت کو دنیاوی جھگڑوں میں ضائع مت کرو۔ ایک لمحہ بھی جو اللہ سبحانہ تقدس کی یاد کے بغیر گزر گیا، آخرت

میں یاد آ کر حسرت کا سبب ہوگا۔ 30 مشکل گھڑی میں ہی اس بات کا علم ہوتا ہے کہ کس شخص میں کتنا اخلاص ہے۔ 31 اللہ سبحانہ تقدس اکثر لوگوں کے اہل اللہ (حضرات اولیاء کرام) سے رویے کو دیکھ کر عذاب اور رحمت کا فیصلہ فرماتا ہے اور مشکل گھڑی میں نافرمان قوموں کی دنیاوی تدبیروں کو غلط فرمادیتا ہے۔ 32 جس طرح والدین کے بچے آپس میں لڑیں تو والدین کو دکھ ہوتا ہے، اسی طرح حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت آپس میں لڑتی ہے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھ ہوتا ہے۔ 33 جہاں اندھیرا ہوتا ہے وہاں روشنی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ 34 وسیلہ سے دعا مانگنا غلط نہیں بلکہ محبوب عمل ہے۔ 35 باطنی فیض صرف اولیاء کرام کے ذریعے سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ 36 مقربین جنت کی طلب نہیں رکھتے بلکہ صرف اور صرف اللہ سبحانہ تقدس کی قربت کے طالب ہوتے ہیں۔ 37 مومن ہر وقت اللہ سبحانہ تقدس سے معافی مانگتا رہتا ہے۔ 38 سنت پر عمل صرف ثواب کی خاطر نہیں بلکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں کرنا چاہیے۔ 39 نماز قربت کے لمحوں کی نشانی ہے اور مومن جتنی بلندی نماز سے حاصل کرتا ہے اتنی بلندی کسی اور چیز سے حاصل نہیں کرسکتا۔ 40 اپنی طبیعت کو نرم رکھیں، دوسرے کے عُذر کو قبول کریں اور خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔ 41 محبت ہی سے اعمال کی قدر بڑھتی ہے اور اعمال میں چمک اور خوبصورتی پیدا ہوتی ہے لہٰذا محبت کے بغیر عمل کچھ بھی نہیں ہوتا۔ 42 دنیا میں اگر انسان اپنے جرم کا اقرار کرے تو اسے سزا ملتی ہے لیکن اللہ سبحانہ تقدس کے سامنے اپنے جرم کا اقرار کرکے معافی مانگ لے تو اللہ سبحانہ تقدس غفور ورحیم ہے، وہ اپنے بندے کے گناہ معاف کردے گا۔ 43 اپنی زندگی کو اپنے نفس کے مطابق نہیں بلکہ اللہ سبحانہ تقدس کے احکامات اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقوں کے مطابق چلانا چاہیے۔ 44 اپنے عمل کے اندر اخلاص پیدا کریں کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس عمل کو نہیں بلکہ اخلاص کو پسند فرماتا ہے۔ 45 جو شخص اپنی

مرضی کے مطابق زندگی گزارے گا وہ ہمیشہ پچھتائے گا اور جو شخص حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقوں کے مطابق زندگی گزارے گا وہ ہمیشہ کامیاب رہے گا۔ 46 اللہ سبحانہ تقدس کی ذات میں فنا ہونا ہی توحید ہے۔ 47 فضول بحث نہ کریں کیونکہ ایسا کرنے سے دل اندھا ہوجاتا ہے اور دل کی روشنی ختم ہو جاتی ہے۔ 48 دین کی تبلیغ حکمت کے ساتھ کرنی چاہیے اور ہر شخص اور ماحول کو سمجھنا چاہیے۔ 49 کسی ولیِ کامل کا لوگوں میں موجود ہونا اللہ سبحانہ تقدس کا بہت بڑا انعام ہے۔ 50 جو اللہ سبحانہ تقدس کی محبت میں گم ہوتا ہے اسے پریشانی محسوس نہیں ہوتی یعنی پریشانی تو آتی ہے لیکن اسکا دل پریشان نہیں ہوتا بلکہ پرسکون رہتا ہے۔ 51 اصل اور حقیقی کامیابی یہ ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت وقربت حاصل ہو جائے۔ 52 کسی نیک کام کے انتظار میں رہنا بھی فائدہ منداور باعثِ ثواب ہے۔ 53 رمضان المبارک مومن کے لیے موسمِ بہار ہے۔ 54 اپنے ذہن کو ہر بُری سوچ سے محفوظ رکھیں۔ 55 برے ماحول میں نیکی کے کام کرنے کی زیادہ مقبولیت اور فضیلت ہے کہ جو نیکی مخالفت کے باوجود کی جائے وہ اللہ سبحانہ تقدس کے ہاں بہت محبوب ہوتی ہے۔ 56 جب اللہ سبحانہ تقدس سے محبت بڑھتی ہے تو دنیا کی محبت کم ہوجاتی ہے اور پھر گناہ بھی کم سرزد ہوتے ہیں۔ 57 دنیا چھوڑ کر الگ رہنے سے افضل یہ ہے کہ دنیا میں بھی رہے مگر دنیا سے محبت نہ کرے۔ 58 جو بھی دین کا علم سیکھیں، اس پر عمل کو اپنے اوپر لازم کرلیں۔ 59 جب انسان کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے تو عمل کرنا بھی آسان ہو جاتا ہے۔ 60 ہر شخص کو جنت کی طلب ہوتی ہے مگر جو اللہ سبحانہ تقدس کے طالب ہوتے ہیں ان کو جنت کی طلب نہیں ہوتی بلکہ وہ صرف ذاتِ الٰہی کے طالب ہوتے ہیں اور اللہ سبحانہ تقدس کا طالب بننا بہت بڑی اور اونچی بات ہے۔ 61 ہر انسان کے اثرات ہوتے ہیں، نیک اور صالح لوگوں کے اثرات اچھے اور برے لوگوں کے اثرات بُرے

ہوتے ہیں۔ 62 وقت کو ہی زندگی کہتے ہیں اور جس نے وقت ضائع کیا اس نے زندگی کو ضائع کیا۔ 63 دولت اور دنیاوی عیش و آرام اللہ سبحانہ تقدس کی خوشنودی کی علامت نہیں ہے۔ اگر خوشنودی کا معیار دولت وغیرہ ہوتا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس سب سے زیادہ دولت ہوتی۔ 64 سالک کو کرامت نہیں بلکہ استقامت مانگنی چاہیے کیونکہ استقامت پسندیدہ چیز ہے۔ 65 شریعت اور طریقت دونوں پر چلنے والے علمائے حق ہیں۔ 66 تکلیفیں، پریشانیاں اور بیماریاں ہر شخص پر آتی ہیں مگر جو ان میں رہ کر اللہ سبحانہ تقدس کا شکر ادا کرتا ہے وہ کامیاب ہے۔ 67 ہدایت دینا اللہ سبحانہ تقدس کا کام ہے اور ہمارا کام صرف دین کی دعوت دینا ہے۔ 68 دین کی دعوت ہر شخص کو دینی چاہیے۔ 69 انسان بڑا ہی ناشکرا ہے کہ جو نعمتیں اس کے پاس ہوتی ہیں ان کا شکر ادا نہیں کرتا اور اگر کوئی نعمت اس کے پاس نہ ہو تو ساری زندگی اس کی ناشکری میں گزار دیتا ہے۔ 70 خدمت کرنے والے آگے نکل جاتے ہیں اور باقی پیچھے رہ جاتے ہیں۔ 71 اولیاء کرام کے عرس منانا یا اولیاء کرام کی نسبت سے محافل کا انعقاد کرنا اللہ سبحانہ تقدس کے کرم کو مدعو کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔ 72 تکلیف (مرض) و پریشانی رحمت کی دلیل ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کی قربت کی نشانی ہے نہ کہ اللہ سبحانہ تقدس کے عذاب اور ناراضگی کی۔ 73 غرور اور تکبر کو دل میں جگہ نہ دیں ورنہ تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ 74 قرآن پاک میں جتنے بھی واقعات اور قصے بیان ہوئے ہیں ان میں ہمارے لیے بہت سی نصیحتیں اور سبق ہوتے ہیں۔ 75 لوگوں کی ملامت پر شکر کریں کہ لوگوں نے آپ کی تعریف نہیں کی کہ کہیں آپ اپنے نفس کے شر میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ 76 دنیا کو مقصد نہ سمجھیں بلکہ ضرورت سمجھیں۔ 77 یہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان و عظمت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہر امتی ولایت کا فیض حاصل کر سکتا ہے۔ 78 لوگوں کو سختی کی بجائے نرمی سے جیتنے کی کوشش کرو۔ 79 اپنا

محاسبہ کرتے رہو تا کہ تمہارا ہر روز پچھلے روز سے بہتر ہو۔ (80) اللہ سبحانہ تقدس کے دوستوں کی بھی ہر ہر چیز سے محبت وعقیدت رکھو۔ (81) اللہ سبحانہ تقدس ہماری شہ رگ سے بھی نزدیک ہے اور شیطان رگوں میں خون کی طرح دوڑ رہا ہے، دونوں بہت قریب ہیں۔ ہدایت یا گمراہی کے فیصلے کے لیے تمہیں دور جانے کی ضرورت نہیں بلکہ یہی تمہارا امتحان ہے کہ تم کسے قریب کرتے ہو اور کسے دور کرتے ہو۔ (82) جمہوریت اور آزادی فکر کے دعوؤں کے باوجود تنگ نظری حد سے بڑھ چکی ہے۔ ایک ہی مذہب کے لوگ ایک دوسرے کو برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ دنیاوی تعلیم کی کثرت کی وجہ سے اخلاقی جہالت بڑھ رہی ہے اور جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے۔ تعلیم میں ہنر، معلومات اور زبان کی آگہی ہے مگر اخلاق، جہالت اور انسانیت کی طرف توجہ نہیں یعنی چور، ڈاکو کو اسلحہ دے رہے ہیں۔ (83) دنیا کے جھگڑوں سے بچو اور اللہ سبحانہ تقدس کے طالب بن جاؤ۔ (84) زمین پر بھرپور قدم جماتے جماتے انسان زمین کے اندر چلا جاتا ہے۔ (85) اگر اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے راستے پر چل کر تکلیف پہنچے تو کچھ غم نہیں اور اگر نافرمانی پر چل کر راحت آئے تو خطرناک ہے۔ (86) شیطان کا سب سے بڑا حربہ علماء کو مغالطے میں ڈالنا ہے۔ شیطان کے حربوں سے بچنے کے لیے علماء کو باطنی فیض سے مسلح ہونا چاہیے۔ باطنی فیض سے محروم علماء سے شیطان یوں کھیلتا ہے جیسے بچے گیند سے کھیلتے ہیں۔ (87) کامیاب ترین شخص وہ ہے جس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات پاک سے رہنمائی حاصل کی۔ (88) جو لوگوں سے نرمی کرتا ہے اللہ سبحانہ تقدس اس سے نرمی فرماتا ہے۔ (89) اپنے اعمال کی بجائے دوسرے لوگوں کے اعمال کی فکر کریں۔ (90) جس شخص کو بیعت ہونے کی سعادت نصیب ہو جائے تو یہ بہت ہی بڑی نعمت اور انعام واکرام ہے۔ (91) جو اپنے پیر بھائی کو تکلیف دیتا ہے وہ اپنے پیر ومرشد کو تکلیف دیتا ہے۔

کرامات

کسی درویشِ کامل کی اصل کرامات تو یہ ہوتی ہیں کہ اس کو اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپنے مُرشدِ پاک کا کس قدر زیادہ قرب و تعلق حاصل ہے اور اس کی زندگی شریعت و طریقت اور عشق و ادب کا کس قدر کامل نمونہ ہے اور اس کی دعاؤں اور توجہ و فیض سے لوگوں کو بھی اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قرب اور روحانی تعلق اور ولایت کا فیض حاصل ہو۔ الحمد للہ مُرشدِ اکمل حضور خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ سے ہزاروں لوگوں نے اس روحانی اور حقیقی دولت کو حاصل کیا۔ آپ کی توجہ و فیض کا یہ عالم تھا کہ ذکر کے طالبوں کا پہلی ہی توجہ میں سلطان الاذکار جاری فرما دیتے۔ آپ سے محبت رکھنے والوں کو بزرگانِ دین اور امامُ الانبیاء حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارتِ پاک کی عظیم دولت بھی کثرت سے نصیب ہوتی۔ یوں آپ کے فیض اور تبلیغ سے ہزاروں لوگ گناہوں کی زندگی سے تائب ہو کر نیکی پر چلنے کی کوشش میں زندگی گزار رہے ہیں۔

اس کے علاوہ اللہ سبحانہ تقدس اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرم سے اور مُرشدِ کامل کے فیض سے حضور خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات و کشف کے واقعات بھی ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ ہر روز سینکڑوں لوگ آپ کے آستانہ عالیہ پر حاضرِ خدمت ہوتے اور مختلف امراض و مسائل اور تکلیفوں میں مبتلا ہزاروں لوگ آپ کی دعاؤں اور توجہ و علاج سے فیض یاب ہوئے اور ہزاروں پریشان حال لوگ آپ کے دامنِ فیض سے پُرسکون ہوئے۔

غوثِ زماں حضور خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا فیض آج بھی جاری و ساری ہے اور جو لوگ پوری محبت و عقیدت سے آپ کے مزارِ پاک پر حاضرِ خدمت ہوتے ہیں وہ آج بھی آپ کے فیوض و برکات اور دعاؤں سے بے پناہ روحانی و دنیاوی فیض پا رہے ہیں۔

المدد جلّ جلالہٗ
یا حق اللہ

اے میرے اللہ

المدد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
یا رسول اللہ

ہر ایک مسلمان کے دل میں اپنے مسلمان ہونے کی اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے امتی ہونے کی قدر و قیمت کا احساس عطا فرما اور اولیاء کرام کی عقیدت و نسبت عطا فرما اور ہر حال میں اور ہر دم شکر کرنے کی توفیق عطا فرما اور تمام مسلمانوں کو اور ملکِ پاکستان کو غیر مسلموں، قادیانیوں، اور بے حیائی و فحاشی کے فتنوں سے محفوظ فرما اور ہر قسم کے فرقہ وارانہ اور تعصّبانہ لڑائی جھگڑوں کو دور فرما کر تمام مسلمانوں کو صراطِ مستقیم پر متحد فرما اور تمام کائنات کو اور تمام انسانوں اور جنّات کو دینِ حق اور ہدایت کے نور سے منور فرما

آمین! ثم آمین!

بسم الله الرحمن الرحيم

قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْكَٰفِرُونَ ۝ لَآ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝ وَلَآ أَنتُمْ عَٰبِدُونَ مَآ أَعْبُدُ ۝ وَلَآ أَنَا۠ عَابِدٌ مَّا عَبَدتُّمْ ۝ وَلَآ أَنتُمْ عَٰبِدُونَ مَآ أَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝

بسم الله الرحمن الرحيم

قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ۝ ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ۝

بسم الله الرحمن الرحيم

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ
مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَىْءٍ
مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ ۝

بسم الله الرحمن الرحيم

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ ۝ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِن شَرِّ ٱلنَّفَّٰثَٰتِ فِى ٱلْعُقَدِ ۝ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝

بسم الله الرحمن الرحيم

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلنَّاسِ ۝ مَلِكِ ٱلنَّاسِ ۝ إِلَٰهِ ٱلنَّاسِ ۝ مِن شَرِّ ٱلْوَسْوَاسِ ٱلْخَنَّاسِ ۝ ٱلَّذِى يُوَسْوِسُ فِى صُدُورِ ٱلنَّاسِ ۝ مِنَ ٱلْجِنَّةِ وَٱلنَّاسِ ۝

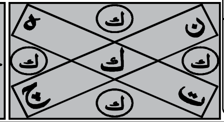

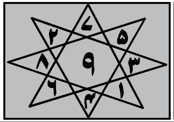

لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ
سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ
مِنَ الظَّالِمِينَ

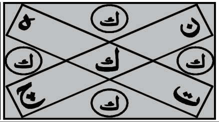

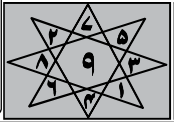

الرحمٰن
القهار
الخالق
العزيز
القادر
الهادی
العظیم
القابض

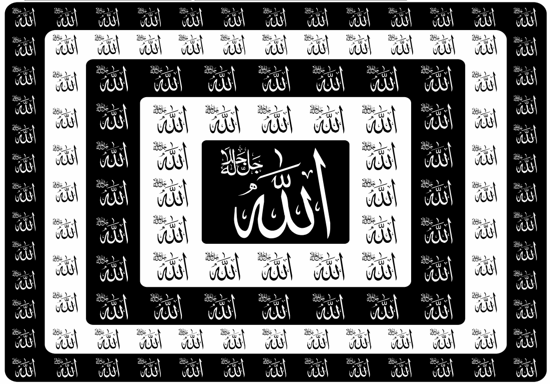

الرحیم
الجبار
المتکبر
القدوس
الصمد
الودود
الکبیر
الفتاح

احمد
قاسم
رحیم
امی
نذیر
مزمل
رؤف
طیب

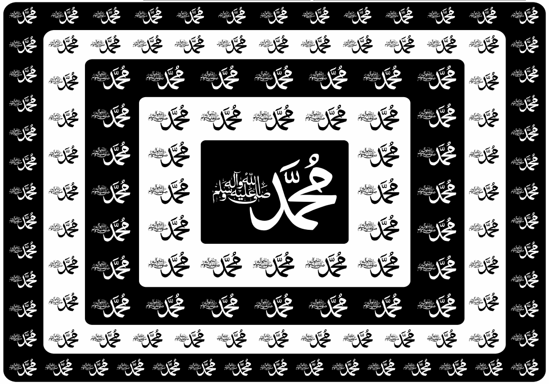

محمود
فاتح
کریم
سید
بشیر
مدثر
سراج
مبشر

المدد یا اللہ | حق اللہ | اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ | سچ اللہ | المدد یا رسول

نَادِ عَلِيًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا لَكَ فِي النَّوَائِبِ كُلُّ هَمٍّ وَغَمٍّ سَيَنْجَلِي بِعَظَمَتِكَ يَا اللهُ وَبِنُبُوَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ وَبِوَلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ | حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ | حق خواجہ | المدد یا پیر جن و بشر خواجہ جی حق ولی سرکار | سچ خواجہ | حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام | حضرت سیدنا میکائیل علیہ السلام

حق اللہ

المدد یا حق اللہ ھو

اللہ اللہ اللہ

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

نعرۂ تکبیر اللہ اکبر

فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

المدد یا حق اللہ ھو

اللہ اللہ اللہ

سچ اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّاۤ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۗ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۗ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۗ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۙ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۙ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ

حق الجبار حق
سچ الجبار سچ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِیْ يُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۚ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۗ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ

حق القہار حق
سچ القہار سچ

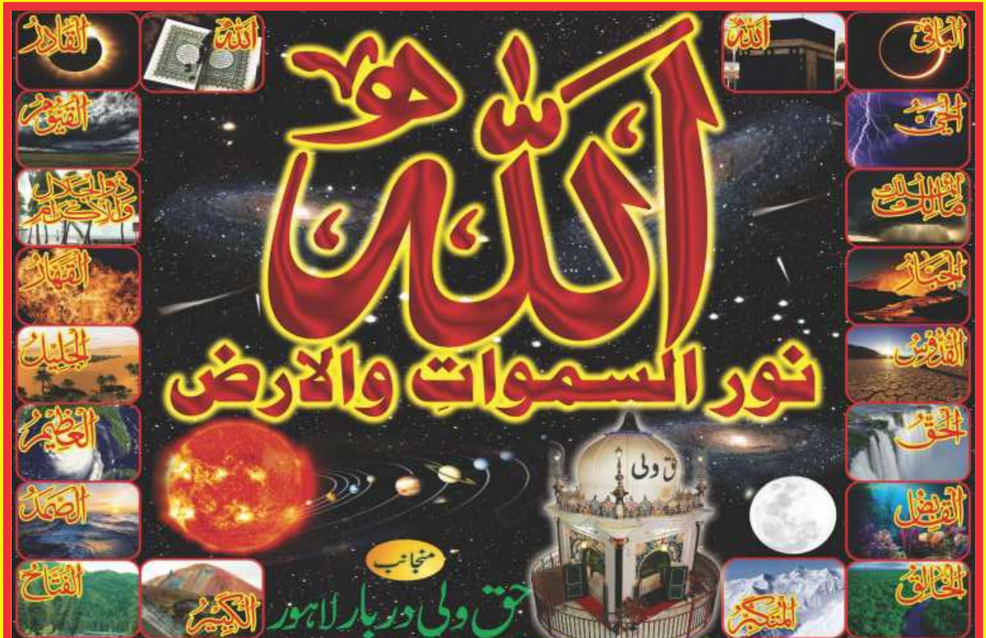

اللہ ھو

اللہ ھو

حق خواجہ سچ خواجہ

غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار

حق خواجہ سچ خواجہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ
شہنشاہ صداقت حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ
حق ولی
تنظیم حُرمتِ اولیاء

الصّلوٰۃُ والسَّلامُ علیکَ یا سیّدَ الانبیاءِ وخاتمَ النّبیّین
وعلیٰ سائرِ الانبیاءِ وآلکَ واصحابکَ والاولیاءِ والصّالحین

حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تَنظیم حُرمتِ اولیاء

بانی تنظیم

نعرۂ خواجگیہ — حق خواجہ

غوثِ زماں، پیرِ جن و بشر، خواجۂ خواجگان، محبوبِ مصطفیٰ

حضرت غوث خواجہ محمد اقبال حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

میرے خواجہ کا در ہے شاہانہ
فیض پاتا ہے سارا زمانہ

تنظیم حرمتِ اولیاء کا پیغام
یاالٰہی دنیا میں ہوجائے اب عام

صدر
خادمِ دربارِ عالیہ و خادمِ یارانِ طریقت
صاحبزادہ رب نواز چادری خواجگی

جنرل سیکرٹری
خادمِ دربارِ عالیہ و خادمِ یارانِ طریقت
صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی

تنظیم کے اغراض ومقاصد

(1) تعلیمِ قرآن اور اتباعِ سُنت کی ترغیب دینا۔ (2) اولیاء کرام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے باطنی فیض کے ذریعے تبلیغِ اسلام۔ (3) اولیاء کرام کے خلاف بدنیتی سے پھیلائے ہوئے پراپیگنڈہ کا جواب۔ (4) فرقہ پرستی، علاقائی، نسلی اور لسانی تعصبات کو ختم کرنا۔ (5) دینی تنظیموں کی حوصلہ افزائی اور اتحاد بین المسلمین۔ (6) اولیاء کرام کی تعلیمات کی اشاعت۔

مرکزی دفتر حق ولی دربار، موہلنوال مین ملتان روڈ (23 کلومیٹر) لاہور، پاکستان۔
www.haqwalisarkar.com